فہرست مضامین کتاب تعلیماتِ قرآن

مضمون	صفحہ
دیباچہ	۵
تمہید	۶
اللہ	۱
آیات اللہ	۲
اللہ (ذات)	۵
صفات	۶
رحمت	۷
علم	۸
خالقیت	۱۰
رزاقیت	۱۱
ملکیت	۱۲
حکومت	۱۳
غلبہ	۱۳
جلالہ	۱۴
عظمت	۱۴
احیاء و اماتت	۱۵
ازلیت و ابدیت	۱۶
بے نیازی	۱۶
قدرت	۱۷
وحدت	۱۹
صفات سلبی	۱۹
انسانی اعضا کی نسبت اللہ کی طرف	۲۱
اسماء حسنیٰ	۲۱
مخلوق	۲۵
عالم خلق	۲۶
سات آسمان اور سات زمین	۳۰
جن	۳۷
ابلیس	۳۹
شیطان	۴۳
قرین	۴۷
آدم	۴۶
تخلیق انسان	۴۹

مضمون	صفحہ
بارِ امانت	۵۲
انسان پر اللہ کے انعامات	۵۲
انسانی معاشرت	۵۴
عالمِ امر	۶۱
عرش	۶۲
ملائکہ	۶۴
روح	۶۶
دین	۷۱
اجزاءِ ایمان	۷۵
ایمان کی برکتیں	۷۷
توحید	۷۸
دلائل توحید	۷۹
ابطالِ شرک	۸۱
عمل صالح	۸۶
عمل سوء	۸۷
حبطِ عمل	۹۰
کتابتِ اعمال	۹۲
وزنِ اعمال	۹۲

مضمون	صفحہ
جزائے اعمال	۹۳
یوم الجزاء	۹۶
وہ اعمال جنکی سزا یا جزاء دنیا میں ملنی ضروری ہے	۹۹
دستور العمل	۱۰۱
عالمِ ابتلا	۱۰۲
ہدایت	۱۰۵
فریضۂ تبلیغ	۱۰۸
مومنین	۱۱۰
منافقین	۱۱۳
مرتدین	۱۱۵
کافرین	۱۱۶
مشرکین	۱۱۷
اہل کتاب	۱۱۸
رسالت	۱۲۴
بشریت رسل	۱۲۵
رسولوں کا انتخاب	۱۲۶
مخالفین	۱۳۱
رسولوں کی بشریت پر اعتراض	۱۳۱

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
معجزے	١٣٣	کتب آسمانی	١٦٢
رسولوں کے آنے پر قوموں کو تنبیہ	١٣٦	وحی	
اتمام حجت کے بعد ہلاکت	١٣٧	نزول قرآن	١٦٦
وہ انبیاء جن کا ذکر قرآن میں ہے۔	١٣٨	صفات قرآن	١٦٨
محمد صلی اللہ علیہ وسلم	١٤١	کتاب مبین	١٧٠
رسول اعظم	١٤٢	قرآن کی عظمت	١٧١
مدارج خاتم النبیین	١٤٤	قرآن اتارنے کی غرض	١٧٢
معراج	١٤٥	قرآن کا مخاطب	١٧٣
کفار کے ہفوات اور انکے جوابات	١٤٦	قرآن کی زبان	١٧٤
رسول کی تسلی	٤٧	ربط آیات	١٧٥
رسول کی نگرانی	١٤٨	حفاظت قرآن	١٧٥
خاتم النبیین کو بجز قرآن کے کوئی معجزہ نہیں دیا گیا	١٥٠	قرآن کی تلاوت عبادت ہے۔	١٧٦
اہل بصیرت کے لیے قرآن ہی معجزہ ہے۔	١٥٢	اصول قرآن	١٧٧
اطاعت	١٥٢	قرآن سے کون لوگ محروم رکھے جاتے ہیں	١٨٠
اطاعت رسولؐ	١٥٥	وارثین قرآن	١٨٠
ازواج رسولؐ	١٥٨	قرآن کے آسمانی کتاب ہونے کے دلائل۔	١٨١
اصحاب رسولؐ	١٥٩	کفار کے اعتراضات اور انکے جوابات	١٨٤
کتاب		اتباع قرآن	١٨٢

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
معاد	۱۸۷	باز پرس	۲۰۶
موت	۱۸۸	شفاعت	۲۰۸
انسان کے لیے دو موت اور دو زندگی	۱۸۹	فیصلہ	۲۱۰
عالم برزخ	۱۹۰	دوزخ	۲۱۲
حیات شہدا	۱۹۲	دوزخ میں جانے والے	۲۱۳
موت اور قیامت میں فصل زمانی نہیں ہے	۱۹۳	دوزخ کے عذاب	۲۱۶
بقاء روح بعد از موت	۱۹۶	دوزخ سے نکلنا نصیب نہ ہوگا۔	۲۱۸
علامات ساعت	۱۹۷	دوزخیوں کے آپس میں جھگڑے	۲۱۹
ساعت	۱۹۹	جنت	۲۲۰
عالم اخروی کی تخلیق	۲۰۱	جنت میں جانے والے۔	۲۲۱
قیامت	۲۰۲	نعیم جنت	۲۲۲
پیشی	۲۰۳	جنتیوں کی آپس میں گفتگو	۲۲۵
نامۂ اعمال	۲۰۴	اعراف	۲۲۶
حساب	۲۰۵	جنت و دوزخ کا خلود	۲۲۷

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الامین وعلی اتباعہ الی یوم الدین۔ امّا بعد ایک عرصہ سے میرا خیال تھا کہ قرآن کی تعلیمات کو اس طرح مسلمانوں کے سامنے پیش کردوں کہ آسانی سے سمجھ لیں۔ مگر تعلیمی مشاغل اور کثرت کار کی وجہ سے ایسا موقع نہیں ملتا تھا کہ اس اہم اور ضروری کام کے لیے وقت نکال سکتا۔

آخر یہ سوچ کر کہ زندگی کے لمحات گنے ہوئے ہیں اور موت انتظار نہیں کرتی جس طرح بھی ہوسکا اس سال میں نے تعلیمات قرآن کا یہ ایک حصہ مرتب کیا۔ اس میں عقائد کے متعلق قرآنی آیات جن کو ترتیب کے ساتھ فراہم کی گئی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ مسلمان جو اب تک قرآن کو تفسیروں اور ترجموں سے سمجھنے کے عادی ہیں اس کتاب سے خود قرآنی آیات سے اس کو زیادہ آسانی اور وضاحت کے ساتھ سمجھ سکیں گے۔

اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اس کو مفید و مقبول بنائے۔ اور میری سعی مشکور ہو۔ آمین۔

اسلم جیراجپوری
قرول باغ۔ نئی دہلی

شوال [illegible]ھ

تمہید

قرآن اللہ کا نور آسمان سے نازل ہوا۔ شروع میں جن لوگوں پر وہ اترا تھا وہ تعلیم یافتہ نہ تھے بلکہ اُمّی تھے۔ مگر رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم۔ تبلیغ۔ اور تعمیل سے انھوں نے قرآن کو سمجھا اور اُس پر عمل کیا اور ایسی کامیابی حاصل کی جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔

اس کے بعد جب اہل اسلام اپنے تاریخی ادوار حیات میں بہت سے علوم و فنون کے مالک ہوئے بلکہ عالم کی جملہ اقوام میں ممتاز ہو گئے تو بدقسمتی سے قرآن سے ان کا رشتہ ٹوٹ گیا، اماموں نے فقہیں مرتب کر دیں جن کو عوام نے اپنی ضروریات کے لیے کافی سمجھ لیا اور قرآن سے بے نیاز ہو گئے اور اہل علم میں بجائے قرآن کے مفسرین کی بنائی ہوئی تفسیریں رواج پا گئیں۔ وہ ان کے پڑھنے پڑھانے میں لگ گئے اور قرآن متروک ہو گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قرون اولیٰ میں جو ذہنیت قرآن نے پیدا کی تھی وہ بعد کے مسلمانوں میں نہ رہی۔ نہ وہ تقویٰ رہا نہ وہ للہیت۔ نہ وہ اخلاص نہ وہ اتحاد۔ جس کی وجہ سے انعامات الٰہی کے فیضان میں بھی کمی آتی گئی۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ ؕ	اللہ کسی قوم کی حالت کو اُس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ اپنی ذہنیت کو نہ بدلیں۔

اور آج تو نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ سلف کو جو نعمتیں اُس نے دی تھیں ان کو ایک ایک کر کے خلف سے چھین لیا ہے

گو اس تنزل کے اسباب اور بھی بہت سے ہیں لیکن میرے نزدیک اصولی اور سب سے بڑا سبب یہی ہے کہ مسلمانوں نے قرآن کو چھوڑ دیا۔ تفسیریں جو علماء میں متداول ہیں ان کا انداز شروع سے آج تک ایک ہی ہے۔ وہ سلسلہ بسلسلہ قرآنی آیات کے ساتھ ساتھ چلتی ہیں۔ ان سے آیات اور الفاظ کی تشریح تو ضرور ہو جاتی ہے مگر قرآنی مسائل سمجھ میں نہیں آتے۔ کیونکہ قرآن میں مسلسل بیان نہیں کیے گئے ہیں بلکہ مختلف سورتوں اور آیتوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔

یہی حال ترجموں کا ہے۔ وہ بھی اسی سلسلہ سے چلتے ہیں۔ جس سلسلہ سے تفسیریں اور بجز الفاظ کے معانی کے کسی قرآنی حقیقت کی توضیح ان سے نہیں ہوتی اس لیے قرآن فہمی کے لیے نہ تفسیریں کارآمد ہیں نہ ترجمے بلکہ قرآن، قرآن ہی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اس طرح پر کہ جس مسئلہ کو سمجھنا مقصود ہو اُس کے متعلق جس قدر تعلیمات قرآن کی مختلف سورتوں اور آیتوں میں ہوں ان سب کو ایک جگہ فراہم کر کے مرتب کر لیا جائے۔ میں نے اس کتاب میں یہی کیا ہے۔

اس میں کل چھ مسئلے بیان کیے گئے ہیں۔ خالق۔ مخلوق۔ دین۔ رسالت۔ کتاب اور معاد جن میں عقائد کے جملہ مہمات اصول آجاتے ہیں ہر ایک کے تحت میں چھوٹے چھوٹے ذیلی عنوانات قائم کیے گئے ہیں جن کے متعلق قرآنی آیات درج کی گئی ہیں۔ ہر ایک عنوان کے اوپر اختصار کی غرض سے کم سے کم آیتیں لکھی گئی ہیں اور استیعاب کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔ کیونکہ اگر میں ان عنوانات میں سے ہر ایک کے تحت میں مکمل قرآنی تعلیمات درج کرنے لگتا تو میرا مقصود جو ایک مختصر کتاب تیار کرنا تھا فوت ہو جاتا۔ اور ان چھ مسئلوں میں سے ہر ایک پر اس کتاب سے بڑی بڑی کتابیں خالص قرآن ہی سے تیار ہو جائیں۔

یہ کتاب درحقیقت اُس آبحیات یعنی قرآن کا ایک پیالہ ہے جس کو اس غرض سے میں نہیں لایا ہوں کہ ناظرین کی پیاس بجھاؤں بلکہ اس لیے کہ ان کے شوق کو بڑھاؤں تاکہ وہ خود اس چشمۂ زندگی پر پہونچنے کی خواہش کریں۔ کیونکہ قرآن سے کسی طرح اور کسی حالت میں بھی کوئی تفسیر۔ کوئی شرح اور کوئی کتاب مسلمانوں کو مستغنی نہیں کر سکتی۔ یہ صرف اس لیے لکھی گئی ہے کہ قرآن کے سمجھنے میں کچھ مدد دے سکے۔

میں نے اس کتاب کے متن کی بنیاد قرآن کے نصوص صریحہ پر رکھی ہے تاکہ انکار یا بحث کی گنجائش نہ نکل سکے۔ اپنی طرف سے کوئی بات اس میں نہیں بڑھائی ہے نہ کوئی تشریح کی ہے بلکہ قرآن کے اصول کے مطابق

لِتُ[illegible]اسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝ ۴۴﴿ لوگوں کی طرف جو کچھ اُتارا گیا ہے تو اُن کے سامنے رکھدے اور (اُنہیں سمجھادے) شاید وہ غور کریں۔

صرف قرآنی تعلیمات بیان کر دی ہیں کہ لوگ خود ان پر تفکر کر کے سمجھیں۔ اگر میں نے کہیں کوئی تشریح

کی ہو یا اپنی طرف سے کوئی بات کہی ہو تو اس کو حاشیہ میں نیچے لکھ دیا ہے تاکہ اصل کتاب سے الگ رہے میں ایسی باتوں کو اتنی وقعت بھی نہیں دیتا کہ کوئی صاحب ان پر اعتراض کی زحمت گوارا کریں۔ میرا مقصود صرف یہ ہے کہ قرآن کو قرآن ہی سے سمجھیں۔

میں نے عنوانات کے ذیل میں اختصار کی غرض سے بہت کم آیتیں لکھی ہیں بلکہ اکثر آیتوں کے ٹکڑے ہی جتنے عنوانوں کی توضیح ہو جاتی تھی درج کیے ہیں۔ جو صاحب اس کتاب کو غور سے پڑھیں اُن کو چاہیے کہ جو جو آیتیں یا آیتوں کے ٹکڑے میں نے درج کیے ہیں اُن کو اصل قرآن میں دیکھیں ما قبل و ما بعد سے مسئلہ کی مزید توضیح ہو جائیگی اسی لیے میں نے ہر آیت کا جو اس کتاب میں درج کی ہے شمارہ دیدیا ہے تاکہ مراجعت میں آسانی ہو۔ اوپر آیت کا شمارہ ہے اور نیچے سورت کا۔

ہر ایک آیت یا آیت کا ٹکڑا اس امر کو اچھی طرح دیکھ لینے کے بعد درج کیا ہے کہ اپنی جگہ پر اس کے ٹھیک وہی معنی ہیں جن معنی میں میں نے اُس کو لیا ہے۔

ہر چند کہ شمارہ دیدینے کے بعد اصل آیت کا درج کرنا ضروری نہ تھا بلکہ صرف ترجمہ کافی تھا لیکن چونکہ یہ کتاب اپنی نوعیت میں بالکل نئی ہے اور مسلمان اب تک اصل کو ہی ترجمہ کے ساتھ دیکھنے کے عادی ہیں اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ اصل آیات بھی لکھدی جائیں لیکن غیر مسلموں کے ہاتھوں میں پہنچانے کے لیے میری خواہش یہ ہے کہ بلا آیات کے صرف ترجمہ ہی کے ساتھ اس کو چھپواؤں تاکہ انپر گراں نہ گزرے اور وہ آسانی کے ساتھ قرآنی تعلیمات سے واقف ہو جائیں۔

میں یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتا ہوں کہ قرآن کے اندر میں نے نہ خود اپنا کوئی خیال لیکر گھسا ہوں نہ کسی خیال کی پروا کی ہے بلکہ دیانت اور تقویٰ کے ساتھ قرآن کو خود قرآن ہی سے اپنی بصیرت کے مطابق سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ جہاں جہاں مجھ سے غلطیاں ہوئی ہوں اگر طالبین قرآن اُن سے مجھ کو مطلع فرمائیں گے تو میں ممنون ہونگا اور انشاء اللہ اپنے خیال اور کتاب دونوں کی اصلاح کرونگا۔

الله

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آیات اللہ

اللہ کی ذات اگرچہ انسان کی عقل وفہم سے بالاتر ہی مگر اس کی شناخت اس کے ان کاموں سے ہو سکتی ہی جو خود ہمارے اندر اور ہمارے گردوپیش نمایاں ہیں۔ اللہ نے اپنے انھیں افعال کو جو اس کے سوا کسی دوسرے کے ہو نہیں سکتے ہمارے لیے بیان کیا ہی تاکہ ان کے ذریعہ سے ہم اس کو پہچان سکیں۔

یہ نشانیاں اور شہادتیں اس کثرت کے ساتھ جا بجا قرآن میں بیان کی گئی ہیں کہ انسے ہر لیاقت اور ہر استعداد کا انسان اللہ کی معرفت حاصل کر کے اسپر ایمان لاسکتا ہی چند آیات نقل کرتا ہوں۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ	حقیقت یہ ہی کہ آسمان وزمین کے پیدا کرنے میں اور رات
الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ	دن کے آنے جانے میں اور ان کشتیوں میں جو وہ (سامان لیکر)
بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ	چلتی ہیں جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہی۔ اور اس پانی میں جو اللہ بادل
مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا	سے برساتا ہی جس سے مرجانے کے بعد زمین کو زندہ کر دیتا ہی اور
مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ	اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا رکھتے ہیں اور ہواؤں کے
الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ	الٹ پھیر میں اور اس بادل میں جو آسمان و زمین کے درمیان کام پر
یَّعْقِلُوْنَ ۝ ۱۶۴/۲	لگی ہوئی ہی ان لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ	اللہ وہی ہے جس نے آسمانوں کو جنھیں تم دیکھ رہے ہو بلا
تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ وَسَخَّرَ	ستون کے اٹھایا پھر وہ عرش پر جا براجا۔ اور سورج اور چاند
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ یَّجْرِیْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ	کو کام میں لگایا۔ ہر ایک ایک معین مدت کے لیے چل رہا ہے
یُدَبِّرُ الْاَمْرَ یُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَآءِ	اللہ انتظام کی تدبیر کرتا ہے اور تفصیل کے ساتھ اپنی نشانیاں
رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ	بتلاتا ہے کہ تم کو اپنے پروردگار سے ملنے کا یقین آجائے۔
وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَاَنْهٰرًا ؕ وَمِنْ كُلِّ	اور وہی ہے جس نے زمین کو پھیلایا اور اس میں دریا اور پہاڑ
الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی	بنائے اور اس میں ہر ہر پھل کے دو دو جوڑے بنائے وہ رات کو
الَّیْلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ	دن پر ڈھانک دیتا ہے اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں
یَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ	ہیں جو سوچتے ہیں۔ اور زمین کے ٹکڑے پاس پاس ہوتے
وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ صِنْوَانٌ	ہیں اور انگوروں کے باغ اور کھیتی اور کھجور کے دو شاخے درخت
وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ ۫ وَنُفَضِّلُ	اور بلا دو شاخ والے بھی جو سب ایک ہی پانی سے سینچے
بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُكُلِ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ	جاتے ہیں مگر پھل کے لحاظ ہم ایک کو دوسرے سے بہتر
لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝	کر دیتے ہیں۔ اس میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں۔
اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا	اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے بنائے۔ انھیں
مِنْهَا وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ	سے کسی پر تم سوار ہوتے ہو اور کسی کو کھاتے ہو اور تمہارے واسطے
وَلِتَبْلُغُوْا عَلَیْهَا حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَیْهَا	ان میں بہت سے فائدے ہیں اور یہ بھی کہ تم ان پر سوار ہو کر جہاں
وَعَلَی الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝	دل چاہتا ہو ہو آؤ اور ان پر اور کشتیوں پر تم لدے پھرتے ہو۔
وَاِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا	اور تمہارے لیے چوپایوں میں بڑی عبرت ہے کہ ان کے پیٹ
فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا	میں سے گوبر اور خون کے درمیان سے ہم خالص دودھ کو پلاتے ہیں

سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ۝ ۶۶/۱۶	جو پینے والوں کے لیے خوشگوار ہے
وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ	اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تم کو مٹی سے پیدا
اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝ ۲۰/۳۰ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ	کیا پھر تم آدمی ہو گئے چلتے پھرتے۔ اور اس کی نشانیوں میں سے یہ
اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا	کہ اس نے تمہیں میں سے تمہارے جوڑے پیدا کیے تاکہ تم ان کے پاس
اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ	آرام لو اور تمہارے درمیان الفت اور مہربانی رکھدی اس میں ان
فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ ۲۱/۳۰ وَمِنْ	لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جو سوچتے ہیں۔ اور اس کی نشانیوں
اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ	میں سے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور تمہارے
اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ	رنگوں کا اختلاف ہے اس میں علم والوں کے لیے نشانیاں ہیں اور
لِّلْعٰلِمِيْنَ ۝ ۲۲/۳۰ وَمِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَ	اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن کا سونا اور اس کے
النَّهَارِ وَابْتِغَاۗؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّ فِيْ	فضل کا ڈھونڈھنا ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لیے نشانیاں
ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ۝ ۲۳/۳۰	ہیں جو بات سنتے ہیں۔
وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ	اور وہی ہے جس نے تمہارے کان، آنکھیں اور دل
وَالْاَفْــِٕدَةَ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ ۷۸/۲۳	پیدا کیے۔ تم کم شکر کرتے ہو۔
اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ۳۵/۵۲	کیا وہ بلا کسی شے کے پیدا ہو گئے ہیں یا خود ہی خالق ہیں یا
اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ۳۶/۵۲	انھوں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے نہیں بلکہ وہ (اللہ پر) یقین نہیں رکھتے
وَفِي الْاَرْضِ اٰيٰتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ	یقین لانے والوں کے لیے زمین میں بہت نشانیاں
اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ ۲۱/۵۱	ہیں اور تمہارے نفوس میں بھی۔ کیا تم دیکھتے نہیں۔
كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ	تم کیسے اللہ کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم بے جان تھے اس نے
ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۲۸/۲	تم کو زندہ کیا پھر تم کو مارے گا پھر جلائیگا پھر تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے

أَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ — کیا اللہ کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانیوالا ہے

اللہ

اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ — اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے[1] اسکے نور کی مثال ہے جیسے
كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ — طاق میں چراغ، چراغ شیشے میں شیشہ گویا سپید تارا (چراغ) جلایا
اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ — جاتا زیتون کے مبارک درخت (کے تیل) سے جو نہ مشرقی ہو نہ مغربی
مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ — جس کا تیل بے لو لگائے چمک دے رہا ہو۔ روشنی پر روشنی
يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ — اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی طرف ہدایت دیتا ہے۔ اور
نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ — اللہ لوگوں کے لیے مثال[2] بیان کرتا ہے۔ اور اس کو ہر شے
وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِكُلِّ — کا علم ہے
شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۳۵ فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ — (طاق) ان گھروں میں جن کے بلند کرنے کی اللہ نے
تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا — اجازت دی ہے[3] اور جن میں اس کا نام لیا جاتا ہے۔ ان میں
بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۝۳۶ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ — صبح اور شام وہ لوگ اس کی تسبیح پڑھتے ہیں جن کو
تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ — کوئی تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد اور نماز قائم
الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا — کرنے اور زکوۃ دینے سے نہیں باز رکھتی۔ وہ اس دن سے ڈرتے
تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۝۳۷ — ہیں جس میں دل اور آنکھیں پھر جائیں گی۔

اللہ کی ذات عظیم الشان اور غیر محدود اور انسان ایک ذرہ بیمقدار جس کے علم کے ذرائع بہت

---

[1] یہاں نور کے معنی منور یعنی روشن کرنے والے کے لینا صحیح نہیں ہے کیونکہ آیت میں نور ہی کی مثال بیان کی گئی ہے۔

[2] اس مثال کو یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ عبادت خانے سے مراد ہے دین۔ طاق سے مومن۔ شیشہ سے اس کا آئینہ دل۔ چراغ سے ایمان۔ اور دیا زیتون کے تیل سے وہ ہدایت جو کلام الٰہی سے حاصل ہوتی ہے جو نہ مشرقی ہے نہ مغربی۔

[3] یہاں سے مسجدوں کو بلند بنانے کی اجازت نکلتی ہے۔

تھوڑے اور ناقص کیونکہ اس کا ادراک کر سکے۔ اس لیے اللہ نے جو ہر شے کا علم رکھتا ہے ہماری عقل و فہم کے مطابق آیت بالا میں اپنے نور کو ایک مثال سے سمجھایا ہے۔

نور کی صفت یہ ہے کہ وہ خود نمایاں ہو اور دوسری چیزوں کو نمایاں کرے۔ وہ نور مطلق جس سے عالم ہستی ظہور پذیر ہوا ہے آفتاب سے بھی زیادہ روشن ہے لیکن اُس کا جلوہ مومن کی چشم بصیرت میں ہے۔ ظاہری نگاہیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۝ ۶ــ۱۰۳ — نگاہیں اُس کو نہیں پاتیں اور وہ نگاہوں کو پالیتا ہے وہ لطیف ہے اور باخبر۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام شوق دیدار میں پکار اُٹھے۔

اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ ۷ــ۱۴۳ — مجھے دکھا کہ میں تجھے دیکھوں۔

جواب ملا

لَنْ تَرٰىنِیْ ۷ــ۱۴۳ — تو مجھے ہرگز دیکھ نہ سکیگا۔

آنکھیں زمین اور آسمان کے جس نور کو دیکھتی ہیں وہ تو اُس کا بنایا ہوا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۶ــ۱ — تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تاریکیوں اور روشنی کو بنایا۔

اللہ سب کے ساتھ ہے۔

وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۵۷ــ۴ — اور تم کہیں بھی ہو وہ تمہارے ساتھ ہے۔

وَمَا تَكُوْنُ فِیْ شَاْنٍ وَّمَا تَتْلُوْا مِنْهُ مِنْ قُرْاٰنٍ وَّلَا تَعْمَلُوْنَ مِنْ عَمَلٍ اِلَّا كُنَّا عَلَیْكُمْ شُهُوْدًا اِذْ تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ ۱۰ــ۶۱ — اور تو کسی حال میں ہو اور قرآن کا کوئی حصہ پڑھے اور تم کوئی کام نہیں کرتے ہو مگر یہ کہ اس کی مصروفیت کے وقت ہم تمہارے اوپر گواہ ہوتے ہیں۔

اور یہ معیت محض علمی نہیں ہے بلکہ ذاتی ہے

فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ۝ وَاَنْتُمْ	تو کیوں نہیں واپس لوٹا لیتے جب جان حلق تک پہنچتی ہے
حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۝ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ	اور تم اُسوقت دیکھتے رہتے ہو اور ہم بہ نسبت تمہارے اس سے زیادہ
مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ۝ ۸۳-۸۵ / ۵۶	قریب ہوتے ہیں لیکن تم کو نظر نہیں آتے ۔

کیونکہ اگر معیت ذاتی نہ ہوتی تو نظر آنے کے ذکر کی کوئی ضرورت نہ تھی ۔

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ	اور ہم شہ رگ سے بھی زیادہ اس سے قریب ہیں ۔

ہمارے فلسفیانہ احکام کہ معیت ذاتی کی صورت میں زمانی یا مکانی ہونا لازم آتا ہے ۔ اُس قادر و بے ہمتا پر جو ہماری عقلوں سے بالاتر ہے نہیں چل سکتے ۔ وہ باوجود ہر وقت اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کے بھی زمان و مکان سے بری ہے ۔ کیونکہ اپنی ذات اور صفات میں یکتا ہے ۔

لَیْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ	اُس جیسی کوئی چیز نہیں ۔

اُس کی ذات رشتے ۔ قرابت اور ولادت سے بری ہے ۔

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ	نہ وہ جنا نہ جنا گیا نہ اس کا کوئی بھائی بند ہے

صفات

جس طرح اللہ کی ذات بے مثل ہے اسی طرح اس کی صفات بھی بے مثل ہیں لیکن ہم کو سمجھانے کے لیے اس نے اپنے انھیں افعال سے جو ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں انہیں الفاظ میں جن کو ہم استعمال کرتے ہیں اپنے صفات بیان کیے ہیں ۔ ان میں کچھ ثبوتی ہیں اور کچھ سلبی ۔ ہم مختصراً چند صفات کا بیان قرآن سے نقل کرتے ہیں ۔

رحمت

وَرَبُّكَ الْغَنِیُّ ذُو الرَّحْمَةِ	اور تیرا رب بے نیاز ہے رحمت والا ۔

كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۶/۱۲ — اُس نے اپنی ذات پر رحمت لازم کرلی ہے۔

درحقیقت قوانین فطرت کی اساس ہی رحمت پر ہے اور مخلوق کی ہر قسم کی کفالت اور تکمیل ہی اس نظام کا ماحصل ہے۔ کیونکہ عرش جہاں سے عالم کا انتظام ہوتا ہے اس پر رحمٰن مستوی ہے اور جملہ امور کی زمام رحمت ہی کے ہاتھوں میں ہے۔

اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۲۰/۵ — رحمت والا عرش پر بیٹھا ہے۔

اور حاملین عرش پکارتے ہیں۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا ۴۰/۷ — اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور تیرا علم ہر شئی پر حاوی ہے۔

انسان کی گمراہیوں اور خطاکاریوں کو دیکھتے ہوئے بھی اللہ اپنی رحمت سے ان کو نوازتا ہی رہتا ہے

وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۱۳/۶ — تیرا رب انسانوں پر باوجود ان کے گناہوں کے بھی بخشش ہی کرتا ہے

اور اس کا اعلان یہ ہے

نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۱۵/۴۹ — میرے بندوں کو خبر دو کہ میں بخشنے والا اور رحمت کرنے والا ہوں

جہنم خود انسان کی اپنی ہی کرتوت ہے ورنہ اُس رحمٰن و رحیم کو کیا غرض کہ کسی کو ستائے۔

مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ۴/۱۴۷ — اگر تم شکرگزار رہو اور ایمان لاؤ تو اللہ کو کیا پڑی ہے کہ تم کو عذاب دے۔

علم

وَسِعَ رَبِّيْ كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۶/۸۰ — میرا رب ہر شے پر اپنے علم سے حاوی ہے

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا ۳۴/۲ — جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو کچھ اُس سے نکلتا ہے اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اُس میں چڑھتا ہے ان سب کو وہ جانتا ہے۔

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۱۵/۸۶ — بے شک تیرا رب پیدا کرنے والا جاننے والا ہے۔

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ	کیا وہی نہیں جانتا جس نے پیدا کیا ہے۔ وہ لطیف اور باخبر ہے
إِنَّهُ هُوَ الْحَكِيمُ الْعَلِيمُ	وہ علم والا اور حکمت والا ہے۔
إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ	وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔
يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ	اللہ آنکھوں کی چوری کو جانتا ہے اور ان بھیدوں کو جو لوگوں میں چھپے ہوئے ہیں
إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ	اللہ کے اوپر نہ کوئی زمین کی چیز مخفی ہے اور نہ
وَلَا فِي السَّمَاءِ	آسمان کی۔
وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ	اور آسمان اور زمین کی کوئی مخفی بات ایسی نہیں جو کتاب
إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ	مبین[1] (علم الٰہی) میں لکھی نہ ہو۔

اللہ نے اپنے علم کو کتاب سے تعبیر کیا ہے۔

يَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ	جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اللہ اس کو جانتا ہے اور جو پتا گرتا
إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ	ہے اس کا بھی علم رکھتا ہے اور زمین کی تاریکیوں میں جو دانہ ہے
وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ	اور جو تر اور خشک ہے وہ سب کتاب مبین میں ہے۔
أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ	کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ ان سب چیزوں کو جانتا
وَالْأَرْضِ إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَابٍ إِنَّ ذَٰلِكَ	ہے جو آسمان اور زمین میں ہیں۔ بے شک وہ لکھی ہوئی ہیں
عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ	اور اللہ کے اوپر یہ آسان ہے۔

اس کے علم میں غیب اور حضور یکساں ہے۔

عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ	وہ غیب اور حضور سب کا جاننے والا ہے اور حکیم ہے باخبر۔

---

[1] کتاب مبین صحیفۂ فطرت ہے۔ اور علم الٰہی انسان کے علم کی طرح حصولی نہیں ہے بلکہ ہر شی اس میں حاضر ہے۔ اسی کتاب مبین کو دوسری جگہ کتاب حفیظ بھی کہا ہے۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْأَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيظٌ — زمین ان (مُردوں) کو دکھا کر جسقدر کم کرتی ہے ہم جانتے ہیں اور ہمارے پاس حفاظت کرنے

علم غیب خاصۂ الٰہی ہے

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ — اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں انکو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ — کہدے کہ آسمان و زمین میں جو لوگ ہیں اللہ کے سوا

الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ — کوئی غیب نہیں جانتا۔

اللہ کا علم حقیقی ہے نہ وہ بھولتا ہے نہ بھٹکتا ہے نہ غافل ہوتا ہے۔

لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسَى — نہ میرا رب بھٹکتا ہے نہ بھولتا ہے۔

وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ — اللہ تمہارے عملوں سے غافل نہیں ہے۔

خالقیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ — تعریف اس اللہ کے لیے ہے جسنے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا

وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ — اور تاریکیوں اور روشنی کو بنایا۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ — اور وہی ہے جسنے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا

وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ — ہر ایک ایک دائرے میں تیرتے رہتے ہیں۔

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ — اللہ ہر شی کا پیدا کرنیوالا ہے اور وہ ہر شی کا خبرگیراں ہے۔

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ — اللہ مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اس کو دوبارہ پیدا کریگا

اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ — پھر تم اُس کی طرف لوٹائے جاؤگے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ فَمِنْهُمْ — اللہ نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا بعض اُن میں سے وہ

مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ — ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو دو پاؤں

عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى اَرْبَعٍ — پر چلتے ہیں اور بعض وہ ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں۔ جو کچھ اللہ

يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ — چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِىْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ۗ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝

اور ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا پھر ہم نے اس کو ایک محفوظ جگہ میں نطفہ بنایا۔ پھر نطفہ کو لوتھڑا بنایا۔ پھر لوتھڑے کو بوٹی بنایا پھر بوٹی کو ہڈیاں بنایا پھر ہڈیوں پر گوشت مڑھا۔ پھر ہم نے اس کو دوسری مخلوق بنایا۔ سو اللہ برکت والا ہے جو سب بنانیوالوں سے بہتر ہے۔

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۗ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ۝ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ۝

اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے۔ یا ملے جلے بیٹے اور بیٹیاں۔ اور جس کو چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے۔

وَمِنْ كُلِّ شَىْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ ۝

ہم نے ہر چیز کو جوڑا جوڑا پیدا کیا [له]

سُبْحٰنَ الَّذِىْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ۝

پاک ہے اللہ جس نے ان چیزوں میں سے جن کو زمین اُگاتی ہے اور خود اُن کی ذاتوں میں سے اور اُن چیزوں میں سے جن کو وہ نہیں جانتے ہیں ہر شے کو جوڑا جوڑا پیدا کیا۔

زراعت

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ۝

اور زمین کے جتنے جاندار ہیں سب کی روزی اللہ کے ذمہ ہے۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ۖ اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ۝

اور کتنے ہی جاندار ہیں کہ وہ اپنا کھانا اُٹھائے نہیں پھرتے اللہ ان کو بھی روزی دیتا ہے اور تم کو بھی۔

[له] اللہ نے نہ صرف نباتات و حیوانات کو بلکہ ہر چیز کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے۔ یہ بیان کرکے اس مخبر صادق نے عالم کی مخلوقات ... [illegible]

لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ	ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم خود تجھ کو روزی دیتے ہیں۔
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ	حقیقت یہ ہے کہ اللہ ہی رازق ہے۔ قوت والا زبردست۔
اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَهٗ	اپنے بندوں میں سے اللہ جس کی رزق کو چاہتا ہے کشادہ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے
وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ	اور اگر اللہ اپنے بندوں کی رزق وسیع کر دیتا تو وہ زمین میں بغاوت کر دیتے لیکن وہ بقدر اُتارتا ہے جسقدر چاہتا ہے۔
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ	انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے کھانے کی طرف نظر ڈالے۔ ہم نے پانی برسایا۔ پھر زمین کو پھاڑا۔ پھر اس میں دانہ اگایا۔ اور انگور اور ترکاری۔ اور زیتون اور کھجور اور گھنے گھنے باغ۔ اور پھل اور چارا۔ تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدے کے لیئے۔
يٰاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	لوگو، اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی دے۔

ملکیت

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا فِيْهِنَّ	آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا مالک اللہ ہی ہے
لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اُسی کے پاس ہیں۔

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۲/۱۱۵	مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے۔
وَلَهٗ مَا سَكَنَ فِي الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ۶/۱۳	رات اور دن میں جو کچھ بستا ہے وہ اللہ ہی کا ہے
وَلِلّٰهِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۶۳/۷	آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کے ہیں۔
قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ	کہدے کہ اے میرے اللہ تو ملک کا مالک ہے
مَنْ تَشَاۤءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاۤءُ وَتُعِزُّ	جس کو چاہے ملک دے اور جس سے چاہے چھین لے
مَنْ تَشَاۤءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاۤءُ ۳/۲۶	جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔
فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ ۳۶/۸۳	پاک ہے وہ جس کے ہاتھ میں ہر شے کی ملکیت ہے۔

حکومت

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۶/۵۷	اللہ کے سوا کسی کا حکم نہیں۔
لَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا ۱۸/۲۶	اللہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔
وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ۱۳/۴۱	اللہ حکم دیتا ہے اس کے حکم پر گرفت کرنیوالا کوئی نہیں
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۲/۲۵۶	اس کا قبضہ آسمان اور زمین پر پھیلا ہوا ہے۔
كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۲/۱۱۶	سب اُس کے فرمانبردار ہیں۔

غلبہ

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ ۱۲/۲۱	اور اللہ اپنے کام پر غالب رہنے والا ہے۔
اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۲/۱۶۵	ساری قوت اللہ ہی کے لیے ہے۔
وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۴۸/۷	آسمان اور زمین کے سارے لشکر اللہ ہی کے ہیں۔
اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ	اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب آنیوالا نہیں اور اگر
فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْ بَعْدِهٖ ۳/۱۶۰	وہ تمہیں چھوڑ دے تو اسکے بعد کون تمہاری مدد کریگا۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ۲۸/۲۱	اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔

جلال

تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۵۵	تیرے عزت و بزرگی والے رب کا نام برکت والا ہے۔
وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۳۰	اور اُس کی شان آسمانوں اور زمین میں سب سے بلند ہے۔
وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۴۵	اور آسمانوں اور زمین میں اُسی کی بڑائی ہے۔
رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا	آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے (سب کا)
الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۷۸	رب ہے رحمت والا جس سے لوگ بول نہ سکیں گے۔

عظمت

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی	کیا تو نے نہیں دیکھا کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ	اللہ ہی کی تسبیح پڑھتے ہیں اور پرندے بھی جو پر پھیلائے اڑتے
كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ۲۴	ہیں۔ ہر ایک اپنی نماز اور اپنی تسبیح کو جانے ہوئے ہے۔
تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ	ساتوں آسمان اور زمین اور جو لوگ اُن میں ہیں اللہ
وَمَنْ فِيْهِنَّ ۭ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ	کی تسبیح پڑھتے ہیں۔ اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد
وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۱۷	کی تسبیح نہ پڑھتی ہو لیکن تم اُن کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔
لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَلِيُّ	جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کا ہے اور وہ بلند رتبہ
الْعَظِيْمُ ۴۲ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ	اور بڑا ہے (اس کی ہیبت سے) بعید نہیں کہ آسمان اوپر سے پھٹ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۴۲	پڑیں اور ملائکہ اپنے رب کی حمد کی تسبیح پڑھتے ہیں۔
وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ	آسمانوں اور زمین میں جتنے جاندار ہیں وہ اللہ ہی کو سجدہ
مِنْ دَآبَّةٍ وَّالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۱۶	کرتے ہیں اور فرشتے (بھی) اور وہ تکبر نہیں کرتے۔

يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ	اپنے رب سے جو اُن کے اوپر ہے ڈرتے ہیں اور جو کچھ
مَا يُؤْمَرُونَ	اُن کو حکم دیا جاتا ہے بجا لاتے ہیں۔
هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ	وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں
الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ	بادشاہ ہے پاک عیب سے بری۔ امن دینے والا۔ نگہبان
الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا	زبردست۔ بگڑی کو سنوارنے والا۔ صاحب کبریا اللہ
يُشْرِكُونَ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ	لوگوں کے شرک سے پاک ہے۔ وہی پیدا کرنے والا۔
الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي	بنانے والا اور صورت دینے والا ہے اسکے اچھے اچھے نام ہیں۔ جو کچھ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ	آسمانوں اور زمین میں ہے اسی کی تسبیح پڑھتا ہے وہ زبردست حکمت والا ہے

احیاء و اماتت

اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ	اللہ وہی جس نے تمکو پیدا کیا پھر تم کو روزی دی پھر
ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ	موت دے گا پھر تم کو زندہ کریگا۔
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ	وہ مردے سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندے سے مردہ کو نکالتا
مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا	ہے اور زمین کو اُس کے مرجانے کے بعد جلاتا ہے
اَلَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ	(اللہ) وہی جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا۔

ازلیت و ابدیت

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ	اول اور آخر اور ظاہر اور باطن وہی ہے اور وہ
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ	ہر شے کو جاننے والا ہے۔

بے نیازی

يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللّٰهِ	اے لوگو تم اللہ کے محتاج ہو

وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ؏	اور اللہ بے نیاز تعریف کے لائق ہے
وَقَالَ مُوْسٰۤی اِنْ تَکْفُرُوْۤا اَنْتُمْ وَمَنْ	اور موسیٰ نے کہا کہ اگر تم اور وہ جو دنیا میں ہیں انکار کریں
فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا فَاِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ حَمِیْدٌ	پھر بھی اللہ بے نیاز قابل تعریف ہے
وَمَنْ جَاھَدَ فَاِنَّمَا یُجَاھِدُ لِنَفْسِہٖ	جو کوشش کرے گا وہ اپنی ذات کے لئے
اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ	کوشش کریگا اللہ دنیا جہان سے بے نیاز ہے۔

قدرت

قدرتِ الٰہی ہر شئے پر حاوی ہے۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ	اللہ وہ ہے جس نے سات آسمانوں کو پیدا کیا۔
الْاَرْضِ مِثْلَھُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَھُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا	اور اسی قدر زمینوں کو۔ ان سب میں اس کا حکم اترتا
اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ	رہتا ہے تاکہ تم یقین کرلو کہ اللہ ہر شئے پر قادر ہے۔
اِنْ یَّشَاْ یُذْھِبْکُمْ اَیُّھَا النَّاسُ وَ	لوگو اگر وہ چاہے تو تم کو لے جائے اور دوسروں
یَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ وَکَانَ اللّٰہُ عَلٰی ذٰلِکَ قَدِیْرًا	کو لائے اور اللہ اسپر پوری قدرت رکھتا ہے۔
وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعْجِزَہٗ مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ	اللہ ایسا نہیں ہے کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی شئے اس کو
وَلَا فِی الْاَرْضِ اِنَّہٗ کَانَ عَلِیْمًا قَدِیْرًا	عاجز کرسکے وہ علم والا صاحب قدرت ہے۔

قدر کے معنی اندازہ کے ہیں۔ ہر شے کا اندازہ بھی اللہ ہی کا کام ہے۔

اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰہُ بِقَدَرٍ	ہر شئے کو ہم نے ایک اندازہ پر پیدا کیا۔
قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا	اللہ نے ہر شے کے لیے ایک اندازہ بنایا۔
وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ	ہر شئے اس کے پاس ایک اندازہ پر ہے
وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُہٗ	جتنی چیزیں ہیں ان کے خزانے ہمارے پاس ہیں اور

وَمَا نُنَزِّلُهٗٓ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ 21/15 ہم ایک معین اندازہ سے اُس کو اُتارتے ہیں۔

اللہ نے ہر شی کی تخلیق کی غرض کا اندازہ معین فرمایا۔ اس کی تکمیل کے لیے اسکو قوتیں دیں اور پھر اس کی طرف اُس کی رہنمائی کی۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ فَسَوّٰی 2/87 وَالَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی 3/87 اُسی نے پیدا کیا اور درست کیا اور اُسی نے اندازہ مقرر کیا اور اُس کی ہدایت دی۔

اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ 20/77 فَجَعَلْنٰهُ فِیْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ 21/77 اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ 22/77 فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ 23/77 کیا ہم نے تم کو حقیر پانی سے نہیں پیدا کیا۔ پھر ہم نے ایک محفوظ ٹھکانے میں اسکو رکھا معین اندازہ تک ہم نے اندازہ لگایا اور ہم اچھے اندازہ لگانے والے ہیں۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ 38/36 وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ 39/36 سورج اپنے ایک ٹھکانے کی طرف چلا جارہا ہے یہ زبردست علم والے کا اندازہ لگایا ہوا ہے اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں معین کردی ہیں یہانتک کہ وہ پلٹ کر کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔

تقدیر علم الٰہی ہے۔ اللہ ہر زمانہ سے بالاتر ہے۔ ہر چیز اُسکے علم میں ہے۔ کوئی شئے اُس سے خارج نہیں۔

مَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۔ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ يَسِيْرٌ 22/57 جتنی مصیبتیں زمین میں اور تمہاری ذات پر نازل ہوتی ہیں اُن کو پیدا کرنے سے پہلے ہی ہم نے کتاب میں لکھ رکھا ہے یہ اللہ کے اوپر آسان ہے

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا 51/9 کہدے کہ ہمارے اوپر کوئی مصیبت نہیں آئیگی بجز اس کے جو اللہ نے ہمارے لیے لکھدی ہے۔

لیکن مقدرات کو لکھ کر اس کا قلم خشک نہیں ہوگیا ہے بلکہ جو رد و بدل چاہتا ہے انمیں کرتا رہتا ہے۔

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے ثبت کرتا ہے

وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۳۹/۱۳ — اسی کے پاس اُمّ الکتاب ہے۔

وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ — کسی عمر والے کی نہ عمر بڑھائی جاتی ہے نہ کسی کی عمر
مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۱۱/۳۵ — گھٹائی جاتی ہے مگر یہ کہ وہ کتاب میں ہے۔

ارادہ

اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۱۰۷/۱۱ — حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب جو چاہتا ہے کر ڈالتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ ۱/۵ — بیشک اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ — اس کا امر بس یہی ہے کہ جب وہ کسی شے کا ارادہ کرتا ہے تو
لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۸۲/۳۶ — اُس سے کہتا ہے کہ ہوجا سو وہ ہوجاتی ہے۔

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ۲۳/۲۱ — وہ جو کچھ کرے اسکے بارے میں اُس سے پوچھا نہیں جائیگا اور لوگ پوچھے جائینگے

مشیت[1]

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ ۶۸/۲۸ — اور تیرا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے چن لیتا ہے

[1] مشیت وہ نوامیس الٰہی ہیں جن کا عمل عالم میں جاری و ساری ہے اور اسلام اور کفر سب اُسکے تحت میں ہیں۔ لیکن جن حدود میں انسان کو اختیار دیا گیا ہے اُن میں اس سے مشیّت الٰہی نہیں مطلوب ہے بلکہ رضائے الٰہی ہے۔ کفر اگرچہ اُس کی مشیّت سے خارج نہیں مگر اس کی رضا کے خلاف ہے۔

وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۷/۳۹ — اور وہ اپنے بندوں کے لیے کفر کو پسند نہیں کرتا۔

کفار کو غلط فہمی یہ تھی کہ مشیت مطلوب ہے۔

سیقول الذین اشرکوا لو شاء اللہ ما اشرکنا ولا اٰباؤنا ولا حرمنا من شیء کذلک کذب الذین من قبلهم حتی ذاقوا باسنا قل هل عندکم من علم فتخرجوه لنا ان تتبعون الا الظن وان انتم الا تخرصون ۱۴۸/۶ — مشرکین کہتے ہیں کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے نہ ہمارے آباء اور نہ ہم کسی چیز کو حرام کرتے۔ اسی طرح ان لوگوں نے بھی جھٹلایا جو ان سے پہلے تھے یہانتک کہ اُنھوں نے ہمارا عذاب چکھا۔ ان سے پوچھ کہ کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے؟ اسکو ہمارے سامنے نکالو۔ تم تو صرف گمان کی پیروی کرتے ہو اور اٹکل ہی دوڑاتے ہو۔

وقال الذین کفروا للذین اٰمنوا انطعم من لو یشاء اللہ اطعمه ان انتم الا فی ضلال مبین ۴۷/۳۶ — کافر مومنوں سے کہتے ہیں کہ کیا ہم ان کو کھلائیں جنکو اگر اللہ چاہتا تو کھلا دیتا۔ تم لوگ تو بس صریح گمراہی میں ہو۔

يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۤءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۤءُ ۱۲۹/۳ — وہ جس کو چاہے بخشے اور جسکو چاہے عذاب دے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ — کہدے کہ اے میرے اللہ تو ملک کا مالک ہی

مَنْ تَشَاۤءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاۤءُ وَتُعِزُّ — جس کو چاہے ملک دے اور جس سے چاہے چھین لے

مَنْ تَشَاۤءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاۤءُ ۲۶/۳ — جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔

وَمَا تَشَاۤءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۤءَ اللّٰهُ ۳۰/۷۶ — بے مشیت الٰہی تم نہیں چاہنے کے۔

وحدت

اللہ اپنی ذات وصفات ہر لحاظ سے یکتا ہی

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۱/۱۱۲ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۲/۱۱۲ — کہدے کہ وہ اللہ یکتا ہی اور اللہ بناہ دینے والا ہی۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ — اور تمہارا معبود تو اکیلا اللہ ہی، اُس کے سوا کوئی معبود

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۱۶۳/۲ — نہیں۔ رحم کرنے والا مہربان ہی

وَهُوَ الَّذِيْ فِي السَّمَاۤءِ اِلٰهٌ وَّفِي — اور وہی ہے جو آسمان میں معبود ہی اور

الْاَرْضِ اِلٰهٌ ۸۴/۴۳ — اور زمین میں معبود ہی۔

صفات سلبی

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۳،۴/۱۱۲ — نہ جنا نہ جنا گیا نہ اس کا کوئی ہمسر ہی۔

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي — نہ وہ اولاد رکھتا ہی نہ سلطنت میں کوئی اس کا شریک

الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ۱۱۱/۱۷ — ہی نہ وہ کمزور ہی کہ کوئی اُس کا مددگار رہو۔

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ — نگاہیں اُس کو نہیں پاتیں اور وہ نگاہوں کو پالیتا

وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ۱۰۳/۶ — ہی، وہ لطیف اور باخبر ہی۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا — اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین اور اُسکو جو انکے درمیان

فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۵۰/۳۸	میں ہی چھ دن میں پیدا کیا اور تکان نے ہمکو چھوا تک نہیں
وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا	اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور اُس کو جو ان کے
بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ۴۴/۳۸	درمیان میں ہے کھیل بنانے کے لیے نہیں پیدا کیا
وَمَا کَانَ رَبُّکَ لِیُهْلِکَ الْقُرٰی بِظُلْمٍ	اور تیرا رب اُن بستیوں کو جن کے باشندے اصلاح
وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ۱۱/۱۱۷	کر رہے ہوں ظلم سے ہلاک نہیں کیا کرتا۔
وَهُوَ یُطْعِمُ وَلَا یُطْعَمُ ۶/۱۴	اور وہی (سب کو) کھلاتا ہے کوئی اُس کو نہیں کھلاتا۔
لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۲/۲۵۵	اُسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔
وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۲/۲۵۵	اور ان دونوں (آسمان و زمین) کی حفاظت اُسپر گراں نہیں گزرتی
لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسَی ۲۰/۵۲	نہ میرا رب بھٹکتا ہے اور نہ بھولتا ہے
اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۴/۴۰	اللہ ایک ذرہ کے برابر ظلم نہیں کرتا ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ۷/۲۸	اللہ بُری بات کا حکم نہیں دیتا ہے۔
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا	اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ لوگ
مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۱۳/۱۱	اپنی ذہنیت کو نہ بدلیں۔
اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۳/۹	اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔
لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰهِ ۱۰/۶۴	اللہ کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں۔
لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ۳۰/۳۰	اللہ کی بناوٹ میں تبدیلی نہیں۔
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا وَلَنْ تَجِدَ	تو اللہ کے دستور کو بدلتا ہوا نہ پائیگا۔ اور تو اللہ کے
لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَحْوِیْلًا ۳۵/۴۳	دستور کو ٹلتا ہوا نہ پائیگا۔

انسانی اعضا کی نسبت اللہ کی طرف

قرآن میں بعض الفاظ انسانی اعضا پر دلالت کرنیوالے، اللہ کے بارے میں بولے گئے ہیں۔[لہ]

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ ۸۸/۲۸ — اس کی ذات کے سوا ہر شئی ہلاک ہونیوالی ہے

وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا ۳۷/۱۱ — اور ہماری آنکھوں کے سامنے کشتی بنا۔

وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا بِأَيْدٍ ۴۷/۵۱ — آسمان کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنایا۔

وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ — قیامت کے دن ساری زمین اسکی ایک مٹھی میں ہوگی

وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ ۶۷/۳۹ — اور آسمان لپٹے ہوئے اس کے داہنے ہاتھ میں۔

كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۱۲/۶ — اس نے اپنے نفس پر رحمت لازم کرلی ہے۔

اسماءِ حسنیٰ

اللہ کے جتنے نام ہیں سب صفاتی ہیں۔ ایک اللہ ہی اسم ذات ہے جو ہمیشہ سے اسی خالق عالم کے لیے بولا جاتا ہے اور کبھی اس کا استعمال دوسرے معبودوں کے لیے نہیں ہوا۔ ان کے لیے بلا الف لام کے اِلٰہ مستعمل ہے جس کی جمع اٰلِہہ ہے۔

ان اسماءِ حسنیٰ کو جو قرآن میں صراحت کے ساتھ مذکور ہوئے ہیں بہ ترتیب حروف تہجی ذیل میں درج کرتے ہیں۔ ہر ایک کے ساتھ ساتھ آیت اور سورت کا حوالہ بھی ہے۔

١	اللہ	١/١	اسم ذات	۴	الاعلیٰ	١/٨٧	بالاتر
٢	الاحد	١/١١٢	یکتا	٥	الاول	٣/٥٧	ازلی
٣	الآخر	٣/٥٧	ابدی	٦	الباری	٢٤/٥٩	بنانیوالا

لہ لیس کمثلہ شیٔ، کی شان اس سے بہت اعلیٰ و ارفع ہے کہ ان الفاظ کا قیاس ہم اپنے اوپر کریں۔ جس طرح اس کی ذات ہماری فہم سے بالاتر ہے اسی طرح اس کے بارے میں ان الفاظ کی حقیقت بھی۔
بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کا استعمال ہمارے طریقہ کلام کے مطابق ہوا ہے۔

۷	الباطن	۳/۵۷	پوشیدہ
۸	البرّ	۲۸/۵۲	احسان کرنیوالا
۹	البصیر	۲۷/۴۲	دیکھنے والا
۱۰	التوّاب	۱۶۰/۲	توبہ قبول کرنیوالا
۱۱	الجبّار	۲۳/۵۹	بگڑی کو سنوارنیوالا
۱۲	الحسیب	۸۶/۴	حساب لینے والا
۱۳	الحفیظ	۵۷/۱۱	حفاظت کرنیوالا
۱۴	الحق	۶۲/۲۲	برحق
۱۵	الحکیم	۷۳/۶	حکمت والا
۱۶	الحلیم	۴۱/۳۵	بردبار
۱۷	الحمید	۲۸/۴۲	قابل حمد
۱۸	الحیّ	۲۵۵/۲	زندہ
۱۹	الخالق	۲۴/۵۹	پیدا کرنیوالا
۲۰	الخبیر	۷۳/۶	باخبر
۲۱	الخلّاق	۸۶/۱۵	پیدا کرنیوالا
۲۲	الربّ	۱/۱	پروردگار
۲۳	الرحیم	۲/۱	مہربان
۲۴	الرحمٰن	۲/۱	رحم والا
۲۵	الرزّاق	۵۸/۵۱	روزی رساں

۲۶	الرقیب	۱/۴	نگراں
۲۷	الرّؤف	۶۵/۲۲	شفقت کرنیوالا
۲۸	السّلام	۲۳/۵۹	سلامتی دینے والا
۲۹	السمیع	۱۱/۴۲	سننے والا
۳۰	الشاکر	۱۴۷/۴	قدردان
۳۱	الشکور	۳۴/۳۵	شکر کا بدلہ دینے والا
۳۲	الشہید	۱۱۷/۵	حاضر
۳۳	الصمد	۲/۱۱۲	پناہ دینے والا
۳۴	الظاہر	۳/۵۷	ظاہر
۳۵	العزیز	۲۳/۵۹	زبردست
۳۶	العظیم	۲۵۵/۲	بڑا
۳۷	العفو	۱۴۹/۴	معاف کرنیوالا
۳۸	العلیم	۳۸/۳۵	علم والا
۳۹	العلیّ	۶۲/۲۲	برتر
۴۰	الغفور	۴۱/۳۵	بخشنے والا
۴۱	الغفّار	۸۲/۲۰	بخشنے والا
۴۲	الغنی	۴۰/۲۷	بے نیاز
۴۳	الفتّاح	۲۶/۳۴	حق نمایاں کرنیوالا
۴۴	القادر	۶۵/۶	قدرت والا

۴۵	القدیر	۱۴۹/۴	قدرت والا
۴۶	القدوس	۲۳/۵۹	پاک
۴۷	القریب	۶۱/۱۱	قریب
۴۸	القوی	۱۹/۴۲	زوروالا
۴۹	القهار	۱۶/۴۰	قابو رکھنے والا
۵۰	القیوم	۲۵۵/۲	سنبھالنے والا
۵۱	الکبیر	۹/۱۳	بزرگ
۵۲	الکریم	۴۰/۲۷	سخی
۵۳	اللطیف	۱۴/۶۷	نظر نہ آنے والا
۵۴	المتعال	۹/۱۳	بلند رتبہ
۵۵	المتین	۵۸/۵۱	قوت والا
۵۶	المتکبّر	۲۳/۵۹	بزرگی والا
۵۷	المجیب	۶۱/۱۱	دعا قبول کرنیوالا
۵۸	المجید	۱۵/۸۵	بڑائی والا
۵۹	المصوّر	۲۴/۵۹	صورت بخشنے والا

۶۰	المقیت	۸۵/۴	روزی دینے والا
۶۱	المقتدر	۵۴/۵۵	قدرت والا
۶۲	الملک	۳/۱۱۴	بادشاہ
۶۳	الملیک	۵۵/۵۴	مالک
۶۴	المؤمن	۲۳/۵۹	امن دینے والا
۶۵	المولیٰ	۷۸/۲۲	آقا
۶۶	المهیمن	۲۳/۵۹	محافظ
۶۷	النصیر	۳۱/۴۲	مدد کرنے والا
۶۸	الواحد	۱۶/۴۰	اکیلا
۶۹	الواسع	۲۴۷/۲	وسعت والا
۷۰	الودود	۱۵/۸۶	پیار کرنے والا
۷۱	الوکیل	۱۰۲/۶	کارساز
۷۲	الولیّ	۲۸/۴۲	مددگار
۷۳	الوهّاب	۸/۳	دینے والا

ان کے علاوہ بعض صفات الٰہی مرکب الفاظ میں بیان کیے گئے ہیں۔ مثلاً رفیع الدرجات احسن الخالقین۔ ذوالفضل وغیرہ۔ ان سب کو ملانے سے اسماء حسنیٰ کی تعداد سو تک پہنچ جاتی ہے۔

مخلوق

عالم خلق

اللہ نے پہلے زمین اور آسمانوں کو پیدا کیا۔ یہ عالم خلق ہی۔ پھر اُن کے انتظام اور تدبیر امر کے لیے عرش پر بیٹھا۔ یہ عالم امر ہی۔

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ	تمہارا رب وہ ہی جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن
وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی	میں پیدا کیا پھر عرش پر بیٹھا وہ رات کو دن پر ڈھک
عَلَی الْعَرْشِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ	دیتا ہی اور رات دن کے پیچھے لپکی چلی آرہی ہی اور سورج
حَثِیْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ	اور چاند اور ستارے اُسکے حکم سے کام میں لگے ہوئے ہیں سن رکھو
بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ	کہ اُسی نے پیدا کیا اور اُسی کا حکم (جاری) ہی اللہ برکت والا ہی
رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۵۴	سارے جہانوں کا پروردگار۔

عالم خلق اللہ کی آفرینش ہی اور عالم امر اس کی حکومت اور دونوں اس کے بنائے ہوئے ہیں

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ	کہدے کہ کیا تم اس کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو
الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا	دو دن[1] میں پیدا کیا۔ اور دوسروں کو اس کا ہمسر بناتے ہو
ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۹ وَجَعَلَ فِیْهَا	وہ سارے جہانوں کا پروردگار ہی اُسنے زمین میں اُسکے اوپر سے
رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِیْهَا وَقَدَّرَ	پہاڑ گاڑ دیے اور اسمیں برکت دی اور اسکی پیداوار کا اندازہ
فِیْهَآ اَقْوَاتَهَا فِیْٓ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ ۝۱۰	ٹھرایا یہ کل چار دن میں سوال کرنیوالوں کے لیے یکساں۔

---

[1] سورہ والنازعات کی آیت (وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا) سے یہ خیال کرنا کہ زمین آسمان کے بعد بنائی گئی ہی صحیح نہیں کیونکہ اس میں صرف زمین کے ہموار کرنے کا ذکر ہی نہ کہ اُس کی تخلیق کا۔

ثُمَّ اسْتَوٰى اِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ — پھر آسمان کی طرف رُخ کیا اور وہ دھواں تھا
فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا — اس سے اور زمین سے کہا کہ تم دونوں خوشی یا ناخوشی
قَالَتَا اَتَيْنَا طَائِعِيْنَ ۝ فَقَضٰهُنَّ — سے آؤ ان دونوں نے کہا کہ ہم خوشی سے حاضر ہیں
سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَاَوْحٰى فِيْ كُلِّ — پھر دو دن میں ان کو سات آسمان بنایا۔ اور ہر ایک
سَمَاءٍ اَمْرَهَا ۝ — آسمان میں اپنا حکم اتارا۔

اللہ نے زمین اور آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب چھ دن میں پیدا کیے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ — اور ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے
وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝ — درمیان ہے چھ دن میں پیدا کیا اور ہمکو تکان چھو تک نہیں

ان دنوں کی حقیقت سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ کیونکہ اسوقت نہ سورج تھا نہ چاند
قرآن نے اتنا بتلایا ہے۔

وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا — اور تیرے رب کے نزدیک ایک دن ایسا ہے
تَعُدُّوْنَ ۝ — جیسے تمہارے شمار سے ہزار برس۔

سات آسمان اور سات زمین [۱]

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ — اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان پیدا کیے
مِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ۝ — اور زمین بھی انہیں کے برابر۔

---

[۱] سما کے معنی بلندی کے ہیں اور ارض کے معنی پستی کے۔ زمین کے اوپر ساتوں آسمان سات بلندیاں ہیں اور بالائی سما کے نیچے چھ آسمان معہ زمین کے سات پستیاں اس طرح پر سات آسمان اور ایک زمین سے ملکر سات بلندیوں اور سات پستیوں کی تعداد پوری ہو جاتی ہے۔
نو آسمانوں کا تخیل جن میں کرسی و عرش بھی ایک ایک آسمان قرار دیئے گئے ہیں قرآن کی تصریحات کے بالکل خلاف ہے۔ قرآن میں جہاں جہاں بھی ذکر ہے سات ہی آسمانوں کا ہے۔ کرسی و عرش آسمان نہیں ہیں۔ ان کی تفصیل عالم امر کے بیان میں آئیگی۔

زمین اور آسمان ملے جلے ایک گول مول ڈھیر تھے اللہ نے انکو الگ الگ کیا۔

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ	کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین ملے
وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۳۰/۲۱	جلے ڈھیر تھے ہم نے اُن کو الگ الگ کیا۔

آسمان کے سات طبقات

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۱۵/۷۱	کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کس طرح تہ بر تہ سات آسمان بنائے۔[۵۱]
وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۱۷/۲۳	اور ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنائے۔
وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۳۲/۲۱	اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنایا۔[۵۲]
وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۱۲/۷۸	اور ہم نے تمہارے اوپر سات مضبوط آسمان بنائے۔

آسمان میں شگاف نہیں ہیں

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ	کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اُنکے اوپر آسمان کس طرح
بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۶/۵۰	بنایا ہے اور آراستہ کیا ہے اور اُس میں کوئی شگاف نہیں ہے۔

سورج اور چاند

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَآءً وَّ	وہی ہے جس نے سورج کو تمہارے لیئے روشنی بنایا اور چاند
الْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا	کو نور اور اسکی منزلیں مقرر کردیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور
عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۵/۱۰	حساب معلوم کرلیا کرو۔
وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ	اور سورج اپنے ایک ٹھکانے کی طرف چلا جا رہا ہے[۵۳]

---

۵۱ طباقا کا مفہوم یہ ہے کہ ایک دوسرے کے اوپر نیچے۔ بعد کی آیت میں طرائق کا لفظ ہے جسکے معنی رستوں کے ہیں یعنی سیاروں کے مدار اور افلاک۔

۵۲ عالم بالا سے روزانہ بیشمار تارے ٹوٹتے رہتے ہیں۔ لیکن اللہ نے کرۂ اثیر میں ایسی تاثیر رکھدی ہے کہ وہ ٹکڑے زمین تک پہنچتے پہنچتے ہوا میں جل بجھ کر خاکستر بنجاتے ہیں اور زمین کے باشندے انکی نقصان رسانی سے محفوظ رہتے ہیں بعد کی آیت میں شدادا کے لفظ سے ممکن ہے کہ اسی امر کی طرف

۵۳ ایک معین مدار پر سورج کی حرکت سے یہ خیال ہو سکتا ہے کہ وہ ذاتی نہیں ہے بلکہ قسری ہے جس کا امکان ہے کہ سورج معہ اپنے عوالم کے

تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿۳۶:۳۸﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ
مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿۳۶:۳۹﴾
لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ
وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ
يَسْبَحُونَ[له] ﴿۳۶:۴۰﴾

یہ اندازہ زبردست علم والے اللہ کا باندھا ہوا ہے اور چاند
کی ہم نے منزلیں ٹھہرا دی ہیں یہانتک کہ وہ پلٹ کر کھجور
کی پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔ نہ سورج سے بن پڑتا ہے کہ وہ چاند
تک پہنچ جائے نہ رات دن سے آگے بڑھتی ہے سب اپنے اپنے
دائرے میں تیرتے ہیں۔

رات اور دن

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ﴿۲۱:۳۳﴾

اور وہی ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا
کیا۔ سب ایک ایک دائرے میں تیر رہے ہیں۔

وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ آيَتَيْنِ فَمَحَوْنَا
آيَةَ اللَّيْلِ وَجَعَلْنَا آيَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً
لِتَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوا عَدَدَ
السِّنِينَ وَالْحِسَابَ ﴿۱۷:۱۲﴾

اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا سو رات
کی نشانی کو ہم نے ماند کر دیا اور دن کی نشانی کو روشن تاکہ
تم اپنے پروردگار کا فضل (معاش) تلاش کرو۔ اور برسوں کی
گنتی اور حساب کو جانو۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ
اللَّيْلَ سَرْمَدًا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلٰهٌ
غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُمْ بِضِيَاءٍ أَفَلَا تَسْمَعُونَ ﴿۲۸:۷۱﴾
قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ
سَرْمَدًا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مَنْ إِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ

کہدے کہ دیکھو تو! اگر اللہ ہمیشہ قیامت تک تمہارے
اوپر رات رکھے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے پاس
روشنی لائے۔ کیا تم سنتے نہیں؟ کہدے کہ دیکھو تو! اگر
اللہ ہمیشہ قیامت تک تمہارے اوپر دن رکھے تو اللہ کے
سوا کون معبود ہے جو تمہارے پاس رات لائے جس میں

(بقیہ نوٹ صفحہ ماقبل) کسی اپنے سے بڑے سورج کی کشش پر گھوم رہا ہو۔ اس صورت میں سماء دنیا یعنی قریب ترین بلندی میں وہ سارے افلاک شامل ہونگے جن میں نظام شمسی کے سیارے گردش کر رہے ہیں۔

[له] "وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ" الٹنے پر بھی کل فی فلک ہوتا ہے جس سے ممکن ہے کہ اس امر کی طرف اشارہ ہو کہ سیاروں کی گردش دوری ہے۔

يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ فِيْهِ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ	تم آرام کرو۔ کیا تم دیکھتے نہیں۔ اُسی نے اپنی رحمت سے رات
وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا	اور دن (دونوں) تمہارے لیے بنائے کہ تم آرام بھی پاؤ۔ اور اس کا
فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ	فضل (روزی) بھی تلاش کرو اور تاکہ شکر گزار رہو۔

ماہ و سال

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ	لوگ تجھ سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں کہدو کہ اس سے
لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۱۸۹	لوگوں کے (معاملات) اور حج کے اوقات معلوم ہوتے ہیں[1]
اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا	مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے
عَشَرَ شَهْرًا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ	ہیں اُسی دن سے جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا
وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ	کیا۔ ان (بارہ) میں سے چار حرمت والے ہیں۔
اِنَّمَا النَّسِيْٓءُ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ يُضَلُّ بِهِ	مہینوں کا آگے پیچھے کر دینا کفر میں زیادتی ہے جس سے
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا	کافر گمراہ ہوتے ہیں۔ ایک سال اس کو حلال کر لیتے ہیں اور دوسرے
لِّيُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فَيُحِلُّوْا	سال حرام تاکہ اللہ کے حرام کیے ہوئے (مہینوں) کی گنتی کی مطابقت
مَا حَرَّمَ اللّٰهُ	کر کے جسکو اللہ نے حرام کر دیا ہے اُس کو حلال کر لیں۔[2]

ستارے اور ٹوٹتے ہوئے تارے[3]

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا	وہی ہے جس نے تمہارے لیے ستارے بنائے کہ تم خشکی اور

[1] شرعی مہینہ جس کے حساب سے رمضان کے روزے۔ عید اور حج وغیرہ فرائض ادا کیے جاتے ہیں ہلالی ہے۔

[2] نسی کو گمراہی اسوجہ سے قرار دیا ہے کہ اس سے حلال مہینے حرام اور حرام حلال ہو جاتے ہیں۔ چونکہ کبیسہ میں بھی یہی خرابی پیدا ہو گی اس لیے وہ بھی ناجائز ہوگا اور جس طرح اسلامی مہینہ قمری ہے اسی طرح اُسکا سال بھی قمری ہی ہوگا غالباً اسوجہ سے سابقہ آیت میں حج کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر نہیں کیا کیونکہ اس کی ادائیگی کا تعلق پیداوار سے ہے جو فصل کے اوپر ہوتی ہے اور جس کے لیے فصلی سن کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

[3] ہیئت دانوں نے شہاب ثاقب کے اسباب علل بیان کرنیکی تو کوشش کی ہے لیکن ابتک اُس کی غرض و غایت کا پتہ نہیں لگا سکے ہیں۔

بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۔ ٩٧
تری کی تاریکیوں میں اُن سے رستہ پاؤ۔

إِنَّا زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةِ
ہم نے ورلے آسمان کو ستاروں کی زینت سے

الْكَوَاكِبِ ٦ وَحِفْظًا مِّن كُلِّ شَيْطَانٍ
آراستہ کیا۔ اور ہر سرکش شیطان سے محفوظ کیا۔ وہ

مَّارِدٍ ٧ لَا يَسَّمَّعُونَ إِلَى الْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ
ملاء اعلیٰ کی طرف کان نہیں لگانے پاتے۔ اور

وَيُقْذَفُونَ مِن كُلِّ جَانِبٍ ٨ دُحُورًا
ہر سمت سے اُن کے بھگانے کو شہاب پھینکے جاتے

وَلَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ٩ إِلَّا مَنْ
ہیں اور اُن کے لیے لازمی عذاب ہے۔ مگر جو کوئی کچھ

خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ١٠
اُچک لیتا ہے تو دہکتا ہوا انگارا اُسکے پیچھے لگتا ہے۔

ابر و بارش وغیرہ

وَأَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَأَنزَلْنَا
اور ہم نے بار دار کرنے والی ہوائیں بھیجیں

مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَسْقَيْنَاكُمُوهُ وَمَا أَنتُمْ
اور بادل سے پانی برسایا اُس سے تمکو سیراب کیا

لَهُ بِخَازِنِينَ ٢٢
اور تم نے تو اُس کو نہیں جمع کر رکھا تھا۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يُزْجِي سَحَابًا ثُمَّ
کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ بادل کو ہانکتا ہے

يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا فَتَرَى
پھر اُن کو ملاتا ہے پھر اُن کو تہ بتہ کرتا ہے پھر تو بادل

الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ مِنَ
کے بیچ میں سے مینہ کو نکلتے دیکھتا ہے اور بادل کے (اولوں

السَّمَاءِ مِن جِبَالٍ فِيهَا مِن بَرَدٍ فَيُصِيبُ
کے) پہاڑوں سے اللہ اولے برساتا ہے۔ سو جس پر چاہتا ہے

بِهِ مَن يَشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَن مَّن يَشَاءُ ۔ يَكَادُ
اُن کو گراتا ہے اور جس سے چاہتا ہے اُن کو موڑ دیتا ہے۔

سَنَا بَرْقِهِ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ ٤٣
اُس کی بجلی کی چمک نگاہوں کو اُچکے لیئے جاتی ہے۔

هُوَ الَّذِي أَنزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً
وہی ہے جس نے تمہارے لیے بادل سے پانی برسایا

لَّكُم مِّنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ١٠
جسکو تم پیتے ہو اور جس سے درخت پیدا ہوتے ہیں (جن میں

يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَ	(مویشیوں کو) چراتے ہو اس سے تمہارے لیے کھیتی
النَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ	زیتون، کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے اس میں
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۱۱/۱۶	سوچنے والوں کے لیے بے شک بڑی نشانی ہے۔

زمین

وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا	اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا اور اس میں پہاڑ جما دیے
فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ	اور ہر مناسب چیز اس میں اگائی، اور ہم نے
مَوْزُونٍ ۱۹/۱۵ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ	اس میں تمہارے لیے معاش کی چیزیں رکھ دیں
وَمَنْ لَسْتُمْ لَهُ بِرَازِقِينَ ۲۰/۱۵	اور ان کے لیے بھی جن کو تم روزی نہیں دیتے۔
هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ	وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین کو ہموار کر دیا ہے
ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِنْ رِزْقِهِ ۱۵/۶۷	اس کے اطراف میں گھومو، اور اس کی روزی کھاؤ
وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ بِسَاطًا	اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو فرش بنا دیا ہے
لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۱۹/۷۱	کہ تم اس کے کھلے کھلے رستوں میں چلو۔

سمندر

اللَّهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِيَ	اللہ وہ ہے جس نے سمندر کو تمہارے لیے مسخر کر دیا
الْفُلْكُ فِيهِ بِأَمْرِهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ	کہ اس میں اس کے حکم سے کشتیاں چلیں اور تم روزی
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۱۲/۴۵	تلاش کرو اور تاکہ شکر گزاری کرو۔
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا	دو سمندر نکالے کہ آپس میں ملجاتے ہیں ان دونوں
بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ ۱۹/۵۵	میں ایک ڈھولی ہے جس سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔
وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ هَٰذَا عَذْبٌ	دونوں سمندر برابر نہیں ہیں یہ میٹھا خوش ذائقہ ہے

فُرَاتٌ سَائِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ
وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ
حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۱۲/۳۵

جس کا پینا خوش گوار ہے، اور وہ شور و تلخ، اور تم دونوں
میں سے تازہ گوشت (مچھلیاں) کھاتے ہو اور زیور
(موتی) نکال کر پہنتے ہو۔

دریا اور چشمے وغیرہ

وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ
اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ
تَهْتَدُوْنَ ۱۵/۱۶

اور اُس نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیئے کہ وہ تم کو لیکر
جھکنے نہ پائے اور دریا اور راستے بنا دیئے کہ تم اپنی منزل
مقصود کو پہونچو۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ
مَاءً فَسَلَكَهٗ يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ ۲۱/۳۹

کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے بادل سے پانی برسایا
پھر زمین میں اُس کے چشمے بہائے۔

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ
فَاَسْكَنّٰهُ فِي الْاَرْضِ ۱۸/۲۳

اور ہم نے ایک اندازہ کے ساتھ بادل سے پانی
برسایا پھر اُس کو زمین میں ٹھہرا دیا

وَفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ۳۴/۳۶

اور ہم نے اس میں پانی کے چشمے بہائے

اَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَهَا وَمَرْعٰهَا ۳۱/۷۹

اسی میں سے اُس کا پانی اور چارہ نکالا۔

وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ
الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ
الْمَاءُ ۷۴/۲

بعض پتھر وہ ہیں جن سے چشمے پھوٹ نکلتے
ہیں اور بعض وہ ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور اُنسے
پانی بہنے لگتا ہے۔

معدنیات

وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ فِيْهِ بَاْسٌ
شَدِيْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ

اور ہم نے لوہا اتارا۔ اُس میں بڑا رعب اور
لوگوں کے لیے فائدہ ہے اور اس لیے کہ اللہ جانچے

مَن يَّنصُرُهٗ وَرُسُلَهٗ بِالْغَيْبِ ۲۵/۵۷ — کہ بلا اس کے دیکھے کون اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے
وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ۱۲/۳۴ — اور ہم نے اس کے لیے تانبے کا چشمہ بہا دیا۔
وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ — اور سونے اور چاندی کے ڈھیروں کے ڈھیر
وَالْفِضَّةِ ۱۴/۳ — لگے ہوئے۔
وَمِمَّا يُوقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ — اور ان (دھاتوں) میں بھی جن کو زیور یا دوسرے
ابْتِغَاءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ۱۷/۱۳ — سامانوں کے لیے آگ میں تپاتے ہیں ایسا ہی جھاگ ہوتا ہے

نباتات

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً — اور وہی ہے جس نے بادل سے پانی برسایا پھر
فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا — ہم نے اس سے ہر (روئیدگی) کے کوے نکالے۔ پھر
مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا — ہم نے اس سے ہری ہری شنیاں نکالیں جن سے ہم
وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ — گتھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے گابھے میں
وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ — گچھے جھکے ہوئے اور انگور کے باغ اور زیتون اور انار
مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى — ملتے جلتے اور مختلف جب وہ پھل لائے تو اس کے
ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ۹۹/۶ — پھل کو دیکھو پھر اس کے گدرانے کو
فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ ۲۴/۸۰ — انسان کو چاہیے کہ اپنے کھانے پر نظر ڈالے
۲۵/۸۰ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَاۗءَ صَبًّا ۲۵ ثُمَّ شَقَقْنَا — ہم نے پانی برسایا۔ پھر ہم نے زمین کو پھاڑا اور
الْاَرْضَ شَقًّا ۲۶ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۲۷ وَّ — اس میں دانے اگائے اور انگور اور ترکاری
عِنَبًا وَّقَضْبًا ۲۸ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۲۹ وَّ — اور زیتون اور کھجور اور گھنے گھنے باغ اور
حَدَاۗىِٕقَ غُلْبًا ۳۰ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۳۱ — میوہ اور چارہ تمہارے توشہ کے لیے اور

مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٢﴾	تمہارے مویشیوں کے لیے۔
فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى يُخْرِجُ الْحَيَّ	دانہ اور گٹھلی کا چیرنے والا جو مردہ کو زندہ سے
مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ﴿٩٥﴾	نکالتا ہے اور زندہ کو مردہ سے۔

حیوانات

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ	اور اللہ نے سارے جانداروں کو پانی سے پیدا کیا۔ انہیں
فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ	سے کچھ پیٹ کے بل چلتے ہیں، اور ان میں سے وہ ہیں جو دو
مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ	پاؤں پر چلتے ہیں اور ان میں سے وہ ہیں جو چار پاؤں پر چلتے
عَلٰى اَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿٤٥﴾	ہیں۔ اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔
وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ	اللہ کی نشانیوں میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا
الْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ﴿٢٩﴾	اور ان دونوں میں جانداروں کا پھیلانا۔ [له]
وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ دِفْءٌ وَّ	اور اس نے تمہارے لیے مویشی پیدا کیے جنہیں
مَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٥﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا	تمہاری جڑاول ہے اور جن کو تم کھاتے ہو اور ان سے تمہارے
جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ	لیے رونق ہے جب شام کو لاتے ہو اور جب صبح کو چرائی پر
﴿٦﴾ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا	لیجاتے ہو، وہ تمہارے بوجھ اُن شہروں تک لیجاتے ہیں
بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّكُمْ	جہاں تک تم بلا جانکاہی کے پہنچ نہیں سکتے تھے حقیقت یہ ہے کہ
لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧﴾ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ	تمہارا رب تمہارے اوپر شفقت کرتا ہے اور مہربان ہے، اور گھوڑے
وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً وَيَخْلُقُ	اور خچر اور گدھے کہ تم ان پر سوار ہوتے ہو اور زینت بھی۔ اور وہ

له اب بڑی بڑی دوربینوں سے دیکھنے کے بعد بعض حیاتہ دانوں کو سیاروں میں آبادی کا امکان نظر آنے لگا ہے۔ اور قرآن تصریح کے ساتھ زمین اور آسمان دونوں میں دابہ کا وجود بتاتا ہے۔ آیت ماسبق میں دابہ کی تشریح گزر چکی ہے کہ اس میں انسان، چوپائے اور رینگنے والے جاندار سبھی شامل ہیں۔

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۸/۱۶ — پیدا کریگا وہ چیزیں جن کو تم جانتے نہیں ہو۵؎

اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَی الطَّیْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِیْ — کیا انھوں نے پرندوں پر نظر نہیں ڈالی جو آسمان کی فضا

جَوِّ السَّمَآءِ مَا یُمْسِکُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ۷۹/۱۶ — میں گھرے ہوئے ہیں۔ ان کو اللہ کے سوا کون سنبھالے ہوئے ہے

وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْکُلُوْا — اور وہی ہے جس نے سمندر کو تمہارے قابو میں کر دیا کہ اس سے

مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً — تازہ گوشت کھاؤ اور زیور نکالو جس کو تم پہنتے ہو۔

تَلْبَسُوْنَهَا ۱۴/۱۶

وَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ — اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کے دل میں یہ بات

مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُوْنَ — ڈالدی کہ پہاڑوں میں درختوں میں اور لوگ جو ٹٹیاں بناتے

ثُمَّ کُلِیْ مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُکِیْ سُبُلَ — ہیں ان میں چھتے بنا پھر ہر قسم کے پھلوں کو کھا اور اپنے رب کی

رَبِّکِ ذُلُلًا یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ — راہوں میں سیدھی چلی جا۔ اس کے پیٹ سے مختلف رنگ کی پینے

مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۶۹/۱۶ — کی چیز (شہد) نکلتی ہے جس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا — اور جتنے جاندار زمین پر چلتے ہیں اور جتنے پرندے اپنے دونوں

طٰٓئِرٍ یَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ ۳۸/۶ — بازوؤں سے اڑتے ہیں وہ سب کے سب تمہاری طرح قومیں ہیں

لباس

یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ — اے آدم کے فرزندو! ہم نے تمہارے لیے لباس

لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا وَلِبَاسُ — اتارا ہے جو تمہارے پردہ کی چیزوں کو چھپاتا ہے اور زینت

التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ ۲۶/۷ — ہے اور تقوی کا لباس تو سب سے بہتر ہے۔

وَجَعَلَ لَکُمْ سَرَابِیْلَ تَقِیْکُمُ الْحَرَّ — اور اس نے تمہارے لیے کرتے بنائے جو تم کو گرمی سے

۵؎ اس میں ان سواریوں کی پیشین گوئی ہے جو آیندہ ہونیوالی تھیں۔

وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَأْسَكُمْ ۸۱/۱۶ — بچاتے ہیں اور زرہیں کہ تم کو لڑائی میں زد سے محفوظ رکھتی ہیں

مکان اور خیمے وغیرہ

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا — اللہ نے تمہارے لیئے تمہارے گھروں کو ٹھکانا

وَجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُيُوْتًا — بنایا اور چارپایوں کی کھال سے خیمے جن کو تم اپنے

تَسْتَخِفُّوْنَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ اِقَامَتِكُمْ — سفر اور اقامت کے دن ہلکا پاتے ہو۔ اور اُن کے اون

وَمِنْ اَصْوَافِهَا وَاَوْبَارِهَا وَاَشْعَارِهَا — روؤں اور بالوں سے بہت سے سامان اور کارآمد

اَثَاثًا وَّمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۸۰/۱۶ وَاللّٰهُ جَعَلَ — چیزیں جو ایک وقت تک فائدہ دیتی ہیں۔ اور اللہ نے

لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ — تمہارے لیے اپنی بنائی ہوئی چیزوں سے سائے بنائے

الْجِبَالِ اَكْنَانًا ۸۱/۱۶ — اور پہاڑوں سے چھپ بیٹھنے کی جگہیں۔

جنّ

جن ایک آتشیں مخلوق ہے جس کو اللہ نے انسان سے پہلے آگ سے پیدا کیا۔

وَالْجَآنَّ[1] خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۲۷/۱۵ — اور جن کو ہم نے آدم سے پہلے لُو کی گرمی سے پیدا کیا۔

وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ — اور جن کو آگ کی لو سے پیدا کیا۔

ابلیس کی پیدائش آگ سے ہے

قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۷۶/۳۸ — بولا کہ میں اس سے بہتر ہوں مجھے تو نے آگ سے بنایا اور اُس کو تو نے مٹی سے بنایا۔

---

[1] جان کا لفظ قرآن میں جن کے لیے بھی مستعمل ہوا ہے (فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُسْئَلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ) اُس دن اُس کے گناہ کی بابت کسی جن و انس سے نہیں پوچھا جائیگا۔ اور سانپ کے لیے بھی (فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ) جب اس کو اس طرح چلتے ہوئے دیکھا جیسے سانپ (فَاَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى) اُنھوں نے اپنا عصا پھینکا وہ سانپ بن کر دوڑنے لگا۔

ابلیس جن کی قوم سے ہے۔

كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ ؕ — وہ جن میں سے تھا اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرتابی کی

آتشی جن انسان کو نظر نہیں آتے کیونکہ ابلیس اور اُس کے قبیلہ کے متعلق ہے کہ۔

إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ — وہ اور اُس کا قبیلہ تم کو وہاں سے دیکھتا ہے جہاں سے تم اُن کو نہیں دیکھتے۔

جن عالم بالا کی خبریں سننے آسمان پر جایا کرتے ہیں اور اُنکے اوپر شہاب ثاقب ٹوٹتے ہیں۔

وَلَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَزَيَّنَّاهَا لِلنَّاظِرِينَ ۝ وَحَفِظْنَاهَا مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ۝ إِلَّا مَنِ اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَأَتْبَعَهُ شِهَابٌ مُبِينٌ ۝ — اور ہم نے آسمان میں ستارے بنائے اور دیکھنے والوں کے لیے اُسکو سجایا اور ہر ملعون شیطان سے اُسکی حفاظت کی مگر جو چوری سے سُنے تو اُس کے پیچھے شہاب کا دہکتا ہوا انگارا ہو لیتا ہے۔

جنوں میں سے بعض مسلمان ہیں اور بعض کافر۔

وَأَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ ؕ — اور ہم میں سے کچھ فرمانبردار ہیں اور کچھ نافرمان

جن و انس[1]

وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوزَعُونَ ؕ — اور سلیمان کے لیے اُسکے لشکر جن و انس اور طیر کے جمع کیے گئے، اور وہ صف بصف کھڑے کیے جاتے تھے۔

فوج کے علاوہ ان کے پاس جن کاریگر، معمار اور غوطہ خور وغیرہ بھی تھے۔

وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ — اور کچھ جن ایسے تھے جو اپنے مالک کے حکم سے ان کے

[1] جن کا لفظ قرآن میں صرف مکی سورتوں میں آیا ہے۔ مدنی سورتوں میں کہیں نہیں آیا اور انس کا لفظ بلا جن کے سارے قرآن میں کہیں مستعمل نہیں ہوا ہے اس سے خیال ہو سکتا ہے کہ جن و انس کے الفاظ جہاں جہاں ساتھ ساتھ آئے ہیں وہاں جن کے معنی اس آتشی جن کے نہیں ہیں بلکہ انسانوں ہی کے ایک طبقہ کے ہیں۔

بِاِذْنِ رَبِّهٖ۔ وَمَنْ یَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا	سامنے کام کرتے تھے (انسے کہدیا گیا تھا) کہ ان میں سے جو ہمارے
نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ ۱۲ یَعْمَلُوْنَ	حکم سے کترائیگا اُس کو ہم آگ کا عذاب چکھائیں گے۔ وہ بناتے
لَهٗ مَا یَشَآءُ مِنْ مَّحَارِیْبَ وَتَمَاثِیْلَ وَجِفَانٍ	تھے انکے لیے جو وہ چاہتے تھے یعنی محرابیں اور مورتیں اور لگن حوض
كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ ۱۳	جیسے اور دیگیں ایک ہی جگہ جمی رہنے والی۔

انھیں کو شیطان بھی کہا گیا ہے

وَالشَّیٰطِیْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّغَوَّاصٍ ۳۷	اور (سلیمان کے تابع کردیا ہم نے) شیاطین کو (جو) سب معمار اور غوطہ خور تھے

ان میں سے بعض اسقدر سرکش تھے کہ زنجیروں میں باندھ کر رکھے جاتے تھے۔

وَّاٰخَرِیْنَ مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ۳۸	اور دوسرے (شیاطین بھی) جو زنجیروں میں بندھے رہتے تھے۔
وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِیْرًا مِّنَ	اور ہم نے بہت سے جن و انس جہنم ہی کے لیے پیدا کیے ہیں۔
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ	انکے دل ہیں جنسے وہ سمجھتے نہیں۔ انکی آنکھیں ہیں جنسے وہ
بِهَا وَلَهُمْ اَعْیُنٌ لَّا یُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ	دیکھتے نہیں اور ان کے کان ہیں جنسے وہ سنتے نہیں وہ چوپاؤں
اٰذَانٌ لَّا یَسْمَعُوْنَ بِهَا۔ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ	کی طرح ہیں بلکہ انسے بھی زیادہ گمراہ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو غفلت
بَلْ هُمْ اَضَلُّ۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۱۷۹	میں پڑے ہوئے ہیں۔

ابلیس

ابلیس ایک جن کا نام ہے۔ جب ملائکہ کو حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کریں تو ابلیس نے سرکشی کی جسکی وجہ سے ملعون کرکے ملاء اعلیٰ سے نکال دیا گیا۔

اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ	جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے
خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِیْنٍ ۷۱ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ	ایک انسان بنانیوالا ہوں تو جب میں اسکو درست کرلوں اور اسمیں
وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ	اپنی روح پھونک دوں تو تم اُس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔

فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ
اِبْلِيْسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ
قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا
خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ
مِنَ الْعَالِيْنَ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ
مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ قَالَ فَاخْرُجْ
مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْٓ
اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْٓ
اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ
الْمُنْظَرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۸۱/۳۸

چنانچہ سب کے سب ملائکہ نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے کہ
شیخی میں آگیا اور نافرمان بن بیٹھا۔ اللہ نے کہا کہ اے
ابلیس جس چیز کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اس کو سجدہ
کرنے سے تجھے کون سی چیز مانع ہوئی۔ بولا کہ میں اس سے
بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا ہے اور اس کو مٹی
سے بنایا ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ یہاں سے نکل جا تو ملعون
ہے۔ اور قیامت تک تیرے اوپر میری لعنت رہیگی
بولا کہ اے میرے پروردگار مجھے اس دن تک مہلت
دے جس دن لوگ اٹھا کر کھڑے کیے جائیں گے۔ اللہ
نے فرمایا تجھے اس دن تک مہلت ہے جسکا وقت معلوم ہے

ابلیس نے اعلان کیا۔

قَالَ اَرَءَيْتَكَ هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ
عَلَيَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۶۲/۱۷

بولا کہ دیکھ تو یہی وہ ہے جس کو تو نے مجھ پر بزرگی دی
اگر تو نے مجھے قیامت کے دن تک باقی رکھا تو میں اسکی
نسل کو بجز قدر قلیل کے جڑ سے مٹا کر چھوڑوں گا۔

اللہ نے جواب دیا۔

قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ
فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۶۳/۱۷
وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ
وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشَارِكْهُمْ

اللہ نے کہا کہ جا ان میں سے جو بھی تیری پیروی
کرے گا تو جہنم تم سب کی پوری پوری سزا ہے ان میں
سے جس کو بن پڑے اپنی باتوں سے بہکا اور ان پر اپنے سوار اور
پیادے چڑھا لا اور ان کے مال و اولاد میں ساجھی بن

فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ وَمَا یَعِدُ	اور انہیں وعدے دلا اور شیطان کے وعدے ان
هُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۶۴/۱۷	لوگوں سے تو دھوکے ہی کے ہوتے ہیں۔

اس کے بعد آدم کو ہدایت فرمائی۔

یٰٓاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ	اور اے آدم! تو مع اپنی بیوی کے جنت میں رہ
الْجَنَّةَ فَکُلَا مِنْ حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا	اور جہاں سے تم دونوں چاہو کھاؤ۔ مگر اُس درخت کے
هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ	قریب نہ پھٹکنا ورنہ دونوں اپنے اوپر ظلم کر لوگے پھر
۲۰ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّیْطٰنُ لِیُبْدِیَ لَهُمَا	شیطان نے انہیں ورغلایا تاکہ ان کے سامنے انکی شرمگاہوں
مَا وٗرِیَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ مَا	کو ظاہر کر دے جو ان سے چھپی ہوئی تھیں اور کہا کہ تم کو اس درخت
نَهٰکُمَا رَبُّکُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ	سے تمہارے پروردگار نے اسلئے روکدیا ہے کہ کہیں تم فرشتے یا ہمیشہ
اَنْ تَکُوْنَا مَلَکَیْنِ اَوْ تَکُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِیْنَ	رہنے والے نہ ہو جاؤ۔ اور ان دونوں سے قسم کھائی کہ میں تمہارا
۲۱ وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّیْ لَکُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ	خیر خواہ ہوں اور دھوکا دیکر ان کو مائل کیا سو جب ان دونوں
۲۲ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ	نے اس درخت کو چکھا تو انکی شرمگاہیں انکو نظر آنے لگیں اور وہ
بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا یَخْصِفٰنِ	دونوں جنت کے پتے اُن پر لگے چپکانے اور اُن کے پروردگار نے
عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ	اُن کو پکارا کہ کیا میں نے تم کو اس درخت سے منع نہیں کیا تھا
اَلَمْ اَنْهَکُمَا عَنْ تِلْکُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ	اور کہہ نہیں دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔ ان
لَّکُمَآ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمَا عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۲۲	دونوں نے کہا کہ اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں
قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا	پر ظلم کیا اور اگر تو نہیں بخشے گا اور ہم پر رحم نہیں کریگا تو ہم
وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۲۳ قَالَ	خسارہ میں رہیں گے۔ اللہ نے فرمایا کہ تم اترو ایک دوسرے
اهْبِطُوْا بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَکُمْ فِی الْاَرْضِ	کے دشمن اور تم کو ایک وقت تک زمین پر رہنا ہوگا۔ اور

مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ ۲۴ — اسی میں تمہارے لیے سامان ہے۔

یہ معاملہ صرف آدم کے ساتھ نہیں بلکہ آدم کی ذات میں ہر فرزند آدم کے ساتھ تھا۔

وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ — اور ہم نے تم کو پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں بنائیں

ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا — پھر فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو چنانچہ سب نے سجدہ

اِلَّآ اِبْلِيْسَ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۱۱ — کیا مگر ابلیس کہ اس نے سجدہ نہیں کیا۔

ہبوط کے وقت آدم کی اولاد کو اللہ نے وصیت کی۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ — اے آدم کے فرزندو! کہیں شیطان اسی طرح تم کو

كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا — بھی نہ بہکائے جس طرح اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے

لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ۭ اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ — نکلوا دیا۔ ان سے ان کے لباس اتروائے کہ ان کو ان کی

هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ۭ اِنَّا — شرمگاہیں دکھلائے وہ اور اس کا قبیلہ تم کو وہاں سے دیکھتا

جَعَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ لِلَّذِيْنَ لَا — ہے جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھتے۔ ہم نے شیطانوں کو انہیں

يُؤْمِنُوْنَ ۲۷ — لوگوں کا دوست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے ہیں۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ — اے بنی آدم اگر تمہارے پاس تمہیں میں سے رسول آئیں

مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى — (اور) میری آیتیں تم کو سنائیں تو جو کوئی تقویٰ اختیار کرے گا اور

وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ — عمل) کو ٹھیک کر لے گا ان کے اوپر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ

۳۵ وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ — رنجیدہ ہوں گے اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلائیں گے اور ان سے

اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۳۶ — اکڑ بیٹھیں گے سو وہی دوزخی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

لیکن ان تمام تنبیہوں کے باوجود بنی آدم کی غفلت شعاری سے ابلیس نے اپنا قول سچ کر دکھایا۔

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ ظَنَّهُ — اور ابلیس نے جو گمان اُن کی بابت کیا تھا اُس کو سچ

فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۲۰/۳۴ — کر دکھایا بجز ایمان والوں کے ایک گروہ کے سب اُسکے پیچھے ہو گئے

قیامت کے دن فیصلہ کے بعد شیطان کہیگا۔

وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الْأَمْرُ — جب فیصلہ ہو چکیگا تو شیطان کہیگا کہ اللہ نے تم سے سچا

إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدتُّكُمْ — وعدہ کیا تھا۔ اور مینے تم سے وعدہ کیا تھا تو وعدہ خلافی کی اور

فَأَخْلَفْتُكُمْ ۖ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ — تمہارے اوپر کوئی زور نہ تھا سوائے اسکے کہ میں نے تمکو پکارا اور تم نے

إِلَّا أَن دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي ۖ فَلَا تَلُومُونِي — میری بات مان لی اسلیے مجھے ملامت کرو بلکہ خود اپنے آپ کو ملامت

وَلُومُوا أَنفُسَكُم ۖ مَّا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا — کرو۔ میں نہ تمہاری فریاد رسی کر سکتا ہوں نہ تم میری فریاد رسی

أَنتُم بِمُصْرِخِيَّ ۖ إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ — کر سکتے ہو۔ تم نے جو پہلے مجھے شریک بنایا تھا میں اس سے

مِن قَبْلُ ۗ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۲۲/۱۴ — انکار کرتا ہوں ظالموں کیلیے قیامت میں دردناک عذاب ہے۔

شیطان

سب سے پہلا اور سب سے بڑا شیطان ابلیس ہے جو اپنی سرکشی کی وجہ سے بارگاہ الٰہی سے ملعون ہوا۔ قرآن میں جابجا اس کو شیطان کہا گیا ہے۔

يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ — اے بنی آدم! کہیں شیطان اسی طرح تمکو نہ دہوکا دے جسطرح

كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ الْجَنَّةِ ۲۷/۷ — اس نے تمہارے والدین کو بہشت سے نکلوایا۔

اس کے علاوہ جو بھی حق سے سرکشی کرے وہ شیطان ہے خواہ جن ہو خواہ انسان۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا — اسی طرح ہم نے سرکش انسانوں اور جنوں

شَيَاطِينَ الْإِنسِ وَالْجِنِّ ۱۱۲/۶ — کو ہر نبی کا دشمن بنایا۔

وہ جن جو آسمانوں کی خبریں لیکر کاہنوں کو پہنچاتے تھے اُن کو بھی شیطان کہا گیا ہے۔[۵۱]

۵۱ کاہن مشرکوں کے مذہبی پیشوا تھے اور غیب دانی کے مدعی۔

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ — کیا میں تم کو بتاؤں کہ کس پر شیطان اترتے ہیں

۲۲۱ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ۲۲۲ يُّلْقُوْنَ — وہ اترتے ہیں ہر جھوٹے گنہگار پر سُنی سُنائی باتیں اُن پر

السَّمْعَ وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۲۲۳ — ڈال دیتے ہیں۔ اور اُن میں سے اکثر جھوٹے ہیں۔

منافقوں کے سرغنوں کے لیے بھی شیطان کا لفظ بولا گیا ہے

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا — اور جب وہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں

وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ — کہ ہم ایمان لائے ہیں اور جب اپنے سرغنوں سے تنہائی میں

اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۱۴ — ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو (اُنکے ساتھ) ہنسی کرتے ہیں

شیطان کے معنی سانپ کے بھی ہیں۔ شجرۃ الزقوم یعنی ناگ پھنی تھوہڑ کے متعلق قرآن میں ہے

اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۶۴ — وہ ایک درخت ہے جو دوزخ کی تلی میں اُگتا ہے اُس کا سر ایسا

طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۶۵ — ہوتا ہے جیسے سانپ کا سر

اس آیت میں اگر شیطان کے معنی ابلیس کے لیے جائیں جس کو کسی نے دیکھا نہیں ہے تو تشبیہ بلاغت کے خلاف ہوگی جو قرآن کی شان کے منافی ہے۔ اس لیئے یہاں سانپ کے سوا دوسرے معنی ہو ہی نہیں سکتے[1]۔

---

[1] حضرت ایوب علیہ السّلام کے ذکر میں بھی شیطان کے یہی معنی ہیں۔

واذکر عبدنا ایوب اذ نادی ربہ اَنّی — اور ہمارے بندہ ایوب کو یاد کر جب اُس نے اپنے رب کو پکارا کہ مجھے

مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ۴۱ — سانپ نے ایذا اور تکلیف پہنچائی

کیونکہ ابلیس کو اللہ نے اپنے مخلص بندوں پر کسی قسم کا تسلط نہیں دیا ہے کہ وہ اُن کو کوئی تکلیف پہنچا سکے۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ۴۲ — حقیقت یہ ہے کہ میرے بندوں پر تیرا کوئی زور نہیں ہے۔

اِنَّهٗ لَیْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰی — اس کا غلبہ ان لوگوں پر نہیں ہے جو ایمان لاتے ہیں اور اپنے رب

رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ ۹۹ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَی الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَهٗ — پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اس کا غلبہ صرف اُن لوگوں پر ہے جو اُس کا ساتھ

وَالَّذِیْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِکُوْنَ ۱۰۰ — دیتے ہیں اور اُن پر ہے جو اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔

آیت بالا میں بھی شیطان کے معنی سانپ ہی کے ہیں۔

قرین

یہ خیال کہ ہر انسان کے ساتھ اُس کا ایک ہمزاد جن یا شیطان ہوتا ہی قرآن سے ثابت نہیں قرآن میں صرف قرین کا ذکر ہی۔ قرین کے معنی ساتھی کے ہیں، اللہ کی یاد سے روگردانی کرنے والے کے ساتھ ایک شیطان لگا دیا جاتا ہی تاکہ اس کو کفر میں پھنسائے رکھے۔

وَمَن يَعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ	اور جو کوئی اللہ کی یاد سے اغماض کرتا ہی تو ہم اُس پر
لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ۳۶ وَإِنَّهُمْ	ایک شیطان تعینات کر دیتے ہیں سو وہ اُسکے ساتھ رہتا ہی
لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم	اور وہ (شیاطین) اُن (غافلوں) کو اللہ کی راہ سے روکتے رہتے
مُّهْتَدُونَ ۳۷	ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں۔
وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُم مَّا بَيْنَ	اور ہم نے اُن کافروں کے ساتھ بُرے ہمنشین تعینات
أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۲۵	کر دیئے سو انھوں نے انکے اگلے اور پچھلے کام سب اُنکی نظر میں اچھے کر دکھائے

یہ قرین قیامت کے دن کہیگا۔

وَقَالَ قَرِينُهُ رَبَّنَا مَا أَطْغَيْتُهُ وَلَٰكِن	اسکا ساتھی شیطان کہیگا کہ اے ہمارے پروردگار میں نے تو
كَانَ فِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ ۲۷	اس کو سرکش نہیں بنایا بلکہ یہ خود پرلے درجہ کی گمراہی میں تھا۔

اہل ایمان کے ساتھی جو ان کو بہکاتے ہیں ان کے لیے بھی قرین کا لفظ آیا ہی۔

قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ إِنِّي كَانَ لِي قَرِينٌ ۵۱	ایک کہنے والا ان میں سے کہیگا کہ میرا ایک ساتھی تھا

بقیہ نوٹ صفحہ ۴۴۔ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ	جو لوگ سود کھاتے ہیں اس طرح اُٹھیں گے جیسے وہ شخص جسکو سانپ
إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۲۷۵	نے کاٹ کر بیہوش بنا دیا ہو۔

کیونکہ شیطان کے جو کام قرآن میں بیان کیے گئے ہیں وہ یہ ہیں کہ دلمیں وسوسہ ڈالتا ہی برائی کی طرف مائل کرتا ہی۔ بُرے کاموں کو نگاہوں میں اچھا کر دکھاتا ہی۔ فریب دیتا ہی۔ اللہ کی راہ سے بھٹکاتا ہی اور دھوکے میں پھنسائے رکھتا ہی۔ اس کو یہ طاقت نہیں دی گئی ہی کہ کسی کو چھو کر خبطی بنادے۔ یہ مار گزیدہ ہی ہی جس پر غفلت چھا جاتی ہی اور بیہوشی میں رہ رہ کر زور زور سے جھجکتا ہے۔

يَقُولُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِينَ ۝٥٢ اَاِذَا	وہ مجھ سے کہا کرتا تھا کہ کیا تو اس بات کو سچ مانتا
مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا اَئِنَّا لَمَدِينُونَ	ہے کہ جب ہم مٹی اور ہڈی ہو جائیں گے تو پھر ہم کو اٹھا کر
۝٥٣ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُونَ ۝٥٤ فَاطَّلَعَ	بدلا دیا جائے گا۔ وہ کہیگا کہ تم بھی جھانکو۔ وہ جھانکیگا اور
فَرَاٰهُ فِي سَوَاءِ الْجَحِيمِ ۝٥٥	اس کو جہنم کی تہ میں دیکھیگا۔

گنہگار قیامت کے دن افسوس کے ساتھ کہیں گے۔

وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ	اس دن گنہگار اپنے ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا کہ
يَقُولُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ	کاش میں بھی رسول کے ساتھ رستہ سے لگ جاتا۔
سَبِيلًا ۝٢٧ يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِي لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا	ہائے میری کم بختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا
خَلِيلًا ۝٢٨ لَقَدْ اَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ	ہوتا۔ اس نے نصیحت آ جانے کے بعد مجھے اس سے برگشتہ
اِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ	کرا دیا اور شیطان تو انسان کو رسوا کرنے والا ہے۔
خَذُولًا ۝٢٩	

یہ قرین جن بھی ہوتے ہیں اور انسان بھی۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا اَرِنَا الَّذَيْنِ	اور کافر کہیں گے کہ اے ہمارے رب جن
اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا	اور انسان جنھوں نے ہمیں گمراہ کیا انھیں ہم کو بھی دکھا
تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْاَسْفَلِينَ ۝٢٩	کہ اپنے پیروں تلے ان کو روندیں کہ وہ ذلیل ہو جائیں۔

آدم

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّي	اور جس وقت کہ تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں
جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيفَةً[1] قَالُوا اَتَجْعَلُ	زمین میں ایک بادشاہ بنانے والا ہوں وہ بولے کہ

[1] خلافت کے معنی جانشینی کے ہیں۔ اور خلافت فی الارض کے معنی ایک کی جگہ دوسرے کو زمین کا بادشاہ بنانا۔

فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَ
نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ
اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۳۰ وَعَلَّمَ اٰدَمَ
الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ
فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ
۳۱ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۳۲ قَالَ يٰٓاٰدَمُ
اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ
بِاَسْمَآئِهِمْ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ
غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ
وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۳۳
وَلَقَدْ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ
فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ۱۱۵ وَاِذْ قُلْنَا
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ
اِبْلِيْسَ اَبٰى ۱۱۶ فَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا
عَدُوٌّ لَّكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا
مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ۱۱۷ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ

کیا تو اُس میں ایسے شخص کو بادشاہ بنائیگا جو فساد پھیلاوی
اور خونریزی کرے حالانکہ ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح و
تقدیس کرتے ہیں۔ اللہ نے کہا کہ جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے
اور اُسنے آدم کو کل چیزوں کے سارے نام سکھا دئیے پھر ان چیزوں
کو فرشتوں کے سامنے پیش کر کے کہا کہ اگر تم سچے ہو تو انکے نام
بتاؤ۔ وہ بولے کہ تو پاک ہے جو تو نے ہمکو بتایا ہے اُسکے سوا ہم کچھ
علم نہیں رکھتے تو ہی علم و حکمت والا ہے۔ اللہ نے کہا کہ ای آدم
ان کو ان چیزوں کے نام بتا۔ سو جب آدم نے ان کو اُن کے
نام بتا دئیے تو اللہ نے فرمایا کہ کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا
کہ میں آسمانوں اور زمین کے غیب کو جانتا ہوں اور جو کچھ تم
ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو ان سب کو جانتا ہوں۔
اور ہم نے پہلے سے آدم سے عہد لیا تھا سو اُس نے
بھلا دیا اور ہم نے اس میں استقلال نہ پایا اور جب ہم نے
فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا
مگر ابلیس کہ انکار کر بیٹھا۔ ہم نے کہا اے آدم! یہ تیرا اور
تیری بیوی کا دشمن ہے سو تمھیں کہیں جنت سے نکلوا
نہ دے کہ تمہاری شامت آجائے گی جنت میں تو تم نہ بھوکے

بقیہ نوٹ صفحہ ماقبل۔ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۱۴ — پھر ان کے بعد زمین میں ہم نے تم کو جانشین بنایا کہ دیکھیں کس طرح کام کرتے ہو۔

حضرت آدم اپنے سے پہلے ساکنان زمین کے بجائے بادشاہ بنائے گئے تھے۔ نیابت حق یا خلافت الٰہی کا خیال صحیح نہیں ہے کیونکہ اللہ جسکی شان یہ ہے کہ "وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ"، اُس کا جانشین کوئی کیونکر ہو سکتا ہے۔

فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَاَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِيْهَا وَ	رہتے ہو نہ ننگے اور نہ پیاسے ہوتے ہو نہ دھوپ میں رہتے
لَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ	ہو۔ شیطان نے آدم کو بہکایا اور کہا کہ اے آدم چاہو تو تم کو ہمیشگی
قَالَ يٰٓاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ	کا درخت بتا دوں اور ایسی سلطنت جو کبھی نہ مٹے ان دونوں
وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا	نے اس درخت (کے پھل) کو کھا لیا۔ بس ان کے اوپر انکی
سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ	شرمگاہیں ظاہر ہو گئیں اور دونوں اُن پر جنت کے پتے
وَّرَقِ الْجَنَّةِ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾	چپکانے لگے۔ آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی سو بھٹک گیا
ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدٰى ﴿۱۲۲﴾	پھر اُس کے پروردگار نے اس کو برگزیدہ کیا اس کی توبہ قبول
قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ	کی اور راہ دکھائی۔ کہا کہ تم دونوں اتر جاؤ ایک دوسرے
فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ	کے دشمن۔ اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے
هُدَاىَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ﴿۱۲۳﴾ وَمَنْ	تو جو میری ہدایت پر چلیگا وہ نہ گمراہ ہوگا نہ بدبخت۔ اور
اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا	جو میری نصیحت سے مونھ پھیریگا تو اُس کی زندگی تنگی
وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ	میں گزریگی اور ہم قیامت کے دن اُس کو اندھا اٹھائیں گے
لِمَ حَشَرْتَنِىْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿۱۲۵﴾	وہ کہیگا کہ اے رب مجھے تو نے اندھا کیوں اٹھایا میں تو بینا تھا
قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ	اللہ فرمائیگا کہ ایسا ہی (ہونا چاہیئے تھا) ہماری آئتیں تیرے پاس
الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿۱۲۶﴾	آئیں تو نے اُن کو بھلا دیا۔ اسی طرح آج تو بھلا دیا جائیگا۔

آدم کے گناہ کو اللہ نے معاف نہیں کیا ورنہ اُن کو جنت سے نہ نکالتا۔ صرف اُن کی توبہ قبول کی اور ہدایت کا رستہ دکھایا۔ اور جنت میں واپس پہنچنے کے لیے ایمان اور عمل صالح کی شرط لگا دی

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِىْٓ اَحْسَنِ	ہم نے انسان کو بہتر سے بہتر ساخت میں پیدا کیا

تَقْوِيْمٍ ﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ﴿۵﴾	پھر ہم نے نکتے سے کمتر درجہ میں اس کو لوٹا دیا بجز ان
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ	لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنھوں نے اچھے عمل کیے
اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿۶﴾	کہ ان کے لیے بے انتہا اجر ہے۔

تخلیق انسان

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ	انسان کے اوپر زمانہ کا ایک ایسا دور گزر چکا ہے
الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ﴿۱﴾[۱]	کہ وہ کوئی قابل ذکر شے نہ تھا۔
وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا[۲] ﴿۱۷﴾	اور اللہ نے تم کو زمین سے اگایا۔
وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾	اور اس نے تم کو کئی کئی طرح سے پیدا کیا۔
وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷﴾	اور اللہ نے انسان کی پیدائش مٹی سے شروع کی
ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۸﴾	پھر اس کی نسل (مٹی کے جوہر یعنی حقیر پانی (نطفہ) سے بنائی
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ	اور ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا پھر اس کو ایک
طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ	محفوظ جگہ میں نطفہ بنا کر رکھا۔ پھر نطفہ کو ہم نے لوتھڑا
﴿۱۳﴾ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا	بنایا۔ پھر لوتھڑے کو بوٹی بنایا۔ پھر بوٹی کی ہڈیاں
الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا	بنائیں پھر ہم نے ہڈیوں پر گوشت چڑھایا۔ پھر ہم نے
فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا	اس کو ایک نئی مخلوق بنایا۔ اللہ برکت والا ہے جو
اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾	سب سے بہتر بنانے والا ہے۔
يَخْلُقُكُمْ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا	وہ تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین تاریکیوں

[۱] انسان پیدا ہونے سے پہلے کوئی قابل ذکر شئی تھا، مگر معدوم محض نہیں تھا چنانچہ وہ اس حالت میں "اموات" یعنی بے جان کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے
كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ﴿۲۸﴾ — تم بے جان تھے تم کو زندہ کیا پھر موت دیگا اور پھر جلائے گا۔

[۲] یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت نظریۂ ارتقا کے سمجھنے والوں کے لیے نہایت معنی خیز ہے۔

مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِي ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ ۝ میں ایک خلقت سے دوسری خلقت میں پیدا کرتا جاتا ہے۔

جملہ انسانوں کی تخلیق نفس واحد سے ہوئی۔

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ — وہ ہی ہے جس نے تمکو نفس واحد سے پیدا کیا اور اسی

وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۝ — سے اُس کا جوڑا پیدا کیا تاکہ اُس کے پاس آرام لے۔

نفخ روح

ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ ۝ — پھر اُس کو ٹھیک کیا اور اس کے اندر اپنی روح پھونکی

نسب اور رشتہ

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا — وہی ہے جس نے پانی (نطفہ) سے آدمی کو پیدا کیا او

فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۝ — اسی تعلق کو نسب اور رشتہ بنا دیا۔

جملہ انسانی قومیں ایک ہی برادری ہیں۔ ان میں خاندانوں کا اختلاف تعارف کے لیے ہی شرافت کے لیے نہیں ہے۔ شرافت یعنی بزرگی کا مدار صرف تقویٰ پر ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ — لوگو! ہم نے تم کو ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا

وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ — اور تمہاری برادریاں اور کنبے بنا دیئے کہ آپس میں شناخت رکھو

لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ ۝ — تم میں سب سے زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے

یہود و نصاریٰ کے نسبی فخر کا ابطال

وَقَالَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى نَحْنُ — اور یہود اور نصارا کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اُس کے

أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبَّاؤُهُ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ — پیارے ہیں کہدو کہ پھر وہ کیوں تمہارے گناہوں کی بدولت تمکو

بِذُنُوبِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ بَشَرٌ مِمَّنْ خَلَقَ ۝ — سزا دیتا ہے بلکہ تم بھی انھیں انسانوں میں سے ہو جن کو اللہ نے پیدا کیا ہے

نسب اور رشتے جیتے جی تک کے لیے ہیں۔

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ	پھر جب صور پھونکا جائیگا تو اُن کے درمیان میں کوئی
بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ	رشتہ نہ رہیگا اور نہ وہ ایک دوسرے کی بات پوچھینگے جنکا
ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾	(نیکی کا پلہ) بھاری ہوگا وہ کامیاب ہونگے اور جن کا ہلکا
وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ	ہوگا وہ وہی ہیں جنہوں نے اپنے کو برباد کیا- وہ ہمیشہ
خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾	جہنم میں رہیں گے-
لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ	تمہارے رشتے اور تمہاری اولاد قیامت کے دن
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ﴿۳﴾	ہرگز تم کو نفع نہیں پہنچائیں گے

انسانی کمزوریاں

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾ اِذَا	انسان بڑا تھڑولا پیدا کیا گیا ہے جب اُسکو نقصان پہنچتا
مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوْعًا ﴿۲۰﴾ وَّاِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًا ﴿۲۱﴾	ہے تو گھبرا اٹھتا ہے اور جب فائدہ پہنچتا ہے تو بخیلی کرنے لگتا ہے-
خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ﴿۳۷﴾	انسان جلدبازی کا پتلا بنایا گیا ہے-
وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ﴿۲۸﴾	اور انسان کمزور بنایا گیا ہے
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ كَبَدٍ ﴿۴﴾	ہم نے انسان کو مصیبت زدہ پیدا کیا ہے-
وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا ﴿۵۴﴾	اور انسان سب چیزوں سے زیادہ جھگڑالو ہے
وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ	اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو وہ روگردانی
وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ	اور کنارہ کشی کرتا ہے اور جب اس پر مصیبت آتی ہے تو لمبی
عَرِیْضٍ ﴿۵۱﴾	چوڑی دعائیں مانگنے لگتا ہے-

تخلیقِ انسان کی غرض

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾	میں نے جن و انس کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری بندگی کریں

بارِ امانت

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ	ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا
وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا	ان سب نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور ڈر گئے۔ اور
وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ	آدمی نے اسے اٹھا لیا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ ظالم
ظَلُومًا جَهُولًا ۔ لِيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنَافِقِينَ	اور جاہل ہے۔ تاکہ اللہ منافق مردوں اور عورتوں
وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ	اور مشرک مردوں اور عورتوں کو سزا دے
وَيَتُوبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ	اور مومن مردوں اور عورتوں کی توبہ قبول کرے
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿۷۳﴾	اللہ غفور رحیم ہے۔

امانت پیش کرنے کی غرض یہ بتائی گئی کہ منافقوں اور مشرکوں کو سزا دی جائے اور مومنوں کو جزا۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ امانت دین ہے جس کے ماننے والے کو جزا اور منکر کو سزا ملتی ہے۔

انسان پر اللہ کے انعامات

وَاللّٰهُ أَخْرَجَكُمْ مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ	اور اللہ نے تم کو تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے
لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ	نکالا تم کچھ نہ جانتے تھے اور تمہارے لیے کان بنائے
وَالْأَفْئِدَةَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿۷۸﴾	آنکھیں اور دل کہ تم شکر گزاری کرو۔
يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ	اے انسان! تجھے اپنے رب کریم کے آگے کس چیز نے گستاخ بنایا
الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾	اس نے تجھے پیدا کیا پھر تجھ کو درست کیا پھر تیرے جوڑ بند مناسب بنائے
وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ [1] الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ﴿۴﴾	اور تیرا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ سے علم سکھایا

[1] ماقبل کی آیت میں اللہ نے انسان کو پیدا کرنے پر اپنے آپ کو کریم کہا۔ اور اس آیت میں علم عطا کرنے پر اپنی شان میں تفضیل کا صیغہ اکرم استعمال فرمایا جس سے اس امر کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ تشریف علم خلقت وجود سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝	اور انسان کو وہ چیزیں سکھائیں جن کو وہ نہیں جانتا تھا۔
وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ	اور بے شک ہم نے بنی آدم کو برتری دی اور
فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	خشکی اور تری میں ان کو سوار کرایا۔ اور پاک چیزوں کی روزی
وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا ۝	انکو دی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر ہم نے انکو فضیلت بخشی[له]
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا	اور اللہ نے خود تمھیں میں سے تمہاری بیویاں پیدا کیں
وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ بَنِيْنَ وَحَفَدَةً	اور تمہاری بیویوں سے تم کو بیٹے اور پوتے دیے اور پاک
وَّرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۝	چیزیں کھانے کو عطا فرمائیں۔
اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ	اللہ وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا
وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ	اور بادل سے پانی برسایا پھر اُس سے تمہاری روزی
بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ	کے لیے پھل نکالے، اور کشتیوں کو تمہارے قابو میں کر دیا کہ
لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ	اُسکے حکم سے سمندر میں چلیں اور ندیوں کو تمہارے اختیار
۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَاۗىِٕبَيْنِ	میں کر دیا۔ اور سورج اور چاند کو تمہارے کام میں لگا دیا کہ وہ
وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۝ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ	دونوں گھوم رہے ہیں اور رات اور دن کو تمہارے کام
كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ	میں لگا دیا۔ اور جو کچھ تم نے مانگا وہ سب تم کو دیا اور اگر تم
لَا تُحْصُوْهَا ۝	اللہ کی نعمتیں گنو تو نہیں گن سکتے۔
وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ	اور وہی ہے جس نے سمندر کو تمہارے قابو میں کر دیا کہ اُس
لَحْمًا وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا وَتَرَى	سے تازہ گوشت کھاؤ اور زیور نکالو جس کو تم پہنتے ہو تم اُس میں
الْفُلْكَ فِيْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ	کشتیوں کو دیکھو گے کہ پانی چیرتی ہوئی جا رہی ہیں اور اسلیے

له بنی آدم کو اللہ نے بہت سی مخلوقات پر عزت بخشی ہے مگر کل مخلوقات سے انکا اشرف ہونا ثابت نہیں بہت ممکن ہے کہ بعض عوالم میں سے کسی عالم میں اس سے بہتر مخلوق موجود ہو

وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۱۴ | کہ تم اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو اور شکر کرو۔
وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي | آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ سب کا سب اللہ
الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ ۱۳ | نے تمہارے قابو میں کر دیا ہے۔
وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ | اور اُس نے چوپائے تمہارے لیے پیدا کیے جیس تمہاری
وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۵ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ | جڑاول ہے اور فائدے ہیں اور اُن کو تم کھاتے ہو۔ اس میں
تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۶ وَتَحْمِلُ | تمہارے لیے زینت ہے جب شام کو اُن کو لاتے ہو اور جب صبح
اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ | کو انکو چرائی پر لیجاتے ہو۔ وہ تمہارے بوجھ اس شہر تک لیجاتے
الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۷ | ہیں جہاں تم بلا جان کاہی کے پہنچ نہیں سکتے تھے اور بیشک
وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً | تمہارا رب شفقت کرنیوالا مہربان ہے اور گھوڑے اور خچر اور گدھے تمہاری
وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۸ | سواری اور آرائش کے لیے اور وہ چیزیں پیدا کریگا جنکو تم نہیں جانتے ہو
وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۵۳ | اور تمہارے پاس جو کچھ نعمتیں ہیں سو اللہ کی طرف سے ہیں۔

انسانی معاشرت

سارے انسان ایک ہی نفس سے پیدا کیے گئے ہیں۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ | لوگو! اپنے رب کا ڈر رکھو جس نے تم کو ایک نفس
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا | سے پیدا کیا اور اُسی سے اُس کی بیوی پیدا کی اور ان دونوں
زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۱ | سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیئے۔

وحدت نسل کی وجہ سے کل انسان برابر ہیں اور انسانیت کے لحاظ سے ایک دوسرے کے حق میں کسی امتیاز کی گنجائش نہیں۔

غلامی کا انسداد۔

ایک انسان کا دوسرے کو غلام بنانا فطرت کے خلاف ہے۔ لیکن دنیا میں غلامی رائج ہوگئی تھی۔ اور نزول قرآن کے زمانہ میں عربوں کے پاس بھی مملوک تھے، قرآن نے بعض مصالح کی وجہ سے اُن مملوکوں پر جو اُن کی غلامی میں آچکے تھے اُن کی ملکیت کو بدستور رہنے دیا[1]۔ مگر اُن کی آزادی کے لیے بھی بہت سی راہیں نکال دیں۔ اول یہ کہ انسان کی شکرگذاری کے واجبات میں سب سے مقدم اسی کو رکھا۔

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ﴿۸﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ﴿۹﴾ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴿۱۰﴾ فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ﴿۱۱﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ﴿۱۲﴾ فَكُّ رَقَبَةٍ ﴿۱۳﴾

کیا ہم نے انسان کو دو آنکھیں و زبان اور دو ہونٹ نہیں دیئے۔ اور بھلائی اور برائی کے راستے اس کو نہیں بتائے۔ پھر بھی وہ نیکی کی گھاٹی میں ہو کر نہ نکلا۔ اور نہیں معلوم ہو کہ وہ گھاٹی کیا ہے۔ گردن کو غلامی سے آزاد کرنا۔

دوم یہ کہ زکوۃ کے آٹھ مصارف میں سے ایک مصرف اُس کے لیے مخصوص فرمایا۔

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ﴿۶۰﴾

زکوۃ تو بس فقیروں کا حق ہے اور مسکینوں کا ہے اور اُن لوگوں کا جو زکوۃ کا کام کرتے ہیں اور ان لوگوں کا جن کے دلوں کا مائل کرنا منظور ہو اور (غلاموں کی) گردنوں کے آزاد کرانے اور مقروضوں کی مدد) اور فی سبیل اللہ اور مسافروں (کے لیے بھی)۔

سوم یہ کہ اسی کو بعض بعض خطاؤں کا کفارہ قرار دیا مثلاً قتل خطا۔ ظہار۔ اور یمین۔

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ﴿۹۲﴾

اور جو کوئی غلطی سے کسی مسلمان کو قتل کردے تو ایک مومن بردہ آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو اگر انھوں نے معاف نہ کیا ہو خوں بہا دے۔

---

[1] قرآن میں جہاں بھی مملوکوں کا ذکر ہے بصیغہ ماضی یعنی ملکت ایمانکم ہے بصیغہ مستقبل کہیں نہیں ہے جس سے ظاہر ہوجاتا ہے کہ جن غلاموں کے وہ مالک ہوچکے تھے صرف انھیں کی ملکیت قائم رکھی گئی تھی

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِیْٓ اَيْمَانِكُمْ — اللہ تمہاری لغو قسموں پر تمہاری گرفت نہیں کرتا لیکن
وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ — جس (قسم) سے تم عہد کو پکا کرتے ہو اُس پر گرفت کریگا سو
فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ — اُس کا کفارہ دس مسکینوں کا کھانا ہے متوسط درجہ کا جو تم
اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ — اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا اُن کے کپڑے۔ یا
اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ ۵:۸۹ — ایک بردہ کا آزاد کرنا۔

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ — اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں اور پھر
ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ — اُس کی طرف لوٹنا چاہیں جو انھوں نے کہا ہے تو اُن کو
قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ۵۸:۳ — ایک دوسرے کو ہاتھ لگانے سے پہلے ایک بردہ آزاد کرنا چاہیے۔

ان کے علاوہ اگر کوئی مملوک اپنی آزادی کو خریدنا چاہے تو مالک کو قرآن نے حکم دیا ہے کہ نہ صرف آزادی کا پروانہ لکھدے بلکہ اُس کی مالی مدد بھی کرے۔

وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا — اور تمہارے غلاموں میں سے جو مکاتبت کے خواہاں ہوں
مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ — تو اُن سے مکاتبت کر لو اگر تم کو اُن میں بھلائی نظر آتی ہو۔ اور جو مال
خَيْرًا وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۲۴:۳۳ — اللہ نے تم کو دیا ہے اُس میں سے اُن کو بھی دو۔

غلامی کا صرف ایک ہی رستہ تھا یعنی اسیرانِ جنگ۔ قرآن نے اُن کو آزاد کرنے کا حکم دیکر ہمیشہ کے لیے اس رستہ کو بند کر دیا۔

حَتّٰٓى اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ — یہانتک کہ جب اُنکا زور توڑ لو تو اُن کو قید کر لو۔ پھر یا تو
فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً ۴۷:۴ — احسان رکھکر (چھوڑ دو) یا فدیہ لیکر۔

زمین سب کے لیے ہے۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِى الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ — اور ہم نے تم کو زمین میں آباد کیا اور اُسمیں تمہارے لیے

فِيهَا مَعَايِشَ ۱۷ — معیشت کے سامان رکھدیئے۔

وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۵۵ — اور مخلوق کے فائدہ کے لیے زمین بنائی۔

چونکہ زمین جملہ مخلوق کے نفع کے لیے بنائی گئی ہے اس لیے اس کا استعمال اسی صورت میں ہونا چاہیے جس میں اس کو زیادہ سے زیادہ نفع پہونچ سکے۔ زمینداروں کا اسپر قبضہ نہ صرف اس کے فائدہ کو محدود کر دیتا ہے بلکہ ما وضع لہ کے خلاف ہے جو ظلم ہے۔[۱]

چوپایوں پر قرآن نے شخصی ملکیت تسلیم کی ہے۔

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُم مِّمَّا عَمِلَتْ أَيْدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ۳۶ — کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے اُنکے لیے چوپائے پیدا کیے اور وہ اُنکے مالک ہیں۔

ہر شخص اپنی اپنی کمائی کا مالک ہے خواہ مرد ہو یا عورت

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۴ — مردوں نے جو کچھ کمایا اُس میں ان کا حصّہ ہے اور عورتوں نے جو کچھ کمایا اُس میں اُن کا حصّہ ہے

کسب دولت کی لیاقتیں مختلف ہوتی ہیں اس لیے انسانوں میں دولت کے لحاظ سے مختلف طبقات کا ہونا لازمی ہے

وَاللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ — اور اللہ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر روزی میں فضیلت دی۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ — اور تم میں سے ایک کو دوسرے پر اللہ نے جو فضیلت

---

[۱] زمین کی وراثت کا جہاں جہاں قرآن میں ذکر ہے مثلاً

إِنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۲۱ — میرے صالح بندے زمین کے بادشاہ ہوں گے

إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۷ — زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسکو چاہتا ہے اُسکا بادشاہ بناتا ہے

اس کے معنی حکومت کے ہیں۔ شخصی ملکیت یعنی زمینداری کے نہیں ہیں۔ قرآن نے بجز حق انتفاع کے زمین پر حق ملکیت نہیں عطا کیا ہے

عَلٰی بَعْضٍ ۴۲ — دی ہے اُس کی تمنامت کرو۔

نَحْنُ قَسَمْنَا بَیْنَهُمْ مَّعِیْشَتَهُمْ فِی — ہم نے دنیاوی زندگی میں اُن کی روزی تقسیم

الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ — کی ہے۔ اور ہم نے درجوں کے اعتبار سے انہیں سے ایک کو

دَرَجٰتٍ لِّیَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِیًّا ۴۳ — دوسرے پر بڑھایا ہے تاکہ ایک دوسرے کو کام میں لگائے۔

وراثت کے جس طرح مرد حق دار ہیں اسی طرح عورتیں بھی ہیں۔ [۵۱]

لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ — والدین اور اقربا کے ترکے میں سے مردوں کا حصہ ہے اور والدین

الْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ — اور قریبا کے ترکہ میں سے عورتوں کا حصہ ہے خواہ کم ہو

وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ۴۴ — یا زیادہ فرض کیا ہوا حصہ۔

مردوں اور عورتوں کے حقوق ایک دوسرے پر یکساں ہیں مگر مرد کا درجہ بڑا ہے۔ [۵۲]

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ — اور عورتوں کا حق مردوں پر ویسا ہی ہے جیسا مردوں کا عورتوں

وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ ۴۵ — پر دستور کے مطابق، اور بیشک مردوں کو عورتوں پر فوقیت ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا — مرد عورتوں کے سربراہ کار ہیں اس سبب سے کہ اللہ نے

فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا — ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس سبب سے بھی کہ مردوں

مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۴۶ — نے اپنا مال خرچ کیا ہے۔

ربوا

سود کو جس سے ایک مفت خور اور مضرت رساں جماعت پیدا ہوتی ہے قرآن نے حرام قرار دیا۔ [۵۳]

اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۴۷ — اللہ نے تجارت حلال کی اور سود حرام۔

---

۵۱ وراثت کا مکمل قانون جو قرآن کی کل چار آیتوں میں بیان کر دیا گیا ہے ہم نے اپنی کتاب "الوراثۃ فی الاسلام" میں عربی زبان میں تفصیل کے ساتھ لکھکر شائع کر دیا ہے۔ ۵۲ عورتوں کے طبعی فرائض مثلاً حمل، ولادت، اور رضاعت وغیرہ اسقدر نازک ہیں کہ ان حالتوں میں وہ مردوں کی محتاج ہیں۔
۵۳ ربا کے معنی ہیں خالص زیادتی۔ اسی لفظ سے اس کا صحیح مفہوم ادا ہو جاتا ہے یعنی ایسا نفع جسکے نقصان میں انسان نے باختیار خود شرکت نہ کی ہو۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا — مومنو! سود نہ کھاؤ دگنا چوگنا بڑھتا ہوا

اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۵۱ ٣:١٣٠

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ — اور جو تم سود پر دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں بڑھے

النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ٣٠:٣٩ — تو وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتی ہے۔

خلافت ارضی

آدم کی تخلیق ہی خلافت ارضی کے لیے کی گئی۔

اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ٢:٣٠ — میں روئے زمین میں ایک بادشاہ بنانیوالا ہوں۔

اس لیے ہر فرزند آدم قرآن کی رو سے زمین کا بادشاہ ہے اور اکیلے اللہ کا غلام۔ اُس کے سوا کسی دوسرے کا غلام نہیں ہے۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا — سوائے اللہ کے کسی کی حکومت نہیں اُس نے حکم دیا ہے

اِلَّآ اِيَّاهُ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ١٢:٤٠ — کہ سوائے اُس کے کسی کے بندے نہ بنو یہی سیدھا دین ہے۔

اُصولی قانون صرف اللہ کی کتاب ہے۔

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ — جو تمہارے رب کی طرف سے تمہارے اوپر اتارا گیا ہے اسی کی

وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ ٧:٣ — پیروی کرو اور اس کے سوا اولیا کی پیروی نہ کرو۔

جملہ ضوابط اسی کی روشنی میں باہمی مشورہ سے بنائے جائیں گے ۵۲

وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ٤٢:٣٨ — اور اُن کی حکومت آپس کے مشورے سے ہے۔

خلافت ارضی کے لیے صلاحیت شرط ہے ۵۳

---

۵۱ ہر سود خواہ وہ کتنا ہی حقیر کیوں نہ ہو بڑھتے بڑھتے کثرت میں اضعافاً مضاعفہ ہو جاتا ہے۔ ۵۲ یہی ضوابط اسلامی فقہ ہونگے جو ہر زمانہ اور ہر ملک کے لحاظ سے ترمیم پذیر ہونگے شخصی فقہیں تفرقہ کی جڑ ہیں۔ کیونکہ انھیں دوسروں کی فقہ قبول کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی جس کی وجہ سے مذاہب پیدا ہو جاتے ہیں اور ملت کا شیرازہ بکھر جاتا ہے۔ ۵۳ صلاحیت کے معنی ہیں توانائی اور تندرستی۔ (باقی صفحہ آیندہ)

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ — ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا ہے کہ

اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ۱۰۵/۲۱ — زمین کے بادشاہ میرے صالح بندے ہوں گے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ماقبل) فَلَمَّآ اٰتٰهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ — جب ان دونوں کو تندرست (بیٹا) عطا کیا تو جو کچھ ان کو دیا اُس میں

شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰهُمَا ۱۹۰/۷ — انھوں نے (اللہ کے) شریک ٹھہرائے۔

خلافت کیلئے ظاہری و باطنی ہر قسم کی صلاحیت درکار ہے یعنی صحیح (اور صحیح عمل۔ ورنہ ملی ہوئی خلافت بھی چھن جاتی ہے۔

عالمِ امر[۱]

عالم خلق یعنی ساتوں آسمان اور زمین بنانے کے بعد اللہ نے اُس کے انتظام اور تدبیر امر کی طرف توجہ فرمائی۔

اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ	بے شک تمہارا رب وہ ہی جس نے آسمانوں
وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ	اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر بیٹھا انتظام
یُدَبِّرُ الْاَمْرَ پ۱۱	کی تدبیر کر رہا ہے۔

ساتوں آسمان اور ساتوں زمین میں اس کے اوامر نافذ ہیں۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ	اللہ وہ ہی جس نے سات آسمان پیدا کیے اور
الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ پ۲۸	انھیں کے مانند زمین ان سب میں اس کا حکم اترتا ہے۔

امر کا آغاز

اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیْـًٔا اَنْ یَّقُوْلَ	اس کا امر تو بس یہ ہی کہ جب وہ کسی شے کا ارادہ
لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ پ۲۳	کرتا ہے تو کہہ دیتا ہے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔

نزول امر

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ	اس (شب قدر) میں فرشتے اور روح اپنے رب کی
رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ[۲] پ۳۰	اجازت سے سارے حکم لیکر اترتے ہیں

۱؎ عالم امر اللہ کی حکومت اور اس کا انتظام ہے۔ اس کے لیے دوسرا لفظ قرآن میں ملکوت ہے۔

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ پ۲۳	پاک ہے وہ جس کے ہاتھ میں ہر شے کا قبضہ ہے۔

۲؎ یہ شب قدر ہے محکم اور فیصل شدہ اوامر اس رات میں نازل کیے جاتے ہیں جن کو روح اور ملائکہ لیکر اترتے ہیں اس سے ان لوگوں کے خیال کی غلطی بھی ظاہر ہو جاتی ہے جو کہتے ہیں کہ شب قدر صرف ایک ہی رات تھی جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ کیونکہ مضارع کے صیغے تنزل اور یفرق استمرار پر دلالت کرتے ہیں۔

فِیْهَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا اِنَّا کُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۴۴/۵

اس (رات) میں ہر فیصل شدہ امر ہمارے حکم سے جدا کیا جاتا ہے اور ہم بھیجتے ہیں۔

عروج امر

یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۳۲/۵

اللہ آسمان سے زمین تک امر کا انتظام کرتا ہے پھر امر اس کی طرف چڑھتا ہے ایک دن میں جس کی مقدار تمہارے شمار سے ایک ہزار برس ہے۔

امر کا خاتمہ[۱] (قیامت)

تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَالرُّوْحُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۷۰/۴

فرشتے اور روح اسکی طرف چڑہیں گے ایک دن (زمانہ) میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی۔

عرش

عرش چھت کو کہتے ہیں۔

فَکَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَکْنٰهَا وَهِیَ ظَالِمَةٌ فَهِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوْشِهَا ۲۲/۴۵

بہت سی بستیاں کہ جب انھوں نے ظلم کیا تو ہم نے انکو ہلاک کر ڈالا سو وہ اپنی چھتوں پر اوندھی پڑی ہوئی ہیں۔

اور عام طور پر تخت حکومت کے معنی میں مستعمل ہے[۲]

---

۱ نزول امر اور عروج امر سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا آغاز و انجام مراد ہے۔ اور جملہ امور کے خاتمہ کی مدت پچاس ہزار سال ہے یعنی نظام عالم کے قیام کی مدت پچاس ہزار سال ہے جس کے بعد قیامت آجائے گی۔

۲ کرسی کے معنی بھی تخت حکومت کے ہیں۔

وَاَلْقَیْنَا عَلٰی کُرْسِیِّهٖ جَسَدًا ۳۸/۳۴

اور ہم نے اس کی کرسی (تخت حکومت) پر ایک دھڑ ڈالدیا۔

لیکن اللہ کی کرسی سے مراد اس کی حکومت ہے یعنی شان قیومی۔

وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۲/۲۵۵

اس کی حکومت آسمان اور زمین پر حاوی ہے اور ان دونوں کی حفاظت اسپر گراں نہیں ہے۔

وَرَفَعَ اَبَوَیۡهِ عَلَى الۡعَرۡشِ ۱۲/۱۱	اور اپنے والدین کو تخت پر اونچے بٹھایا۔
اِنِّیۡ وَجَدتُّ امۡرَاَۃً تَمۡلِکُهُمۡ وَاُوۡتِیَتۡ	میں نے ایک عورت کو پایا جو اُن کی ملکہ ہے اور اُس کو ہر چیز
مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ وَّلَهَا عَرۡشٌ عَظِیۡمٌ ۲۳/۲۷	دی گئی ہے اور اُس کے پاس بہت بڑا تخت ہے۔

لیکن عرش الٰہی سے مراد کوئی مقر حکومت یا مرکز نہیں ہے بلکہ خود حکومت ہے۔ اور عالم خلق پر تسلط رکھنے اور اُس کے انتظام کو استوا علی العرش سے تعبیر کیا گیا ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِیۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَیۡرِ عَمَدٍ	اللہ وہ ہے جس نے آسمان کو جس کو تم دیکھتے ہو بلا ستون
تَرَوۡنَهَا ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَى الۡعَرۡشِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ	کے بلند کیا پھر وہ عرش پر بیٹھا اور اُس نے سورج اور چاند کو کام میں
وَالۡقَمَرَ کُلٌّ یَّجۡرِیۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ ۱۳/۲	لگایا۔ ہر ایک ایک معین مدّت تک چلا جا رہا ہے۔ وہی امر کی تدبیر کرتا ہے

اللہ کا عرش پانی پر ہے[له]

وَکَانَ عَرۡشُهٗ عَلَى الۡمَآءِ لِیَبۡلُوَکُمۡ	اور اُس کا عرش پانی پر ہے کہ تم کو آزمائے کہ کون
اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ۱۱/۱	تم میں سے اچھے کام والا ہے۔

وہ بصفت رحمت عرش پر مستوی ہے۔

اَلرَّحۡمٰنُ عَلَى الۡعَرۡشِ اسۡتَوٰی ۲۰/۵	رحمت والا عرش پر مستوی ہے۔

حاملین عرش

اَلَّذِیۡنَ یَحۡمِلُوۡنَ الۡعَرۡشَ وَمَنۡ حَوۡلَهٗ	جو لوگ عرش اٹھائے ہوئے ہیں اور اُس کے ارد گرد والے
یُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَیُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ وَیَسۡتَغۡفِرُوۡنَ	اپنے رب کی تسبیح پڑھتے ہیں اور اُس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان لوگوں

(بقیہ نوٹ صفحہ ماقبل) لفظ عرش اور کرسی دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے

له اس کا عرش پانی پر ہے۔ یہ نہیں کہ پہلے پانی پر تھا پھر دوسری جگہ منتقل کیا گیا۔ پانی وہ ہے جہاں سے زندگی کا چشمہ ابلا ہے۔

وَجَعَلۡنَا مِنَ الۡمَآءِ کُلَّ شَیۡءٍ حَیٍّ ۲۱/۳	اور پانی سے ہم نے ہر جاندار شی کو بنایا۔

جس طرح استوا علی العرش ابتلا کے لیے ہے اسی طرح تخلیق موت و حیات بھی۔

خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَالۡحَیٰوۃَ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ۶۷/۲	اُس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمکو آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔

لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۖ ؎ کے لیے مغفرت چاہتے ہیں جو ایمان لائے ہیں۔

ملائکہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ ہی کے لیے تعریف ہے جو پیدا کرنیوالا ہے آسمانوں اور
جَاعِلِ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اُولِیْٓ اَجْنِحَۃٍ مَّثْنٰی وَثُلٰثَ زمین کا اور بنانیوالا ہے فرشتوں کو رسول جو دو دو تین تین اور چار
وَرُبٰعَ ۚ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَآءُ ؎ چار بازو والے ہیں۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے اپنی مخلوق میں بڑھاتا ہے

فرشتوں کو اللہ رسولوں کی طرف قاصد بنا کر بھیجتا ہے

اَللّٰہُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا اللہ فرشتوں میں سے قاصد چنتا ہے اور
وَّمِنَ النَّاسِ ؎ انسانوں میں سے۔

فرشتے انسانوں کی حفاظت کے لیے بھیجے جاتے ہیں، وہی انکی جانیں بھی نکالتے ہیں۔

وَیُرْسِلُ عَلَیْکُمْ حَفَظَۃً ۭ حَتّٰٓی اِذَا جَآءَ تمہارے اوپر وہ نگہبان بھیجتا ہے یہانتک کہ جب تم میں سے
اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْہُ رُسُلُنَا ؎ کسی کی موت آتی ہے تو ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) اُسکی جان نکالتے ہیں

محافظ فرشتے نوبت بہ نوبت آتے ہیں۔

لَہٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ انسان کے آگے اور پیچھے باری باری سے فرشتے رہتے ہیں
خَلْفِہٖ یَحْفَظُوْنَہٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ ؎ جو اللہ کے حکم سے اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔

انسانوں کے اعمال کی کتابت کے لیے بھی فرشتے ہی مقرر ہیں۔

وَاِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۙ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ اور بے شک تمہارے اوپر محافظ ہیں کراماً کاتبین جو کچھ تم
ۙ یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ؎ کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔

فرشتے اللہ کے معزز بندے ہیں اور اُس کے حکم کے خلاف نہیں چلتے

سلہ اجنحہ کے تین تین چار چار ہونے سے ممکن ہے کہ وہ فرائض مراد ہوں جو فرشتوں کے ذمہ اللہ کی طرف سے لگائے جاتے ہیں۔

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ — بلکہ وہ معزز بندے ہیں اللہ کے سامنے بڑھ کر بات

بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ۲۶/۲۱ — نہیں کرتے اور وہ اُس کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

وہ دن رات اللہ کی تسبیح میں لگے رہتے ہیں۔

فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ — سو جو لوگ تیرے رب کے پاس ہیں وہ رات دن

بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْئَمُوْنَ ۳۸/۴۱ — اُس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور وہ تھکتے نہیں۔

فرشتے اور روح اوامر الٰہی لے کر اُترتے ہیں۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ — اس میں روح اور فرشتے اللہ کی اجازت سے

رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۴/۹۷ — ہر حکم کو لیکر اُترتے ہیں۔

فرشتے ہی عذاب لیکر بھی آتے ہیں

وَمَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا — اور ہم فرشتوں کو نہیں بھیجتے مگر فیصلہ کے ساتھ۔ اور

كَانُوْٓا اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۸/۱۵ — اُس وقت اُن کو (جنپر فرشتے بھیجے جاتے ہیں) مہلت نہیں دیجاتی

جہنم پر فرشتے ہی مسلط ہیں

عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ — جہنم پر تندخو سخت فرشتے ہیں۔ اللہ جو حکم ان کو دیتا ہے

اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۶/۶۶ — اُس کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو حکم پاتے ہیں۔

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۳۰/۷۴ وَمَا جَعَلْنَآ — جہنم پر اُنیس فرشتے ہیں۔ اور ہم نے دوزخ کے

اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓئِكَةً وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ — پاسبان فرشتے ہی بنائے ہیں اور ان کا شمار ان لوگوں کے

اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۳۱/۷۴ — آزمانے کے لیے ہی جنہوں نے کفر کیا ہے۔

جنت میں بھی فرشتے مقرر ہیں

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ — اور جنتیوں کے پاس فرشتے ہر دروازہ سے آئینگے

كُلِّ بَابٍ ۝٢٣ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ — (اور کہیں گے) سلامتی ہو تم پر بوجہ اس کے جو تم صبر کرتے

فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝٢٤ — رہے سو کیسا اچھا انجام ہے۔

فرشتے کبھی کبھی مقبول بندوں کو انسانی شکل میں بھی نظر آئے ہیں۔

وَلَقَدْ جَاءَتْ رُسُلُنَا إِبْرٰهِيمَ — اور ہمارے قاصد (فرشتے) ابراہیم کے پاس خوشخبری

بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ — لیکر آئے۔ بولے سلام۔ ابراہیم نے کہا سلام۔ اور بلا توقف

أَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ۝٦٩ فَلَمَّا رَاٰ أَيْدِيَهُمْ — وہ گائے کا بھنا ہوا بچھڑا لایا۔ جب دیکھا کہ انکے ہاتھ اُس کی طرف

لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً — نہیں بڑھتے تو ان سے بدگمان ہوا اور خطرہ محسوس کیا۔ وہ

قَالُوْا لَا تَخَفْ إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ۝٧٠ — بولے کہ مت ڈر۔ ہم لوط کی قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ اور

وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا — اُس کی بیوی کھڑی ہوئی تھی وہ ہنس پڑی ہنے اُسکو اسحاق

بِإِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَاءِ إِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝٧١ — کی خوشخبری دی اور اُس کے آگے یعقوب کی[1]

یہی فرشتے جب حضرت لوط کے پاس پہونچے اور وہ انپر اپنی قوم کی دست درازی کے خیال سے تنگ دل ہوئے تو ان فرشتوں نے کہا۔

قَالُوْا يٰلُوْطُ إِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ — اُنھوں نے کہا کہ اے لوط ہم تیرے رب کے فرستادے

يَّصِلُوْا إِلَيْكَ ۝٨١ — ہیں۔ وہ لوگ ہرگز تجھ تک نہ پہونچ سکیں گے۔

حضرت مریم کے سامنے روح الامین انسانی شکل میں کھڑے ہوئے۔

فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا — ہم نے اُس کے پاس اپنی روح (جبریل) کو بھیجا اور

بَشَرًا سَوِيًّا ۝١٧ — وہ پورے انسان کی شکل بنکر اُس کے سامنے کھڑا ہوگیا۔

ہمارے رسول پاک نے روح الامین کو دو بار دیکھا

[1] حضرت ابراہیم کو بڑھاپے میں حضرت اسحٰق کی خوشخبری دی گئی اور اسی کے ساتھ یہ بھی کہ اسحٰق سے ایک بیٹا یعقوب پیدا ہوگا۔ اس سے قطعی طور پر واضح ہو جاتا ہے کہ ذبیح حضرت اسحٰق نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ انکے لئے یعقوب کی پیدائش کا وعدہ تھا۔ اگر اللہ ان کو ذبح کرنے کا حکم دیتا تو اُس کی خوشخبری کے خلاف پڑتا۔

وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ ۲۳/۸۱	اور وہ اس (جبریل) کو کھلے ہوئے افق میں دیکھ چکا ہے۔
وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۱۳/۵۳ عِنْدَ	اور وہ اس کو ایک دوسری بار بھی دیکھ چکا ہے
سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ۱۴/۵۳	سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔

جنگ بدر میں ایک ہزار فرشتے مدد کے لیے بھیجے گئے۔

اِنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۹/۸	میں لگاتار ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کرنے والا ہوں

جنگ احد میں پانچ ہزار فرشتوں کی امداد کا ذکر ہے۔

بَلٰٓى اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ	ہاں اگر تم صبر کروگے اور تقویٰ اختیار کروگے اور وہ
مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ	اسی دم تمہارے اوپر آجائیں گے تو اللہ پانچ ہزار نشان کیے
اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۱۲۵/۳	ہوئے فرشتوں سے تمہاری مدد کریگا

اللہ فرشتوں کی ہر وقت نگرانی رکھتا ہے۔

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا	اور ہم تیرے رب کے حکم کے بغیر نہیں اُترتے جو ہمسے
بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ	پہلے ہو چکا ہے اور جو آگے ہونے والا ہے اور جو ان کے درمیان ہے
رَبُّكَ نَسِيًّا ۶۴/۱۹	سب اُسی کے حکم سے ہے اور تیرا رب بھولنے والا نہیں ہے۔
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا	جو کچھ ان کے آگے ہونے والا ہے اور جو کچھ ان سے پہلے ہو چکا
يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ	ہے اللہ سب جانتا ہے۔ اور وہ بلا اس کی رضامندی کے کسی
مُشْفِقُوْنَ ۲۸/۲۱ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْ اِلٰهٌ	کی شفاعت نہیں کرتے اور اُس کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں
مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۲۹/۲۱	اور جو ان میں سے یہ کہے کہ اللہ کے سوا میں معبود ہوں تو ہم اسکو جہنم کی سزا دینگے

روح

روح عالم امر سے ہے

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ — لوگ تجھ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ انسے

مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا — کہدے کہ روح میرے رب کے امر سے ہے۔ اور تمکو تو بس تھوڑا ہی علم دیا گیا ہے

عالم امر ہی سے آدم میں روح پھونکی گئی۔

فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ — جب اس (آدم) کو میں درست کر لوں اور اس میں اپنی

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ٢٢/٣٨ — روح پھونک دوں تو تم اسکے آگے سجدہ میں گر جانا۔

یہی روح ہر بنی آدم کے اندر ہے۔

ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَ — پھر اللہ نے اس کو درست کیا اور اس میں اپنی روح

وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ[له] ٩/٣٢ — پھونکی اور تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے۔

یہی روح حضرت مریم میں عیسٰی علیہ السلام کی پیدائش کے لیے پھونکی گئی تھی۔

فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا — (مریم میں) ہم نے اپنی روح پھونکی اور اس کو اور اسکے

وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ٩١/٢١ — بیٹے کو دنیا جہان کے لیے نشانی بنا دیا۔

اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ — مریم کے بیٹے عیسٰی مسیح تو بس اسکے رسول ہیں اور اس کا

وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ١٧١/٤ — ایک کلمہ جو اسنے مریم کو کہلا بھیجا اور اس کی ایک روح۔

روح الامین اور روح القدس حضرت جبریل فرشتہ کے القاب ہیں۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ — کہدے کہ جو جبریل کا دشمن ہوگا کہ اُسنے اس قرآن کو باجازت

نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ٩٧/٢ — الٰہی تیرے قلب پر نازل کیا ہے (تو اللہ اس کا دشمن ہوگا)

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ ١٩٣/٢٦ — اس قرآن کو روح الامین لیکر تیرے قلب پر اترا ہے۔

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ — کہدے کہ اس (قرآن) کو روح القدس نے حق کے ساتھ

له اس آیت میں غائب سے مخاطب کی طرف التفات ہے جو قرینہ ہے کہ واو تفسیری ہے یعنی انسان کے اندر روح پھونکنے کا مطلب یہ ہے کہ تم کو سمع، بصر اور فواد جو مدرکات علم ہیں عطا فرمائے۔

بِالْحَقِّ ۱۳/۱ تیرے رب کے یہاں سے اُتارا ہی۔

وحی بھی روح ہی جس کا نفاذ عالم امر سے ہوتا ہی

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کے اوپر چاہتا ہے
عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ اپنے امر سے فرشتوں کو وحی کے ساتھ اُتارتا ہی کہ لوگوں کو آگاہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۱۴/۲ کرو کہ کوئی معبود نہیں ہی سوا میرے۔ سو میرا ڈر رکھو۔
وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا[1] ۲۵/۵ اسی طرح ہم نے اپنے امر سے تیری طرف وحی بھیجی

[1] عالم امر عالم خلق کے بعد ہی اور سراسر حادث ہے اس لیے اس کی جسقدر چیزیں ہیں یعنی عرش۔ ملائکہ۔ روح اور وحی وغیرہ سب کی سب حادث ہیں

دین

دین

دین کا آغاز انسان کی پیدائش کے ساتھ ہوا

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ	اور جب تیرے رب نے بنی آدم یعنی اُن کی پیٹھوں
ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ	سے انکی نسلوں کو باہر نکالا اور اُن کو خود اُنکے اوپر گواہ بنایا
اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۭ قَالُوْا بَلٰي ڔ شَهِدْنَا ڔ اَنْ	کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، انھوں نے کہا کہ ہاں ہم گواہ
تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ	ہیں۔ یہ اس لیے کہ تم قیامت کے دن یہ کہدو کہ ہم اس سے
۱۷۲ اَوْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اَشْرَكَ اٰبَاۗؤُنَا مِنْ قَبْلُ	بےخبر تھے۔ یا کہنے لگو کہ شرک پہلے ہمارے بزرگوں نے
وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْ ۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ	کیا اور ہم اُن کے بعد اُن کی ذریت تھے (انکے طریقے پر
الْمُبْطِلُوْنَ ۱۷۳	چلے) تو کیا تو انکی غلطی کی وجہ سے ہم کو ہلاک کریگا۔

یعنی اللہ کی ربوبیت اور اُس کی توحید کا اقرار۔ شرک سے برأت اور قیامت کے دن اپنے اعمال کی جواب دہی کی ذمہ داری یہی انسان کا فطرتی دین ہے جو اُس کی تخلیق کے دن اُس کی سرشت میں داخل کر دیا گیا ہے

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۭ فِطْرَتَ	تو اکیلے اللہ کا ہو کر اُس کے دین کی طرف اپنا رخ
اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۭ لَا تَبْدِيْلَ	کر۔ یہی اللہ کی سرشت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے
لِخَلْقِ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ ڎ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ	اُس کی بناوٹ میں تبدیلی نہیں ہے۔ یہی سیدھا دین ہے
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۳۰	لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

دین ہمیشہ سے ایک ہی ہے

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ	اُس نے تمہارے دین کا وہی راستہ ٹھہرایا ہے جس کی

نُوحًا وَّالَّذِیْ اَوْحَیْنَا اِلَیْكَ وَمَا وَصَّیْنَا — وصیت نوح کو کی تھی اور جس کو ہم نے تجھ پر وحی کیا اور جس کی
بِهٖ اِبْرَاهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی اَنْ اَقِیْمُوا — وصیت ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو کی تھی کہ اسی دین کو
الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ ۱۳/۴۲ — کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔

سارے رسول ایک ہی دین کے حامل تھے اور سب کی امت ایک ہی امت ہے۔

یٰاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ — اے رسولو! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل
وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ۵۱/۲۳ — کرو۔ تم جو عمل کرتے ہو اس سے میں واقف ہوں۔
اِنَّ هٰذِهٖ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ — اور یہ تم سب کی امت ایک ہی اُمت ہے اور میں تمہارا رب
فَاتَّقُوْنِ ۵۲/۲۳ — ہوں مجھ سے ڈرتے رہو۔

اسی دین کا نام اسلام ہے

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۱۹/۳ — بیشک اصلی دین اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔

جو اسلام کو اختیار نہ کریگا اس کی نجات نہ ہوگی۔

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ — اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے تو اسکا
یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۸۵/۳ — وہ دین مقبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں خسارہ میں رہیگا۔

اس دین کے پیرؤں کا نام مسلم ہے[1]

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِیْ — اللہ نے پہلے سے تمہارا نام مسلمان رکھا اور اس
هٰذَا ۷۸/۲۲ — (قرآن) میں بھی
وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰهِ — اس سے بہتر کس کی بات ہے جو (لوگوں کو) اللہ کی طرف
وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۳۳/۴۱ — بلائے اور عمل صالح کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں۔

---

[1] اللہ نے دین حقیقی یعنی اسلام کے ماننے والوں کا نام صرف مسلم رکھا ہے اس نام میں جتنی تبدیلیاں یا اضافے کیے گئے ہیں سب کے سب فرقہ بندی کے باعث کیے گئے ہیں جن سے اُمت کی وحدت مٹ گئی۔

اسلام اور ایمان میں فرق[۱]

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا — دیہاتی عرب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے، کہدے کہ تم
وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ — ایمان نہیں لائے ہاں یہ کہو کہ ہم اسلام لائے حالت یہ ہے
فِیْ قُلُوْبِكُمْ ۴۹ ۱۴ — کہ ایمان تو تمہارے دلوں میں داخل ہی نہیں ہوا۔

دین میں تفرقہ ڈالنا کفر و شرک و موجب عذاب ہے

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۳۰ ۳۱ مِنَ — اور تم مشرک نہ ہو جاؤ یعنی ان میں سے جنہوں نے
الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ — اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور فرقے فرقے ہو گئے۔ اور ہر
بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ۳۰ ۳۲ — گروہ اُسی میں مگن ہے جو اس کے پاس ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا — جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور فرقے فرقے
لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ — ہو گئے (اے پیغمبر) تجھ کو اُنسے کوئی تعلق نہیں انکا معاملہ
ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۶ ۱۵۹ — اللہ کے سپرد ہے پھر وہی اُنکو بتلائیگا جو کچھ وہ (دنیا میں) کرتے تھے

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا — اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے تفرقہ ڈالا
مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ — اور دلیلوں کے آجانے کے بعد اختلاف کیئے اور اُن کے لیئے
عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۳ ۱۰۵ — بھاری عذاب ہے۔

دین میں تفرقے علمار کی نفسانیت سے پڑے[۲]

---

[۱] اسلام اور ایمان میں ظاہر اور بطون کا فرق ہے۔ اللہ نے ظاہر کی بنا پر ہمارا نام مسلم رکھا ہے جس کو ہر شخص کہہ سکتا ہے۔ بخلاف اس کے جو لوگ اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں وہ بطون یعنی ایمان کے مدعی ہیں جس کا علم سوائے اللہ کے کسی کو نہیں اس لیے یہ نام تزکیہ نفس کا دعا ہے جس سے ممانعت کی گئی ہے۔
وَلَا تُزَكُّوْۤا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۵۳ ۳۲ | اور تم اپنے نفس کی پاکی نہ جتاؤ، اللہ اُس کو خوب جانتا ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

[۲] علماء میں اختلافات پڑتے ہیں اور ہر ایک کی پیروایک ایک جماعت بنجاتی ہے جو اُس کو اپنا امام مانکر اس کے قول کو اسی طرح بلا سند تسلیم کرنے لگتی ہے جس طرح اللہ کے قول کو، اس لیئے ہر فرقہ کا مرکز الگ الگ ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے اُن کے اختلافات کا مٹنا محال ہوجاتا ہے، تا وقتیکہ وہ اشخاص پرستی کو چھوڑ کر کتاب اللہ کی طرف رجوع کریں اور سب کے سب اس ایک مرکز پر نہ آجائیں اسوقت تک متحد نہیں ہو سکتے۔

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۱۹

اصلی دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ اہل کتاب نے علم آجانے کے بعد اس میں اختلافات ڈالے اپنی باہمی ضد سے۔

اجزاء ایمان

عہد الست میں اکیلے اللہ کی ربوبیت کا اقرار اور قیامت کے دن کا عقیدہ موجود ہے۔ یہی دونوں اصل دین ہیں۔ پھر ہبوط کے وقت اولاد آدم کو ہدایت کی گئی۔

يَا بَنِي آدَمَ إِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي ۙ فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۳۵

اے بنی آدم اگر تمہارے پاس تمہیں میں سے رسول آئیں جو تمکو میری آیتیں سنائیں تو جو ڈر رکھیگا اور (اپنے عمل کو) ٹھیک کر لیگا اسپر نہ کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اس میں رسالت اور کتاب کا عقیدہ ہے، اور رسالت میں ملائکہ پر بھی ایمان لانا شامل ہے جو رسولوں پر وحی لیکر اترتے ہیں۔ اس لیئے کل اجزاء ایمان پانچ ہوئے[1]۔ اللہ اور یوم آخر اصل دین اور فرشتے اور رسول اور کتاب وسائط جن سے ہدایت ملتی ہے۔ مسلمان ہونے کے لیے ان پانچوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔

وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ ۱۷۷

اور لیکن نیکی اس کی جو ایمان لایا اللہ پر اور یوم آخر پر اور ملائکہ پر اور کتاب پر اور نبیوں پر۔

وَمَن يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۱۳۶

جو کوئی انکار کریگا اللہ سے اور ملائکہ سے اور کتابوں سے اور رسولوں سے اور قیامت کے دن سے تو وہ بڑی دور کی گمراہی میں پڑا۔

نجات بلا ایمان کے نہیں ہو سکتی

وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ

اور جو ایمان کا انکار کر دے تو اس کا عمل اکارت ہوا

[1] قرآن سے ایمان کے صرف یہی پانچ اجزاء ثابت ہوتے ہیں۔ تقدیر قرآنی مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے عقائد میں داخل نہیں۔

وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ اور وہ آخرت میں خسارہ میں رہیگا۔

عذاب یا عذاب کی نشانی آجانے کے بعد ایمان لانا کارآمد نہیں۔

فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا — جب اُنھوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو انکو انکے ایمان

بَاْسَنَا ۔ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖ ۝ — لانیسے فائدہ نہ ہوا۔ یہی اللہ کا دستور ہے جو اُسکے بندوں میں چلا آیا ہے

یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ — جس دن تیرے رب کی کوئی نشانی آجائے گی تو جو پہلے

نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ — سے ایمان نہیں لایا ہو اور جس نے اپنے ایمان سے کوئی بھلائی

كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا ۝ — نہیں کمائی ہو اُس کا ایمان لانا اُس کو نفع نہ دیگا۔

حَتّٰۤی اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ — یہاں تک کہ جب وہ لگا ڈوبنے تو بولا کہ میں ایمان لایا

اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِیْلَ — بیشک کوئی معبود نہیں ہو مگر وہی جسپر بنی اسرائیل ایمان لائے

وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ — ہیں اور میں مسلمان ہوں (اللہ نے کہا) اب! اور اس سے پہلے تو نافرمانی

قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ فَالْیَوْمَ — کرتا رہا اور مفسد تھا۔ سو آج ہم تیرے بدن کو بچا دینگے تاکہ تو اپنے

نُنَجِّیْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰیَةً — بعد والوں کے لیے نشانی بنے اور بیشک بہت سے لوگ

وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝ — ہماری نشانیوں سے غافل ہیں[1]

مجبوری کے موقع پر جان بچانے کی خاطر سے صرف زبان سے کفر کا اقرار کرلینا مباح ہی۔

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِهٖۤ اِلَّا — جو کوئی ایمان لانے کے بعد کفر کرے بجز اس کے

مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ وَلٰكِنْ — کہ جو مجبور کیا گیا ہو اور اُس کا دل ایمان پر مطمئن ہو مگر

---

[1] قرآن میں بعض بعض خبریں ایسی بھی ہیں جن کا ظہور آیندہ ہونیوالا تھا۔

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ — ہر خبر کا ایک وقت ہو اور تمھیں جلد معلوم ہو جائیگا۔

چنانچہ فرعون کی نعش جس کو آیندہ نسلوں کے لیے نشانی بنا کر اللہ نے سمندر سے نکال دیا تھا۔ اب بیسویں صدی کے آغاز میں ایک قدیم گورستان سے برآمد ہوئی ہو اور جیزہ کے انتیقہ خانہ میں دیکھنے والوں کے لیے سرمایۂ عبرت بنی رکھی ہو۔

مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ — جو دل کھول کر کفر کرے تو ایسوں پر اللہ کا غضب ہی
مِنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۱۰۶ — اور بھاری عذاب ہی

ایمان کی برکتیں

يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا — میرے بھائیو! اپنے رب سے مغفرت چاہو، اور
اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاۤءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ — اُس کے سامنے توبہ کرو وہ تمہارے اوپر برستے ہوئے
قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ ۱۱ — بادل بھیجیگا، اور تمہاری قوت پر قوت بڑھائیگا۔

فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَاۤ — یونس کی قوم کے سوا کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی کہ ایمان لاتی
اِيْمَانُهَاۤ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ لَمَّاۤ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ — اور اُس کو اُسکا ایمان لانا نفع دیتا، یونس کی قوم کے لوگ جب
عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ — ایمان لائے تو ہم نے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب اُنسے دفع
اِلٰى حِيْنٍ ۹۸ — کردیا اور ایک وقت تک اُنکو سازوسامان دیا۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا — اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم
لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَاۤءِ وَالْاَرْضِ ۹۶ — آسمان اور زمین کی برکتیں اُن پر کھول دیتے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ — اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کیے اور جو کچھ محمد پر اُترا
اٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ — ہی کہ وہ اُن کے رب کی طرف سے برحق ہی اُسکو مانا اللہ
كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۲ — نے اُن کے گناہ اُتار دیے اور اُن کی حالت درست کردی

آخرت میں ایمان نور بنجائیگا۔

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى — تم اُس دن مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھوگے کہ
نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ ۱۲ — اُنکے آگے آگے اور اُن کے داہنی طرف اُنکا نور چلتا ہوگا۔

اللہ کسی کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۱۴۳

اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ تمہارے ایمان کو ضائع کردے اللہ تو لوگوں پر شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

توحید

ایمان کی اصلی بنیاد اور دین کی حقیقی اساس توحید ہے یعنی اکیلے اللہ کو اپنا رب اور معبود ماننا اور کسی کو اس کا شریک نہ سمجھنا۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۴۰

حکم تو بس اللہ ہی کا ہے۔ اُس نے حکم دیا ہے کہ تم سوائے اُس کے کسی کی بندگی نہ کرو۔ یہی سیدھا دین ہے مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۵۱

اور اللہ نے فرمایا ہے کہ دو معبود نہ بناؤ۔ اللہ تو بس ایک اکیلا ہے۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ ۱۱۱

اور کہدے کہ ساری تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو نہ تو اولاد رکھتا ہے نہ سلطنت میں اُس کا کوئی شریک ہے اور نہ اس وجہ سے کہ وہ کمزور ہے کوئی اُس کا مددگار ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۱۶۳

کہدے کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ ۶۲

یہ اس لیے کہ اللہ ہی حق ہے اور اللہ کے ماسوا جس کو وہ پکارتے ہیں وہ باطل ہے۔

دلائل توحید

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ
ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ ۶۰
اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ
اَنْهٰرًا وَّجَعَلَ لَهَا رَوَاسِيَ وَجَعَلَ بَيْنَ
الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ اَكْثَرُهُمْ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۶۱ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ
وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ
ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۶۲ اَمَّنْ
يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ
يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ءَاِلٰهٌ
مَّعَ اللّٰهِ تَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۶۳ اَمَّنْ
يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ
السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْا
بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۶۴
اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ
يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ مَّنْ

بھلا کس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور تمہارے لیے
بادل سے پانی برسایا جسکی وجہ سے ہم نے خوشنما باغ اگائے۔ تمہارے
اندر تو یہ طاقت نہ تھی کہ تم اس کے درخت اگا لیتے کیا اللہ کے
ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے نہیں بلکہ یہ لوگ کجروی کرتے ہیں۔ یا کس نے
زمین کو قرارگاہ بنایا اور اسکے اندر ندیاں بنائیں اور اس کے لیے
پہاڑ بنائے اور دونوں سمندروں میں حد فاصل رکھدی۔ کیا اللہ
کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ نہیں بلکہ ان لوگوں میں اکثروں کو علم ہی
نہیں ہے یا کون ہے کہ مجبور جب اسکو پکارے تو وہ فریادرسی کرے
اور اس کی مصیبت کو دفع کردے اور جو تمکو زمین کا بادشاہ بنا دے
کیا اللہ کیساتھ کوئی اور معبود ہے؟ نہیں بلکہ تم لوگ کم سوچتے ہو۔ یا
کون ہے جو خشکی اور تری کی تاریکیوں میں تمکو راہ دکھاتا ہے اور کون
اپنی رحمت (بارش) سے پہلے خوشخبری دینے کے لیے ہواؤں کو
بھیجتا ہے کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہے؟ ان کی شرک سے اللہ
بالاتر ہے۔ یا کون ہے جو مخلوق کو پہلی بار پیدا کرتا ہے پھر اس کو دہراتا
ہے اور کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے روزی دیتا ہے؟ کیا اللہ کے
ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ کہدو کہ اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ۔
اللہ وہ ہے جسنے تم کو پیدا کیا پھر موت دیگا پھر زندہ کریگا۔ کیا
تمہارے شرکاء میں سے کوئی ہے جو ان باتوں میں سے کوئی بھی

يَفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٤٠	کرتا ہو۔ ان کے شرک سے اللہ بالاتر اور پاک ہے۔
قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ	کہدے کہ دیکھو تو جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ
اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ	کہ انھوں نے زمین کا کونسا حصہ پیدا کیا یا آسمانوں میں انکی
شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ	شرکت ہے میرے پاس کوئی اس سے پہلے کی کتاب یا کوئی علم کی
هٰذَا اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝٤	کی نشانی لاؤ اگر تم سچے ہو۔
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَ	اس نے آسمانوں کو بلا ستونوں کے جیسا کہ تم دیکھتے ہو
اَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ	پیدا کیا۔ اور زمین میں پہاڑ ڈالدیئے کہ کہیں تم کو لیکر جھک نہ جائے
وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ	اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور بادل سے پانی برسایا جس
مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۝١٠ هٰذَا	سے عمدہ عمدہ چیزیں اگائیں۔ یہ خدا کی بنائی ہوئی چیزیں ہیں سو
خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ	مجھ کو دکھلاؤ کہ اسکے ماسوا جو (معبود تم نے مان رکھے ہیں) انھوں
دُوْنِهٖ ۝١١	نے کیا پیدا کیا۔
مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا كَانَ مَعَهٗ	اللہ نے کسی کو اپنی اولاد نہیں بنایا اور نہ اسکے ساتھ کوئی
مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا	معبود تھا، ورنہ ہر ایک معبود اپنی اپنی مخلوق لے لیتا اور ایک
بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝٩١	دوسرے پر چڑھائی کرتے اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو یہ کہتے ہیں۔
لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا	اگر زمین و آسمان میں بہت سے معبود ہوتے تو وہ دونوں برباد
فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝٢٢	ہوگئے ہوتے۔ پس عرش کا مالک اللہ ان باتوں سے پاک ہے جو وہ کہتے ہیں
قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗٓ اٰلِهَةٌ كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا	کہدے کہ اگر اللہ کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ یہ کہتے ہیں
لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِي الْعَرْشِ سَبِيْلًا ۝٤٢	تو انھوں نے عرش والے تک پہنچنے کے لیے راستہ نکال لیا ہوتا۔

ابطالِ شرک

وَاتَّخَذُوا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ — انھوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود مان رکھے ہیں جو کسی
شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا — چیز کو پیدا نہیں کرتے ہیں بلکہ خود پیدا کیے گئے ہیں اور وہ اپنے نقصان اور
وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ٢٥/٣ — نفع کے بھی مالک نہیں ہیں اور نہ زندگی اور (مرنے کے بعد) اٹھنا انکے اختیار میں ہے
قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ — کہدے کہ ان لوگوں کو پکارو جن کو اللہ کے سوا تم معبود مانتے ہو۔
لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي — وہ آسمان اور زمین میں ایک ذرہ کے مالک نہیں ہیں
الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ — اور نہ ان میں ساجھی ہیں اور نہ ان میں سے کوئی اللہ
مِّنْ ظَهِيْرٍ ٢٢/٣٤ — کا مددگار ہے۔
لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ — اسی کا پکارنا سچا ہے اور جو لوگ اس کے سوا دوسرے معبودوں
دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ — کو پکارتے ہیں وہ انکی کچھ نہیں سنتے۔ جیسے کوئی اپنے دونوں ہاتھ
كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ وَمَا — پانی کی طرف پھیلائے کہ وہ خود اسکے مونھ میں آجائے حالانکہ وہ
دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ١٤/١٣ — نہیں آنیکا اور کافروں کی دعا تو بیکار ہے۔

بہت سے مشرک مقربین بارگاہ یعنی انبیاء، اولیاء اور صلحا وغیرہ کو اس امید پر پوجتے ہیں کہ وہ اللہ کے ہاں ان کی سفارش کرینگے۔

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا — اور وہ اللہ کے سوا ان چیزوں کو پوجتے ہیں جو ان کو نفع پہنچا
يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا — سکتی ہیں نہ نقصان اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی
عِنْدَ اللّٰهِ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ — ہیں کہدے کہ کیا تم اللہ کو انکے ذریعے خبر پہنچاتے ہو جو آسمان
وَلَا فِي الْاَرْضِ ١٠/١ — اور زمین کی کسی شی کا علم نہیں رکھتے۔

سلہ قرآن کے اکثر شارحین نے اس آیت کا ترجمہ کیا ہے کہ " اللہ ان کو زمین اور آسمان میں جانتا ہی نہیں یعنی اللہ کی طرف لاعلمی منسوب کی ہے حالانکہ اللہ نے تصریح کے ساتھ فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ جس شی کو بھی وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں اللہ اسکو جانتا

قُلِ ادْعُوا الَّذِينَ زَعَمْتُم مِّن دُونِهِ فَلَا يَمْلِكُونَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنكُمْ وَلَا تَحْوِيلًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ ۝

کہدے کہ جن کو اللہ کے سوا تم نے مان رکھا ہے اُن کو پکارو وہ نہ تو تمہاری مصیبت کو دُور کر سکیں گے نہ ٹال سکیں گے وہ لوگ تو وہ ہیں کہ خود دعا کرتے ہیں اور اپنے رب سے قربت چاہتے ہیں ان میں جو سب سے مقرب ہے وہ بھی اور اُسکی رحمت کی اُمید رکھتے ہیں اور اُس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ شُفَعَاءَ ۚ قُلْ أَوَلَوْ كَانُوا لَا يَمْلِكُونَ شَيْئًا وَلَا يَعْقِلُونَ ۝ قُل لِّلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ۝

کیا انھوں نے اللہ کے سوا دوسروں کو سفارشی بنا رکھا ہے، کہدو کہ اگرچہ وہ سفارشی کسی چیز کے بھی مالک نہ ہوں اور عقل بھی نہ رکھتے ہوں کہدو کہ سفارش تو ساری اللہ ہی کے اختیار میں ہے

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝

اور وہ لوگ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو کسی شی کے خالق نہیں ہیں بلکہ خود مخلوق ہیں، مُردے ہیں زندے نہیں ہیں اور نہیں جانتے کہ کب اُٹھائے جائیں گے۔

نصاریٰ کا ایک فرقہ حضرت عیسیٰ کو "خدا" مانتا تھا۔

لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قُلْ فَمَن يَمْلِكُ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ أَن يُهْلِكَ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۝

وہ کافر ہو گئے جنھوں نے کہا کہ اللہ وہی مسیح بن مریم ہے، کہدے کہ اگر اللہ مسیح بن مریم اور اُن کی والدہ اور زمین کے سب لوگوں کے ہلاک کرنیکا ارادہ کرلے تو کون ہے جس کا زور اللہ پر ذرا بھی چل سکے۔

سلہ اس آیت سے ظاہر ہو گیا کہ کوئی انسان خواہ کتنا ہی مقرب کیوں نہ ہو بندے اور اللہ کے درمیان وسیلہ بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا اسلئے آیت مندرجہ ذیل میں بھی وسیلہ کے معنی سوائے قرب کے اور کچھ نہیں ہو سکتے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

اے مومنو! اللہ کی طرف قربت چاہو اور اُس کی راہ میں جہاد کرو اُمید ہے کہ کامیاب ہو جاؤ گے۔

یہود حضرت عزیر کو اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو اللہ کا بیٹا کہتے تھے۔

وَقَالَتِ الْيَهُودُ عُزَيْرُ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ — اور یہود نے کہا کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ
النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ ذَٰلِكَ قَوْلُهُم — نے کہا کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں۔ یہ (خیالی) انکے مونھ کی باتیں
بِأَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُونَ قَوْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا — ہیں انھیں کافروں کی سی باتیں جو پہلے تھے۔ اللہ انکو غارت
مِن قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۳۰ — کرے۔ کہاں بھٹکائے جارہے ہیں۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۸۸ — اور ان لوگوں نے کہا کہ اللہ اولاد رکھتا ہی، تم تو لائے
لَّقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا إِدًّا ۸۹ تَكَادُ السَّمَاوَاتُ — بڑی چیز جس سے قریب ہی کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین
يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ — شق ہوجائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑیں کہ انھوں نے
هَدًّا ۹۰ أَن دَعَوْا لِلرَّحْمَٰنِ وَلَدًا ۹۱ وَمَا يَنبَغِي — اللہ کے لیے اولاد قرار دی ہی اور اللہ کو یہ زیبا نہیں کہ
لِلرَّحْمَٰنِ أَن يَتَّخِذَ وَلَدًا ۹۲ إِن كُلُّ مَن فِي — وہ اولاد رکھے۔ آسمان اور زمین میں جو لوگ بھی ہیں وہ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ إِلَّا آتِي الرَّحْمَٰنِ عَبْدًا ۹۳ — سب اُس کے غلام بن کر حاضر ہیں۔

مشرکین فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں کہتے تھے۔

وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ الْبَنَاتِ سُبْحَانَهُ وَ — اور وہ لوگ اللہ کے لیے بیٹیاں ٹھہراتے ہیں اور اپنے لیے
لَهُم مَّا يَشْتَهُونَ ۵۷ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُم — (بیٹے) جو پسند کرتے ہیں، اور جب ان میں سے کسی کو بیٹی کی خوشخبری
بِالْأُنثَىٰ ظَلَّ وَجْهُهُ مُسْوَدًّا وَهُوَ كَظِيمٌ ۵۸ — دیجاتی ہی تو اسکا چہرہ سیاہ پڑجاتا ہی اور وہ غصہ کے گھونٹ پیتا ہی

شرک کی ایک صورت یہ بھی ہی کہ علماء اور صلحا کو امام اور ہادی مان کر اُنکے اقوال کو اللہ کے قول کی طرح بلا سند تسلیم کرنا۔[۱]

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ — اور بعض آدمی اللہ کے سوا اوروں کو اس کا ہمسر بناتے ہیں

---

[۱] ائمہ سلف اور بزرگان دین کے علوم اور حالات سے علمی اور تاریخی فائدے حاصل کیے جاسکتے ہیں لیکن ان کے کسی قول کو بلا قرآنی سند کے دین بنانا شرک ہی

أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا — اوران سے اسی طرح محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے

أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ — اور جو ایمان والے ہیں وہ سب سے بڑھکر اللہ سے محبت رکھتے ہیں کاش یہ

الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ — ظالم اب سمجھتے جو اسوقت سمجھیں گے جب عذاب دیکھینگے کہ ساری قوت

الْعَذَابِ ۝ إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ — اللہ ہی کیلئے ہے اور اللہ سخت عذاب والا ہے اسوقت وہ لوگ جنکی

اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ — پیروی کیگئی ہے اُن لوگوں سے جنہوں نے پیروی کی ہے الگ ہوجائینگے

۝ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ — اور عذاب دیکھ لینگے اور اُنکے باہمی تعلقات قطع ہوجائینگے اور پیروی کرنے

مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ — والے کہینگے کہ کاش ایک بار ہم پلٹ کر دنیا میں جاتے تو ہم بھی انسے الگ

حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُم بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ۝ — ہوجاتے جسطرح یہ ہمسے الگ ہوگئے یوں اللہ اُنکے اعمال اُنکو سراسر حسرت دکھلائیگا اور وہ

قُلْ هَلْ مِن شُرَكَائِكُم مَّن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ — پوچھ کہ کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی حق کی ہدایت دیسکتا ہے

قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ أَفَمَن يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ — کہدے کہ اللہ حق کی ہدایت دیتا ہے۔ تو جو حق کی ہدایت دیتا ہے وہ اس بات کا

أَحَقُّ أَن يُتَّبَعَ أَمَّن لَّا يَهِدِّي إِلَّا أَن يُهْدَىٰ — زیادہ حق رکھتا ہے کہ اسکی پیروی کیجائے یا وہ جو کہ ہدایت ہی نہیں پاتا

فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ۝ وَمَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ — جبتک کہ اسکو ہدایت نہ دیجائے۔ تمکو کیا ہوگیا ہے کیسے فیصلے کرتے ہو اور

إِلَّا ظَنًّا إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ۝ — ان میں سے اکثر تو گمان ہی کی پیروی کرتے ہیں گمان حق کی جگہ کچھ کام نہیں دیسکتا

أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا لَهُم مِّنَ الدِّينِ — کیا انھوں نے اللہ کے شرکا بنا رکھے ہیں جنھوں نے انکے لیے دین

مَا لَمْ يَأْذَن بِهِ اللَّهُ ۝ — کا وہ راستہ نکالا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔

بعض مشرک جنوں کو اللہ کا رشتہ دار قرار دیکر اُن کی پوجا کرتے تھے۔

وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا — اور ان لوگوں نے اللہ میں اور جنوں میں ناطہ ٹھہرایا ہے حالانکہ

وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ إِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ ۝ — جنوں کو معلوم ہے کہ وہ حاضر کیے جائیں گے (محشر میں)

وَجَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ — اور ان لوگوں نے جنوں کو اللہ کا شریک بنا رکھا ہے حالانکہ اللہ نے انکو پیدا کیا ہے

ہوائے نفس یعنی اُن خیالات کی پیروی جن کی ہدایت اللہ نے نہ کی ہو شرک ہی

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِ ۵۰/۲۸

اُس سے بڑھ کر کون گمراہ ہوگا جس نے بلا اللہ کی ہدایت کے اپنے نفس کی خواہش کی پیروی کی۔

اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ بَعْدِ اللّٰهِ ۲۳/۴۵

کیا تو نے اُس شخص کو دیکھا جس نے اپنے نفس کی خواہش کو اپنا معبود بنا رکھا ہی اور باوجود علم رکھنے کے اللہ نے اُسے گمراہ کر دیا ہے اور اُسکے کانوں اور دل پر مہر لگادی ہی اور اُسکی آنکھ پر پردہ ڈالدیا ہے اللہ کے بعد اُس کو کون راستہ بتائیگا۔

اکثر لوگ ایمان لاکر بھی مشرک ہی رہتے ہیں۔

وَمَا يُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ ۱۰۶/۱۲

اور ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے بھی شرک کرتے ہیں۔

شرک سب سے بڑا گناہ ہی

اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ۱۳/۳۱

حقیقت یہ کہ شرک بہت بڑا ظلم ہی[1]

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ ۳۱/۲۲

اور جو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہی تو گویا وہ بلندی سے گر پڑا ہی اور اُس کو یا تو پرند اُچک لیتے ہیں یا ہوا کسی دور جگہ پر پھینک دیتی ہی

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۱۱۶/۴

اللہ اس کو نہیں معاف کریگا کہ اُسکے ساتھ کسی کو شریک بنایا جائے اور اس کے سوا جس کو چاہیگا معاف کر دیگا۔

---

[1] یہ ظلم عظیم مشرک خود اپنے نفس پر کرتا ہی کہ اللہ نے تو ہر چیز سے اُس کو بہتر بنایا ہی مگر اپنے ہمسر بلکہ اپنے سے بھی کمتر چیزوں کو اپنا معبود بنا کر ان کی بندگی کی قعر ذلت میں گرتا ہی جیسا کہ مابعد کی بحث میں تصریح کر دی گئی ہی۔

عمل صالح

ایمان کے ساتھ عمل صالح کی شرط ہے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰی — جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے اچھے عمل کیئے

لَھُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ — اُن کے لیے خوشحالی ہو۔ اور اچھا ٹھکانا۔

عمل صالح ایمان کے کلمہ کو بلند کرتا ہی۔

اِلَیْہِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالْعَمَلُ — اسی کی طرف پاک کلمے چڑھتے ہیں اور عمل صالح

الصَّالِحُ یَرْفَعُہٗ — اُس کو بلند کرتا ہی۔

عمل صالح سے دنیا میں پاکیزہ زندگی ملتی ہو اور عقبیٰ میں ثواب

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ — جو کوئی عمل صالح کریگا خواہ مرد ہو یا عورت مگر ہو مومن

مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ — تو ہم دنیا میں اُسے اچھی زندگی بسر کرائیں گے۔ اور آخرت میں

بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ — اُن کے بہترین اعمال کا صلہ دیں گے۔

عمل ہی انسان کا سرمایہ ہی۔

لَیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی — انسان کے لیے کچھ نہیں مگر وہی جو اُسنے کیا۔

جنّت عمل ہی کا نتیجہ ہی

وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْکُمُ الْجَنَّۃُ اُوْرِثْتُمُوْھَا — اور اُنسے پکار کر کہدیا جائیگا کہ یہ جنت ہی جس کے تم ان اعمال

بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ — کی وجہ سے وارث بنائے گئے ہو جو دنیا میں کرتے تھے

مومنوں کے عمل کو اللہ ضائع نہیں کرتا ہی۔

اِنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ — تمھارے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو خواہ مرد ہو یا عورت

---

(۱) جنت میں اس اعلان کا مطلب ہو کہ جنت عمل ہی کی صورت معنوی کا نام ہو۔ ایمان بھی عمل ہو لیکن جوارح کا نہیں بلکہ قلب کا۔

اَوْ اُنْثٰی — میں ضائع نہیں کرونگا۔

عمل سوء

گناہ

خواہ کوئی ہو جو بھی برا عمل کریگا اُس کا بدلہ پائیگا۔

لَیْسَ بِاَمَانِیِّکُمْ وَلَآ اَمَانِیِّ اَھْلِ الْکِتٰبِ — نہ تمہاری آرزوں اور نہ اہل کتاب کی آرزوؤں کے مطابق

مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِہٖ — ہوگا) بلکہ جو کوئی براکام کریگا اُس کی سزا پائیگا۔

جو گناہ کریگا وہی اُس کی سزا بھی اُٹھائیگا۔

وَمَنْ یَّکْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا یَکْسِبُہٗ عَلٰی نَفْسِہٖ — جو کوئی گناہ کماتا ہی وہ اپنی ہی جان پر کماتا ہی

ایک کا بوجھ دوسرا نہیں اُٹھائیگا

وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی — اور کوئی بوجھ اُٹھانیوالا دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائیگا۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا — اور کافروں نے مومنوں سے کہا کہ تم ہمارے طریقہ پر چلو

اتَّبِعُوْا سَبِیْلَنَا وَلْنَحْمِلْ خَطٰیٰکُمْ وَمَا ھُمْ بِحٰمِلِیْنَ — تمہارے گناہ ہم اُٹھالیں گے، حالانکہ وہ ذرا بھی اُن کے گناہ

مِنْ خَطٰیٰھُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِنَّھُمْ لَکٰذِبُوْنَ — نہیں اُٹھانے کے وہ تو جھوٹے ہیں۔

گناہگار ایک گناہ کی وجہ سے دوسرے میں مبتلا کیا جاتا ہی

فَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَکَذَّبَ — اور جس نے بخالت کی اور بھلائی کو جھٹلایا تو ہم دشواری

بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی — کی راہ اُس کے لیے آسان کردیں گے

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی — جسدن دونوں جماعتیں بھڑیں اُس دن تم میں سے جن

الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّھُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ — لوگوں نے مونھ پھیرلیا اُن کو شیطان نے اُن کے بعض

مَا کَسَبُوْا — گناہوں کی وجہ سے پھسلا دیا۔

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ — پھر جن لوگوں نے برائی کی انکا انجام یہ ہوا کہ انھوں نے

أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١٠﴾ — اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور انکا مذاق اُڑایا۔

جو اللہ کی یاد سے غافل ہوجاتا ہی اُسپر ایک شیطان مسلط کردیا جاتا ہی کہ بھلائے رکھے اور ہدایت کی راہ پر نہ آنے دے۔

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَٰنِ نُقَيِّضْ — اور جو کوئی اللہ کی یاد سے اغماض کرتا ہی تو ہم اُسکے اوپر

لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ ﴿٣٦﴾ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَ — ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں جو اُسکا ساتھی ہوجاتا ہی۔ اور وہ

هُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ مُهْتَدُونَ ﴿٣٧﴾ — (شیاطین) انکو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں (اور کفار) سمجھتے ہیں کہ ہم ہدایت پر ہیں

نادانستگی میں گناہ ہوجائے اور اس سے توبہ یا استغفار کرے تو اُسکے قبول کرنے کا اللہ نے وعدہ کیا ہی۔

إِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ — توبہ تو بس انھیں لوگوں کے لیے ہی جو نادانستگی میں گناہ

السُّوءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوبُونَ مِنْ قَرِيبٍ فَأُولَٰئِكَ — کر بیٹھتے ہیں پھر فوراً توبہ کرلیتے ہیں۔ ان کی توبہ اللہ قبول

يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ﴿١٧﴾ — کرتا ہی۔

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا — اور وہ لوگ جو کوئی بےحیائی کا کام کر بیٹھتے ہیں یا اپنے

أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ — نفس پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں

يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا — کی مغفرت چاہتے ہیں اور سوائے اللہ کے گناہ کون معاف

فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿١٣٥﴾ أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ — کرے گا اور جان بوجھ کر اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے انکا

مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ ﴿١٣٦﴾ — بدلا اُن کے رب کی طرف سے مغفرت ہی۔

اگر جان بوجھ کر زندگی بھر گناہ کرتا رہا تو مرتے وقت توبہ قبول نہ ہوگی۔

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ — اور توبہ اُن لوگوں کے لیے نہیں ہی جو برائیاں کرتے

حَتّٰی اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ — رہتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آتی ہے تو

الْئٰنَ وَلَا الَّذِیْنَ یَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ۴/۱۸ — کہتا ہے کہ اب میں توبہ کی۔ اور نہ انکی توبہ ہے جو کفر کی حالتیں مرتے ہیں

توبہ وہی ہے جس کے بعد انسان عمل صالح کرنے لگے۔

وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ یَتُوْبُ — اور جس نے توبہ کی اور عمل صالح کیا وہی (در اصل) اللہ

اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۲۵/۷۱ — کے سامنے توبہ کرتا ہے۔

توبہ سے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً — مومنو! اللہ کے سامنے سچی توبہ کرو۔ عجب نہیں

نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ ۶۶/۸ — کہ اللہ تم سے تمہاری برائیاں دور کر دے۔

نیکیوں سے بھی برائیوں کا کفارہ ہوتا ہے۔

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ ۱۱/۱۱۴ — حقیقت یہ ہے کہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں

بڑے بڑے گناہوں سے اجتناب کرنے سے چھوٹے چھوٹے گناہ معاف ہوجاتے ہیں

اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآىِٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ — جن کو روکا جاتا ہے ایسے بڑے بڑے گناہوں سے اگر تم باز

عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ ۴/۳۱ — رہے تو ہم تمہاری (چھوٹی چھوٹی) برائیوں کو تم سے دور کر دیں گے

الَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓىِٕرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ — وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں سے بچتے رہتے ہیں مگر چھوٹے

اِلَّا اللَّمَمَ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ۵۳/۳۲ — چھوٹے گناہ حقیقت یہ ہے کہ تیرا رب وسیع مغفرت والا ہے۔

اللہ کے مخلص بندوں کے سارے گناہ معاف ہوجائیں گے بشرطیکہ وہ انابت اختیار کریں

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى — کہدے کہ اے میرے بندو! جنھوں نے اپنے اوپر زیادتیاں

اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ — کی ہیں اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو اللہ سارے

یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۳۹/۵۳ — گناہ بخشدیگا وہ غفور رحیم ہے

وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ

اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے اس کے حکم کو مانو۔

حبط عمل

حبط عمل کا مفہوم یہ ہے کہ قیامت کے دن میزان عمل میں اس کا کچھ وزن نہ ہوگا۔

أُولٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا

وہ لوگ وہ ہیں جنھوں نے اپنے رب کی آیتوں اور قیامت کے دن اُسکے سامنے حاضر ہونیکو نہ مانا اسلیئے اُنکے عمل اکارت ہوگئے یعنی ہم قیامت کے دن انکا کوئی وزن نہ قائم کریں گے۔

کافروں کے عمل اکارت ہیں

مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَىٰ شَيْءٍ

جن لوگوں نے اپنے رب کو نہ مانا انکی مثال یہ ہے کہ اُن کے اعمال راکھ کی طرح ہیں جن کو آندھی کے دن ہوا لے اُڑی جو کچھ اُنھوں نے کمایا تھا اُس میں سے کچھ بھی اُن کے ہاتھ نہ لگا۔

وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتّٰى إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ وَاللّٰهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ

کافروں کے اعمال ایسے ہیں جیسے چٹیل میدان میں ریت جسکو پیاسا پانی سمجھتا ہے یہانتک کہ جب اُس کے پاس آیا تو اُسکو کچھ نہ پایا اور اللہ کو اپنے پاس دیکھا اُسنے پورا حساب لے لیا اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے یا اُنکے اعمال عمیق سمندر کی تاریکیوں کی طرح ہیں جس کو موج نے ڈھانک رکھا ہے اس کے اوپر موج ہے پھر اُس کے اوپر بادل۔ ایک اندھیرے پر دوسرا اندھیرا جب وہ اپنا ہاتھ بھی نکالے تو اُسکو دیکھ نہ سکے اور جس کو اللہ نور نہ دے تو اُس کے لیے نور نہیں۔

مشرکوں کے عمل اکارت ہیں

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ؎ — اگر تو نے شرک کیا تو یقیناً تیرے عمل ضبط ہو جائیں گے اور ضرور تو گھاٹے میں رہیگا۔

مناقفون کے عمل دونوں جہان میں اکارت ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ؎ — وہی وہ لوگ ہیں جن کے عمل دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور وہی وہ ہیں جنہوں نے گھاٹا اٹھایا۔

مرتدوں کے بھی

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؎ — اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پلٹ جائیگا اور کفر ہی میں مریگا تو اس کے عمل دنیا اور آخرت میں اکارت ہو جائیں گے۔

منکرین آخرت کے عمل اکارت ہیں

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؎ — جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا اور قیامت کے دن ہماری حضوری میں حاضر ہونیکو نہ مانا انکے عمل اکارت گئے۔

نبی کی بے ادبی پر حبط عمل

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِىِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ؎ — مومنو! اپنی آوازوں کو پیغمبر کی آواز سے اونچا نہ کرو۔ اور اس کے ساتھ اس طرح زور سے باتیں نہ کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہو ورنہ تمہارے عمل ضبط ہو جائیں گے اور تم کو خبر بھی نہ ہوگی۔

کتابتِ اعمال

اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ	کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اُنکے بھید اور سرگوشی کو نہیں سنتے
وَنَجْوٰىهُمْ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۸۰﴾	بیشک ہمارے فرستادے اُنکے پاس لکھتے رہتے ہیں۔
وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ	تمہارے اوپر نگہبان ہیں کراماً کاتبین جو کچھ تم کرتے
يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۱۲﴾	ہو وہ اُس کا علم رکھتے ہیں۔
مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ	وہ مونھ سے کوئی لفظ نہیں نکالتا مگر یہ کہ ایک
عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾	نگہبان اُس کے پاس تیار رہتا ہے۔
وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ﴿۵۲﴾ وَكُلُّ	اور جو کچھ انھوں نے کیا ہے وہ سب اعمال ناموں
صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ﴿۵۳﴾	میں لکھا ہوا ہے اور ہر چھوٹا بڑا (کام) درج ہے۔

قیامت کے دن سارے اعمال موجود ملیں گے۔[1]

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ﴿۷﴾	جو کوئی ایک ذرہ کے برابر بھلائی کریگا دیکھے گا اور
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾	جو کوئی ایک ذرہ کے برابر برائی کریگا دیکھیگا۔
يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ	ہر شخص نے جو بھلائی کی ہے یا جو برائی کی ہے
مُّحْضَرًا وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ﴿۳۰﴾	اُس دن موجود پائے گا۔

وزنِ اعمال

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِنِ الْحَقُّ ﴿۸﴾	اُس دن اعمال کا تولا جانا برحق ہے۔
وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ	اور قیامت کے دن ہم ٹھیک ترازو لگائیں گے کسی
فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ	شخص پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ اور اگر ایک رائی کے دانہ کے برابر

[1] غالباً حبط عمل کیطرح گناہوں کی معافی اور مغفرت کے بھی یہی معنی ہیں کہ وہ موجود تو ہونگے لیکن میزان عمل میں اُن کا کوئی وزن نہ ہوگا۔

مِن خَردَلٍ اَتَینَا بِھَا وَکَفٰی بِنَا حَاسِبِینَ ﴿۲۱﴾ بھی عمل ہوگا تو ہم اسکو لائینگے اور حساب لینے کیلئے ہم کافی ہیں۔

نیک اعمال کا بدلہ دس گنے سے سات سو گنے تک

مَن جَآءَ بِالحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشرُ اَمثَالِھَا ﴿۸﴾ جو کوئی نیکی لائیگا تو اُس کو اُس کا دس گنا ملیگا۔

مَثَلُ الَّذِینَ یُنفِقُونَ اَموَالَھُم فِی سَبِیلِ اللّٰہِ ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس

کَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنبَتَت سَبعَ سَنَابِلَ فِی کُلِّ سُنبُلَةٍ دانہ کی ہے جس نے سات خوشے اُگائے اور ہر ایک خوشہ

مِّاْئَةُ حَبَّةٍ ﴿۳﴾ میں سو دانے ہیں۔

بُرے اعمال کا بدلہ انھیں کے برابر

وَمَن جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجزٰی اِلَّا اور جو کوئی بُرائی لائے گا اُس کو اُسکے برابر بدلا دیا جائیگا

مِثلَھَا وَھُم لَا یُظلَمُونَ ﴿۸﴾ اور اُن پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

جزاء اعمال

قرآن میں اجر و جزا اور عذاب و عقاب وغیرہ کے الفاظ جو مستعمل ہوئے ہیں درحقیقت اُنسے مراد اعمال کے فطری نتائج ہیں نہ کہ مصنوعی سزا و جزا ان دونوں کا فرق مثال سے اس طرح ظاہر کیا جا سکتا ہے کہ زید نے اگر کسی کا ہاتھ کاٹ لیا اور اس جرم میں اس کے اوپر کوئی تاوان عائد کیا گیا تو یہ مصنوعی سزا ہے لیکن اگر اُس نے خود اپنا ہاتھ کاٹ لیا تو اُس کو جو کچھ دکھ پہونچیگا وہ اُس کے عمل کا فطری نتیجہ ہے۔ قرآن تصریح کے ساتھ کہتا ہے

اِنَّمَا تُجزَونَ مَا کُنتُم تَعمَلُونَ ﴿۲۸﴾ تمہیں تو وہی بدلا دیا جائے گا جو تم نے کیا تھا۔

فَلَا یُجزَی الَّذِینَ عَمِلُوا السَّیِّئَاتِ اِلَّا جنھوں نے برائیاں کی ہیں اُن کو جزا نہیں دیجائیگی

مَا کَانُوا یَعمَلُونَ ﴿۲۰﴾ مگر وہی جو وہ کرتے تھے۔

یعنی اعمال کی ایک معنوی شکل ہوتی ہے وہی قیامت کے دن جنت یا دوزخ کی صورت میں نمایاں ہو جائیگی

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا وَحَاقَ — اور اُنکے کرتوت کی بُرائیاں اُن کے اوپر ظاہر ہوجائنگی

بِهِمْ مَا كَانُوا يَسْتَهْزِءُونَ ۝ — اور جس (عذاب) کا مذاق اُڑاتے تھے وہ اُن کو گھیر لیگا۔

یہ فطری نتائج اعمال سے جُدا نہیں ہوسکتے۔ چنانچہ قرآنی آیات سے انکے غیر منفک ہونیکا پورا پورا ثبوت ملتا ہی۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ ائْذَنْ لِي وَلَا — اور ان میں سے بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ مجھے رخصت دیدو

تَفْتِنِّي أَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا وَإِنَّ جَهَنَّمَ — اور فتنہ میں نہ ڈالو۔ سنو! وہ تو فتنہ میں پڑ چکے۔ اور حقیقت یہ ہے

لَمُحِيطَةٌ بِالْكَافِرِينَ ۝ — کہ جہنم تو کافروں کو گھیرے ہوئے ہی۔

بَلَىٰ مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ — ہاں جس نے بھی بُرائی کمائی۔ اور اُس کے گناہ نے اُسکو

خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۝ — گھیر لیا تو وہی لوگ جہنمی ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا — جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہی اور اسی پر

تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَ — جم گئے اُن کے اوپر فرشتے اُترتے ہیں کہ تم نہ خوف کھاؤ نہ

أَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ — رنج کرو اور بہشت کی خوشی مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا

نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۝ — جاتا تھا۔ ہم حیاتِ دنیا میں تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی

لیکن اس دنیا میں یہ نتائج بہت کم نمودار کیئے جاتے ہیں تاکہ ابتلا باقی رہے۔

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ — اور اگر اللہ لوگوں کو ان کی بداعمالیوں کے سبب پکڑے

عَلَىٰ ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَٰكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ — تو زمین پر کوئی جاندار بھی نہ بچے مگر وہ ایک معین مدت

مُسَمًّى ۝ — کے لیے اُن کو مہلت دیتا ہی۔

قیامت کے دن یہ سارے نتائج نگاہوں کے سامنے آشکارا ہوجائینگے[1]

---

[1] نامۂ اعمال کی حقیقت یہی ہو کہ انسان کے اعمال جو دنیا میں اس کا احاطہ کیے ہوئے ہیں قیامت کے دن نتائج کی شکل میں نمودار ہو جائیں گے

وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ — اور اُن کے سامنے اُنکے عمل کی بُرائیاں ظاہر ہوگئیں اور

مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۴۵/۳۳ — جس کی ہنسی اُڑاتے تھے اُسنے اُن کو گھیر لیا۔

لَقَدْ كُنتَ فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَٰذَا فَكَشَفْنَا — تو اس سے بے خبر تھا ہم نے تیرا پردہ اٹھا دیا آج

عَنكَ غِطَاءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيدٌ ۲۲/۵۰ — تیری نگاہ تیز ہی۔

اس حقیقت کو سمجھ لینے سے مسئلہ معاد پر جو دو اعتراضات وارد ہوتے ہیں خود بخود دفع ہو جاتے ہیں

پہلا یہ کہ مجرمین نے جرم ایک محدود زمانہ تک کیا ہی اُن کو غیر محدود زمانہ تک عذاب میں رکھنا انصاف کے خلاف ہی۔

دوسرا یہ کہ سزا کی غرض عبرت ہی کہ دوسرے اُس کو دیکھکر نصیحت پکڑیں اور جب دار آخرت دار التکلیف نہیں ہی تو وہاں سزا دینے کا کیا فائدہ۔

جواب کی صورت یہ ہوئی کہ جسکو تم سزا سمجھتے ہو وہ فطری نتیجہ ہی اور نتیجہ میں نہ زمانہ کا سوال ہی نہ عبرت کا۔ ایک شخص ایک لمحہ میں اپنی آنکھیں پھوڑ سکتا ہی لیکن وہ اندھا عمر بھر کے لیے ہوگیا۔ اور اُس کی نابینائی کسی عبرت کی غرض سے واقع نہیں ہوئی۔[1]

ایک تیسرا اعتراض اور ہی۔ وہ یہ کہ اللہ نے آخرۃ کو دنیا پر جا بجا اپنی کتاب میں ترجیح دی ہی۔

وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ — اور یہ دنیاوی زندگی تو محض کھیل اور بہلاوہ ہی، اور

وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۶۴/۲۹ — دار آخرت بے شک زندگی کے قابل ہی۔

فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ — دنیا کی زندگی کا سامان آخرۃ کے مقابل میں

(بقیہ نوٹ صفحہ ۹۴) جن کو دیکھکر مجرم ڈر جائیں گے اور کہنے لگیں گے۔

يَا وَيْلَتَنَا مَالِ هَٰذَا الْكِتَابِ لَا يُغَادِرُ صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً — ہائے ہماری کمبختی یہ کیسا دفتر ہی کہ کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ بے قلمبند کیے

إِلَّا أَحْصَاهَا وَوَجَدُوا مَا عَمِلُوا حَاضِرًا ۴۹/۱۸ — نہیں چھوڑا ہی یعنی جو عمل انھوں نے کیے تھے اُن کو موجود پایا۔

[1] یہ سوال کہ اللہ نے ان اعمال کے نتائج ایسے کیوں رکھے عالم مشیت سے متعلق ہی جہاں ست شہد شیریں اور نمک نمکین ہوا ہی۔ اور جس میں چون و چرا کی مطلقاً گنجائش نہیں۔

إِلَّا قِيْلًا ۝ — محض سبیح ہی۔

لیکن حالت یہ ہی کہ دنیا میں زندگی کے ہزاروں شعبے ہیں اور ہزاروں مقاصد اور خیر و شر کے مواقع کثیر بخلاف اس کے آخرۃ میں دو ہی فریق ہیں۔

فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ۝ — ایک فریق جنت میں اور ایک فریق دوزخ میں۔

جنتی لذت میں مشغول اور دوزخی عذاب میں گرفتار۔ نہ اُن کی سزا کا کوئی انجام نہ اِن کے عیش کا کوئی نتیجہ۔

جواب یہ ہی کہ اس اعتراض کی بنیاد اس امر پر ہی کہ اُخروی زندگی بلا مقصد ہی اور یہی صحیح نہیں اگرچہ اس دنیا میں غیر ضروری ہونے کی وجہ سے اس مقصد کی تشریح نہیں کی گئی ہی لیکن پھر بھی قرآن میں جا بجا اس کی طرف اشارے موجود ہیں۔

وَهُدُوْا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوْا إِلَى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ۝ — اور جنتیوں کو پاک باتوں کی ہدایت کی جائیگی اور اس سزاوار حمد کے رستہ کی ہدایت کی جائیگی

وَآتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِيْنَ ۝ — اور ہم نے (ابراہیم) کو اس کا بدلا دنیا میں دیا اور آخرت میں وہ صلاحیت والوں میں سے ہوگا۔

وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِيْنَ ۝ — جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے اچھے کام کیے اُنکو ہم ضرور صلاحیت والوں میں داخل کریں گے۔

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۝ — مومنوں کو اللہ دنیا کی زندگی میں پختہ قول پر ثابت قدم رکھتا ہی اور آخرۃ میں بھی

مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ أَعْمٰى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمٰى وَأَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ — جو اس دنیا میں اندھا ہوگا وہ آخرۃ میں بھی اندھا اور زیادہ گمراہ ہوگا۔

جب آخرۃ میں صلاحیتیں اور استقامت ہی صراط اور ہدایت ہی سبیل اور ضلالت ہی تو پھر منزل مقصود کیوں نہیں حقیقت یہ ہی کہ آخرۃ کی فضیلت دراصل اُس کے عالیشان مقصد ہی کی وجہ سے ہی۔ وہاں زندگی کا رُخ اسقدر آشکارا ہوگا کہ کافر حسرت کے ساتھ چلا اٹھیگا۔

یٰلَیۡتَنِیۡ قَدَّمۡتُ لِحَیَاتِیۡ ؕ کاش میں نے اپنی اس (آخرۃ کی) زندگی کے لیے پہلے سے کچھ کیا ہوتا

یوم الجزاء

موت کے بعد دوسری زندگی میں کل اعمال کی پوری پوری جزا ملیگی۔ کفار و مشرکین دوسری زندگی کو مستبعد سمجھتے تھے اور اُس کا انکار کرتے تھے۔

ءَاِذَا مِتۡنَا وَ كُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجۡعٌۢ بَعِيۡدٌ ۚ کیا جب ہم مرجائینگے اور مٹی ہوجائینگے۔ یہ ایسی بعید (از قیاس) ہے

وَاَقۡسَمُوۡا بِاللّٰهِ جَهۡدَ اَيۡمَانِهِمۡ ۙ لَا اور اُنھوں نے بڑے زوروں سے اللہ کی قسم کھائی کہ جو مرگئے

يَبۡعَثُ اللّٰهُ مَنۡ يَّمُوۡتُ ؕ اُن کو اللہ نہیں اُٹھائے گا۔

وَقَالُوۡا مَا هِىَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنۡيَا نَمُوۡتُ اور اُنھوں نے کہا کہ صرف یہ دنیاوی زندگی ہی کہ ہم مرتے

وَنَحۡيَا وَمَا يُهۡلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهۡرُ ۚ جیتے ہیں اور ہم کو زمانہ ہی ہلاک کرتا ہی

وہ دوسری زندگی کو غیر ضروری اور ناممکن سمجھتے تھے۔ قرآن جواب دیتا ہی۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ مِّنَ لوگو! اگر تم کو حشر کے بارے میں شک ہو تو ہم نے

الۡبَعۡثِ فَاِنَّا خَلَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے پھر خون کے لوتھڑے

نُّطۡفَةٍ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنۡ مُّضۡغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ سے پھر پوری یا ادھوری بوٹی سے تاکہ تمہارے اوپر ہم

وَّغَيۡرِ مُخَلَّقَةٍ لِّـنُبَيِّنَ لَـكُمۡ ؕ وَنُقِرُّ فِى الۡاَرۡحَامِ (اپنی قدرت) ظاہر کریں اور ہم کو ہم شکموں میں جب تک چاہتے

مَا نَشَآءُ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخۡرِجُكُمۡ طِفۡلًا ہیں ایک مدت معین کے لیئے رکھتے ہیں پھر تم کو بچہ بنا کر نکالتے ہیں

ثُمَّ لِتَبۡلُغُوۡۤا اَشُدَّكُمۡ ۚ وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّتَوَفّٰى وَ تاکہ اپنی جوانی کو پہنچو۔ اور تم میں سے کوئی مرجاتا ہے اور

مِنْكُمْ مَنْ يُّرَدُّ اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ	کوئی سب سے نکمی عمر کی طرف لوٹایا جاتا ہی کہ جاننے کے
مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً	بعد پھر کچھ نہ سمجھے۔ اور تو زمین کو دیکھتا ہی مردہ۔ اور جب
فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ	ہم اسپر پانی برساتے ہیں تو وہ لہلہاتی ہو اور ابھرنے لگتی ہو اور ہر طرح
وَاَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيْجٍ۔ ذٰلِكَ بِاَنَّ	کی خوشنما روئیدگی اگاتی ہی۔ یہ اسبات کی دلیل ہو کہ اللہ حق
اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى	ہی اور وہ مردوں کو زندہ کریگا اور وہ ہر شی پر قادر ہی اور یہ کہ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ	قیامت آنیوالی ہو اس میں کوئی شبہ نہیں اور اللہ ان لوگوں کو
فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ٥/٢٢	اٹھائیگا جو قبروں میں ہیں۔

دوبارہ زندہ کرنے پر اللہ پوری قدرت رکھتا ہی۔

وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ	اور انسان کہتا ہو کہ کیا جب میں مر گیا تو پھر زندہ کر کے
اُخْرَجُ حَيًّا ٦٦/١٩	نکالا جاؤں گا۔
اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ	کیا انسان یہ نہیں سوچتا کہ ہم نے پہلے اس کو
مِنْ قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ٦٧/١٩	پیدا کیا حالانکہ وہ کچھ نہ تھا۔
اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	کیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہو وہ انکے
بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ۔ بَلٰى وَهُوَ	مثل پیدا کرنے پر قادر نہیں ہو بیشک (وہ قدرت رکھتا
الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ٨١/٣٦	ہی) اور وہ بڑا پیدا کرنیوالا اور واقف کار ہی۔

دوبارہ زندہ کرنے کی ضرورت ہی۔

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ	کیا تم نے سمجھ رکھا ہی کہ ہم نے تم کو بیکار پیدا کیا
اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ١١٥/٢٣ فَتَعٰلَى اللّٰهُ	ہی اور تم کو ہمارے پاس لوٹ کر آنا نہیں ہی۔ اللہ بادشاہ
الْمَلِكُ الْحَقُّ ١١٦/٢٣	برحق اس (بیکار کام) سے بری ہی۔

وَخَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ — اور اللہ نے آسمان اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا

بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰی كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ[۱] ۲۵ — ہی یعنی تاکہ ہر نفس کو اس کی کمائی کا بدلا دیا جائے۔

وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا — اور ہم نے آسمان اور زمین کو نہیں پیدا کیا مگر حق کے

بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ ۱۵ — ساتھ یعنی یہ کہ قیامت ضرور آنیوالی ہی۔

صرف انسان ہی نہیں بلکہ حیوانات بھی دوبارہ زندہ کرکے اُٹھائے جائینگے۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ — اور جتنے جاندار زمین پر چلتے ہیں اور جتنے پرندے اپنے دونوں

يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا — بازوؤں سے اُڑتے ہیں وہ سب کے سب تمہاری جیسی قومیں ہیں ہمنے

فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۶ — لکھنے میں فروگزاشت نہیں کی ہی پھر (قیامت میں) وہ اٹھاکر اپنے ربکے

وہ اعمال جنکی جزا یا سزا دنیا میں ملنی ضروری ہے

ہرچند کہ جزاء اعمال حشر کے دن پر رکھی گئی ہی

وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا — اور اگر اللہ انسانوں کو انکے ظلم پر مواخذہ کرتا تو زمین میں کسی

تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓی — جاندار کو نہ چھوڑتا لیکن اس نے انکو ایک مدت معینہ کیلئے مہلت

اَجَلٍ مُّسَمًّی ۱۴ — دے رکھی ہی۔

مگر بعض اعمال ایسے ہیں جن کا بدلہ دنیا میں بھی ملتا ہی۔ ان میں اجتماعی اعمال بھی ہیں اور انفرادی بھی۔

لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْیِ — جب وہ ایمان لائے تو ہم نے حیات دُنیا کی رسوائی کا عذاب

فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰی حِيْنٍ ۱۰ — انسے رفع کردیا اور کچھ زمانہ کے لیے ان کو سامان دیا۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ — اللہ نے وعدہ کیا ہی کہ تم میں سے جو ایمان لائے ہیں اور انھوں نے اچھے

---

[۱] بالحق کی تفسیر یہی ہی کہ ہر نفس کو اُسکے عمل کا بدلہ دیا جائیگا۔ دنیا میں ظالم ظلم کرتے کرتے اور مظلوم ظلم سہتے سہتے مرگیا۔ یا باطل پرست خوشحال اور حق پرست خستہ حال رہا۔ کیا ان کے لیے کوئی دار الجزا نہیں ہونا چاہیے جہاں اپنے اپنے اعمال کے نتائج دیکھیں۔

لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ	کام کیے ہیں اُن کو زمین کا بادشاہ بنائیگا۔
لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا	جن لوگوں نے احسان کیا ہی اُنکے لیے اس دنیا میں بھلائی
حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ	ہی اور دار آخرت تو سب سے بہتر ہی۔
مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَ	جو کوئی اچھا عمل کریگا خواہ مرد ہو یا عورت شرط یہ ہی کہ وہ
هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ	مومن ہو تو ہم اُس کو پاک زندگی بسر کرائیں گے اور اُن کے
أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ	اچھے کاموں کا جو وہ کرتے تھے ان کو اجر دینگے
وَالَّذِينَ هَاجَرُوا فِي اللَّهِ مِن بَعْدِ	اور جو لوگ ستائے گئے اور اس کے بعد اُنھوں نے اللہ کیلیے
مَا ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ	گھر بار چھوڑا ان کو ہم دنیا میں اچھا ٹھکانا دینگے اور آخرۃ کا بدلا
الْآخِرَةِ أَكْبَرُ	تو اس سے بھی بڑا ہوگا۔
لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ	اگر تم شکر کروگے تو ہم تمکو بڑھائیں گے۔
وَمِنَ النَّاسِ مَن يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ	اور بعض آدمی وہ ہیں جو ایک کنارے پر اللہ کی بندگی اختیار کرتے
حَرْفٍ فَإِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ اطْمَأَنَّ بِهِ وَإِنْ	ہیں اگر انکو کوئی بھلائی پہونچگئی تو اسپر مطمئن ہوگئے اور اگر کوئی
أَصَابَتْهُ فِتْنَةٌ انقَلَبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ خَسِرَ الدُّنْيَا	آزمائش ان پڑی تو اپنے مُنہ پلٹ گئے۔ وہ دین اور دنیا
وَالْآخِرَةَ	دونوں میں خسارہ میں ہے۔
وَمِنَ النَّاسِ مَن يُجَادِلُ فِي اللَّهِ	اور بعض آدمی وہ ہیں جو اللہ کے بارے میں بلا علم بلا ہدایت
بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُّنِيرٍ ثَانِيَ	اور بلا روشن کتاب کے جھگڑتے ہیں اپنے پہلو کو موڑتے ہوئے
عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ لَهُ فِي الدُّنْيَا	تاکہ اللہ کی راہ سے گمراہ کردیں۔ ایسوں کو دنیا میں رسوائی ہی اور
خِزْيٌ وَنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ	قیامت کے دن ہم اُن کو دوزخ کا عذاب چکھائیں گے۔
أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ	کیا تم اللہ کی کتاب کی بعض باتوں کو مانتے ہو اور بعض

بِبَعْضٍ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۸۵

باتوں کو نہیں۔ جو کوئی تم میں سے ایسا کریگا اُسکا بدلا دنیا میں رسوائی ہی اور قیامت کے دن وہ سخت عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۱۱۴

اور اُس سے بڑھ کر گنہگار کون ہی جو اللہ کی مسجدوں میں اُسکا نام لینے سے روکے اور اُن کے اُجاڑنے کی کوشش کرے یہ اُن میں نہیں اخل ہونے پائیں گے مگر ڈرتے ہوئے اُنکے لیے دُنیا میں رسوائی ہی اور آخرۃ میں بڑا عذاب ہی۔

وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۳۳ لَهُمْ عَذَابٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۳۴

اور جس کو اللہ گمراہ کرے اُس کو کوئی راہ دکھانیوالا نہیں۔ ان کو دنیاوی زندگی میں عذاب ہی اور آخرت کا عذاب اور سخت ہی۔

جب کسی قوم میں جرائم پھیلتے ہیں تو ان میں تین فریق ہوتے ہیں ایک مجرم۔ ایک خاموش اور ایک روکنے والا۔ یہی آخر الذکر عذاب سے بچا یا جاتا ہی۔

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖٓ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۱۶۵

جب اُنھوں نے وہ نصیحتیں جو اُن کو کی گئی تھیں بھلا دیں تو ہم نے اُن لوگوں کو جو بُرائیوں سے روکتے تھے نجات دی اور ان لوگوں کو جو گنہگار تھے اُنکی نافرمانی کے باعث سخت عذاب میں مبتلا کیا

دستور العمل

مومنوں کے لیے دستور العمل جس سے عمل صالح اور عمل سو کا امتیاز کر سکیں صرف ایک ہی یعنی اللہ کی کتاب کہ وہی تعیینی ہی۔

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا

جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف اترا ہی اُسکی پیروی

تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ — کرو اور اس کے سوا اولیاء کی پیروی نہ کرو۔

غیر یقینی شے کا دین میں کچھ دخل نہیں۔

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ — اس کے پیچھے نہ چل جس کا تجکو یقین نہیں ہے۔ کیونکہ کان، آنکھ

وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا — اور دل ان سب سے باز پرس ہوگی۔

اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا — اور ظن حق کی جگہ پر کچھ کار آمد نہیں۔

قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا — کہدے کہ تمہارے پاس کوئی علم ہو تو ہمارے سامنے اس کو

اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ — نکالو تم تو صرف گمان کے پیچھے چلتے ہو اور اٹکل ہی دوڑاتے ہو

کتاب اللہ کو چھوڑ کر بزرگوں کی پیروی کرنا گمراہی ہے[۱]

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا — اور جب انسے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اللہ نے اتارا ہے اس کی پیروی

بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا[۲] اَوَلَوْ كَانَ — کرو تو کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ ہم تو اسکی پیروی کرینگے جسپر ہمنے اپنے

اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ — بزرگوں کو پایا ہے خواہ انکے بزرگ کچھ بھی نہ سمجھتے ہوں اور نہ ہدایت یافتہ ہوں

عالم ابتلاء

یہ عالم تمام تر ابتلا ہے۔ اس کا کوئی نقطہ آزمائش سے خالی نہیں۔

اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ — ہمنے آدمی کو مرکب نطفہ سے پیدا کیا کہ آزمائیں پھر اسکو ہمنے

---

[۱] آیت میں آباء کا لفظ ہے لیکن اس سے صرف نسبی آباء مراد نہیں ہیں بلکہ بزرگان و اسلاف قدیم بھی داخل ہیں۔ جب کسی قوم کا یہ عقیدہ ہو جاتا ہے کہ بزرگی اور ولایت امامت اور اجتہاد علم اور فضیلت سب ہمارے سلف پر ختم ہو گئیں اور ہم اُن کے برابر نہیں ہو سکتے اور ہماری فلاح صرف انکی تقلید میں ہے تو اُس کی تعمیر ہی میں خرابی کی صورت مضمر ہو جاتی ہے اور وہ سوائے ترقی معکوس کے اور کچھ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ماضی کے ساتھ اسقدر وابستہ ہو جاتی ہے کہ مستقبل کی صلاحیت اُس میں باقی نہیں رہتی۔ بزرگان سلف کی عظمت کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ قوم کے سنگ بنیاد ہیں۔ لیکن سنگ بنیاد پر جو ردّا رکھا جائے اس کو اُس سے بلند ہونا چاہیے۔

[۲] حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح اگر کوئی رسول بن رسول بن رسول بن رسول ہو تو کہہ سکتا ہے کہ واتبعت ملة آبائي ابراهيم واسحٰق ويعقوب میں اپنے آباء ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا پیرو ہوں۔

نَبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۲ | سُننے والا اور دیکھنے والا بنایا۔
خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ | اللہ نے موت اور زندگی کو پیدا کیا کہ تم کو آزمائے کہ کون
اَحْسَنُ عَمَلًا ۲ | تم میں سے اچھے کام کرتا ہے۔
اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَی الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا | جو کچھ روئے زمین پر ہے ہم نے اُس کو زمین کے لیے زینت
لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۱۸ | بنایا ہے تاکہ لوگوں کو آزمائیں کہ کون اچھے کام کرتا ہے۔

اللہ نے اگرچہ ہدایت اور ضلالت کی راہیں نمایاں کر دی ہیں۔

قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۔ ۲ | گمراہی سے ہدایت ظاہر ہو چکی۔

اور فرقان یعنی حق و باطل میں فرق کرنے کا معیار اتار دیا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ | مبارک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر حق و باطل میں فرق
لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۱ | کرنیوالا (قرآن) اُتار دیا تاکہ وہ دنیا والوں کو آگاہ کرے۔

لیکن یہ سب کچھ ان اہل بصیرت کے لیے ہے جن کی توفیق الٰہی دستگیری کرے ورنہ حق کو باطل اور باطل کو حق سمجھنے والے ہی زیادہ ہیں۔

ایمان لانے کے بعد بھی قدم قدم پر ابتلا ہے۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا | کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اس کہدینے سے کہ ہم ایمان
اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۲ | لائے وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور آزمائش میں نہ ڈالے جائیں گے۔
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰی نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ | اور ہم ضرور تم کو آزمائیں گے تاکہ جہاد کرنیوالوں اور صبر کرنے
مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ۳ | والوں کو معلوم کرلیں اور تمہاری حالت جانچ لیں۔
وَلَوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ | اور اگر اللہ چاہتا تو تمہارا بدلا اُن سے لے لیتا لیکن وہ چاہتا ہے
لِّیَبْلُوَا بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ۴ | کہ تم میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ آزمائے۔

وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَة — اور ہم خیر و شر کی آزمائش میں ڈال کر تمکو جانچیں گے۔

اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَة — تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تو بس آزمائش ہیں۔

اختلاف انسانوں میں ہمیشہ رہیگا

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً — اور اگر تیرا رب چاہتا تو سارے انسانوں کو ایک ہی امت بنا

وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ — دیتا اور وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہیں گے بجز اُنکے جنپر تیرا رب مہربانی

رَبُّكَ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ — کرے اور اسی لیے اُن کو پیدا کیا ہی۔ اور تیرے رب کی بات پوری

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ — ہو کر رہیگی کہ میں جہنم کو انسان اور جن سب سے ضرور بھروں گا۔

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا — اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ہدایت کے راستہ پر متفق

تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ — کر دیتا۔ سو تو جاہل نہ بن۔

مطالبہ صرف ایمان کا ہی[1]

فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا — جو اپنے رب پر ایمان لائیگا اُس کو نہ کسی نقصان کا

وَّلَا رَهَقًا — خطرہ ہوگا نہ ظلم کا۔

ایمان کی ہدایت اللہ کا احسان ہی

قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ — کہدے کہ میرے اوپر اپنے اسلام (لانے) کا احسان نہ رکھو بلکہ اللہ

يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ — تمہارے اوپر احسان کرتا ہی کہ اُسنے تمکو ایمان کی ہدایت دی۔

ایمان کے بعد شرح صدر۔

وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ — جو کوئی اللہ پر ایمان لاتا ہی اللہ اُسکے دل کو ہدایت دیتا ہی۔

---

[1] قرآن انسان سے صرف ایمان کا طالب ہی نہ کہ عرفان کا۔ یہاں تک کہ خود مومنوں سے بھی

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ — مومنو! اللہ اور اُس کے رسول اور اس کتاب پر جو اُس کے رسول پر

نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ — اتاری گئی اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے اتاری گئی ایمان لاؤ۔

کیونکہ عرفان کا دینا خود قرآن کا کام ہی اور حقیقی معرفت اُسی کی آیات میں تدبر و تفکر سے حاصل ہوتی ہی۔

ہدایت

ہدایت کے معنی راستہ دکھانے کے ہیں۔ انبیا اسی معنی میں ہادی ہوتے ہیں۔

وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	اور بیشک تو سیدھے راستہ کیطرف رہنمائی کرتا ہے۔
وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	اور بیشک تو اُن کو سیدھے راستہ کیطرف بلاتا ہے۔

دوسرے معنی راستہ پر لگا دینے کے ہیں۔ یہ صرف اللہ کا کام ہے۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ	تو جس کو چاہتا ہے اُس کو نہیں ہدایت دے سکتا اور اللہ
اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ	جس کو چاہے ہدایت دے۔
لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ	تیرے ذمہ اُن کو راہ پر لگانا نہیں ہے لیکن اللہ جسکو چاہتا
يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ	ہے راہ پر لگاتا ہے۔

ہدایت اور گمراہی اللہ ہی کے اختیار میں ہے

مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ وَمَنْ يَّشَاْ	اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے سیدھے
يَجْعَلْهُ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	راستہ پر لگا دیتا ہے۔
وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ	اور جس کو اللہ گمراہ کرے اُس کا راہنما کوئی نہیں اور
وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ	جس کو اللہ ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔

اللہ کن لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	جو لوگ اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اللہ اُن کو
لَا يَهْدِيْهِمُ اللّٰهُ	ہدایت نہیں دیتا۔
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ	حقیقت یہ ہے کہ اللہ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ	اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ

اللہ ان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو کافر اور جھوٹے ہیں

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ

اللہ ان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو گناہگار اور جھوٹے ہیں

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي مَنْ يُّضِلُّ

اللہ ان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا جو گمراہ کرتے ہیں۔

دلوں پر مہر

إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنْذَرْ
تَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ

جو لوگ کافر ہیں انکے لیے برابر ہے چاہے تم انکو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ
ایمان نہیں لائیں گے۔

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَ
عَلٰى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ

اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں پر مہر لگادی ہے اور
ان کی آنکھوں پر پردہ ڈالدیا ہے۔

وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰيَةٍ لَّيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُبْطِلُوْنَ

اور اگر تو ان کے پاس کوئی نشانی لائے تو وہ لوگ جو
کافر ہیں ضرور کہیں گے کہ تم جھوٹے ہو

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ

اسی طرح اللہ بے علم لوگوں کے دلوں پر مہر لگادیتا ہے۔

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ
مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ

اسی طرح اللہ ہر مغرور سرکش کے دل پر
مہر لگا دیتا ہے۔

كَذٰلِكَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِ الْمُعْتَدِيْنَ

اسی طرح ہم حد سے بڑھنے والوں کے دلوں پر مہر لگاتے ہیں

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ وَ
أَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ
وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْ

کیا تو نے اسکو دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہشوں کو اپنا
معبود بنا رکھا ہے اور علم رکھتے ہوئے بھی اسکو اللہ نے گمراہ کردیا ہے اور اس کے
کان اور دل پر مہر لگادی ہے اور اس کی آنکھ پر پردہ ڈالدیا ہے۔

بَعْدِ اللّٰهِ ۲۳/۴۵ — اللہ کے بعد اس کو کون ہدایت دیگا۔

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ — اور کسی کے اختیار میں نہیں ہے کہ بلا حکم الٰہی ایمان لا سکے

اللّٰهِ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۱۰۰/۱۰ — اور اللہ خباثت انہیں لوگوں پر ڈالتا ہے جو عقل ہی کام نہیں لیتے

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ — اور ہم نے بہتیرے جن و انس دوزخ ہی کے لیے پیدا کیے ہیں انکو

وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ — دل ہیں جن سے وہ سمجھنے کا کام نہیں لیتے اور آنکھیں ہیں جن سے دیکھنے

اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ — کا کام نہیں لیتے اور کان ہیں جن سے سننے کا کام نہیں لیتے۔ یہ لوگ مثل

بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ — بہائم کے ہیں۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ۔ یہ وہی لوگ ہیں جو

هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۱۷۹/۷ — بے خبر رہنے والے ہیں۔

اللہ کن لوگوں کو ہدایت دیتا ہے۔

وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِلٰى — اللہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں سیدھے راستے

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۵۴/۲۲ — کی طرف ہدایت کرنے والا ہے۔

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ — کہدے کہ اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جو رجوع

اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ ۲۷/۱۳ — ہوتا ہے اُس کو اپنی طرف ہدایت دیتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ — اور جن لوگوں نے ہماری راہ میں جہاد کیا ان کو ہم

سُبُلَنَا ۶۹/۲۹ — اپنی راہیں دکھاتے ہیں۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ — تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور واضح کتاب

يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ — آگئی، اس سے اللہ اُن لوگوں کو سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے جو

السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ — اُس کی رضا کی پیروی کرتے ہیں اور اپنے حکم سے انکو تاریکیوں سے

وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۱۶/۵ — روشنی میں نکالتا ہے اور اُن کو سیدھا راستہ دکھاتا ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ	جو آخرۃ کی کھیتی چاہتا ہی ہم اُس کی کھیتی کو بڑھاتے ہیں
فِيْ حَرْثِهٖ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ	اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہی اُس میں سے اُسکو دیتے ہیں
مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ	مگر آخرت میں اُس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ	جو دنیا چاہتا ہی تو ہم جس کو چاہتے ہیں اور جس قدر
فِيْهَا مَا نَشَاۤءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ	چاہتے ہیں سردست اُسی میں اُس کو دیدیتے ہیں پھر ہم اُسکو
يَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ	جہنم میں ڈالینگے جسمیں وہ ملعون و راندۂ درگاہ ہوکر جلیگا، اور جو
وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰۗىِٕكَ كَانَ	کوئی آخرۃ کا طالب ہوتا ہی اور اُس کے لیے جو کوشش چاہیئے وہ کرتا
سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا	ہی تو یہی لوگ ہیں جن کی کوششیں مقبول ہیں بشرطیکہ وہ مومن ہوں

اللہ ہدایت پانے والوں کی ہدایت کو بڑھاتا ہی

وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى	جنھوں نے ہدایت قبول کی ہی اللہ انکی ہدایت کو بڑھاتا ہی

اور اُن کو مزید ہدایت اور تقویٰ عطا فرماتا ہی۔

وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّ	اور جو لوگ ہدایت اختیار کر چکے ہیں اللہ انکی ہدایت کو بڑھائیگا
اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ	اور اُن کو اُنکا تقویٰ عطا فرمائے گا۔

فریضۂ تبلیغ

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ	اے رسول! جو کچھ تیرے اوپر تیرے رب کیطرف سے نازل ہوا ہی اُسکو
مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ	(اہل دنیا کے پاس) پہنچا دے اور اگر تو نے نہ کیا تو اللہ کا پیغام نہیں پہنچایا
اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ	اپنے رب کے راستے کیطرف (لوگوں کو) دانشمندی اور نصیحت کے
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ	ساتھ بلا۔ اور اُن کے ساتھ پسندیدہ طریقہ سے بحث کر۔
وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ	اور تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے کہ وہ

وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ	لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے اور امر بالمعروف اور نہی
وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۳:۱۰۴	عن المنکر کرے اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونگے۔
وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا	اسی طرح ہم نے تم کو درمیانی اُمت بنایا
شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ	تاکہ تم لوگوں پر تبلیغ کرو اور رسول تمہارے
شَهِيدًا ۲:۱۴۳	اوپر مبلغ ہو۔

یہ تبلیغ صرف قرآن کے ساتھ ہوگی۔

وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنذِرَكُم بِهِ	اور میرے پاس قرآن بذریعہ وحی کے بھیجا گیا ہے کہ اس سے
وَمَن بَلَغَ ۶:۱۹	میں تم کو آگاہ کروں اور ان لوگوں کو جن کو یہ پہنچے۔
قُلْ إِنَّمَا أُنذِرُكُم بِالْوَحْيِ ۲۱:۴۵	کہدے کہ میں تو بس وحی کے ذریعہ سے آگاہ کرتا ہوں۔
فَذَكِّرْ بِالْقُرْآنِ مَن يَخَافُ وَعِيدِ ۵۰:۴۵	جو کوئی ہمارے عذاب سے ڈرتا ہے اُسکو قرآن ہی کیساتھ نصیحت کر۔

دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ	دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ گمراہی سے
مِنَ الْغَيِّ ۲:۲۵۶	ہدایت نمایاں ہو چکی۔
وَقُلِ الْحَقُّ مِن رَّبِّكُمْ فَمَن شَاءَ فَلْيُؤْمِن	اور کہدے کہ حق تمہارے رب کی طرف سے (آچکا) اب
وَمَن شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ۱۸:۲۹	جو چاہے مومن بنے اور جو چاہے کافر بنے۔
وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَن فِي الْأَرْضِ	اگر تیرا رب چاہتا تو زمین پر جتنے لوگ ہیں سب کے
كُلُّهُمْ جَمِيعًا أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا	سب ایمان لے آتے۔ کیا تو لوگوں کو مجبور کریگا کہ وہ
مُؤْمِنِينَ ۱۰:۹۹	مومن ہو جائیں۔

مومنین

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيٰتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝۲ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۝۳

مومن تو بس وہی ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا جاتا ہے تو انکے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اس کی آیتیں انکو سنائی جاتی ہیں تو انکے ایمان کو بڑھاتی ہیں اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ جو نماز پڑھتے ہیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے خرچ کرتے ہیں۔

یہی مومن صادق ہیں

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجٰهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُونَ ۝

مومن تو بس وہی ہیں جو اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لائے اور پھر انھوں نے شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ یہی لوگ سچے ہیں۔

یہی مومن محسن ہیں

تِلْكَ آيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيمِ ۝۲ هُدًى وَّرَحْمَةً لِّلْمُحْسِنِينَ ۝۳ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝۴

یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں۔ ہدایت اور رحمت ہیں محسنوں کے لیے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور آخرۃ پر وہ یقین رکھتے ہیں۔

یہی مومن متقی ہیں

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝۲ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۝۳

یہ کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک نہیں متقیوں کے لیے ہدایت ہے جو بے دیکھے ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں۔ اور ہماری دی ہوئی روزی خرچ کرتے ہیں

یہی مومن اولیاء اللہ ہیں[1]

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُونَ ۝ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝
مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ
صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

سنو! اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہونگے
جو کہ ایمان لائے اور اللہ سے ڈرتے ہیں
جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان لایا اور جس نے اچھا کام
کیا اُن کے اوپر نہ خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہونگے۔

یہی مومن صدیق اور شہید ہیں[2]

الَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ أُولٰئِكَ
هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۝

جو لوگ اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لائے وہی اپنے
رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں۔

اللہ مومن کا رتبہ بلند کرتا ہے

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ
أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۝

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور جن کو علم دیا گیا اُنکے
درجوں کو اللہ بلند کرتا ہے۔

مومن مجاہد کا درجہ سب سے بڑا ہے

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ
بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً
وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنَىٰ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِينَ
عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَ

مومنین میں سے بلا عذر گھر بیٹھنے والے اور اللہ کی راہ میں
جان و مال سے جہاد کرنیوالے برابر نہیں ہو سکتے اللہ نے
جان و مال سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھنے والوں پر
درجہ میں فضیلت دی ہے اور ہر ایک سے بھلائی کا وعدہ
کیا ہے اور مجاہدوں کو بیٹھنے والوں پر اجر عظیم
کے لحاظ سے بہتری ہے اور اللہ کے پاس درجوں میں

---

[1] ولی کے معنی قریب کے ہیں۔ ایمان اور عمل صالح سے بندہ اللہ کے قریب ہوتا جاتا ہے اس لیے ہر مومن باعمل بلحاظ اپنے درجہ کے ولی ہے۔
[2] شہید کے معنی قرآن میں گواہ اور مبلغ کے ہیں۔

مَغْفِرَةٌ وَّرَحْمَةٌ ؀ — مغفرت ہیں اور رحمت ہیں۔

مومن کفار پر ہمیشہ غالب رہیں گے

وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ — اور اگر کفار تم سے لڑیں گے تو وہ یقیناً پیٹھ پھیر لینگے

ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ؀ — پھر وہ اپنا کوئی ولی اور مددگار نہیں پائیں گے۔

کفار کو مومنوں پر کبھی غلبہ نہ ہوگا

وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى — اور اللہ کافروں کو مسلمانوں کے اوپر کوئی

الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ؀ — راہ نہیں دیگا۔

مومنوں کی مدد اللہ کے ذمہ ہے۔

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ؀ — مومنوں کی مدد کرنا ہمارے اوپر لازم ہے

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ — اور نہ ہمت ہارو اور نہ غمگین ہو اگر تم مومن ہو

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ؀ — تو تمھیں سربلند رہو گے۔

مومنوں کے لیے بادشاہت کا وعدہ[1]

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا — اللہ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے

الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ ؀ — کام کیے وعدہ کیا ہے کہ انکو ضرور زمین کا بادشاہ بنا دیگا۔

---

[1] اس وعدے کے مطابق مومنوں کو بادشاہت ملنی ضروری ہے اگر آج معاملہ اس کے برعکس ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ کے نزدیک ہمارا مومن صالح الاعمال ہونا مسلم نہیں۔ ورنہ اس کا وعدہ غلط نہیں ہو سکتا۔

کافروں کو بادشاہت سے محروم رکھنے کا اللہ نے کہیں وعدہ نہیں فرمایا بلکہ چونکہ ان کے لیے صرف متاع دنیا ہی ہے اس لیے وہ یہاں ان کو بہت کچھ دینے کے لیے تیار ہے۔

وَلَوْلَا اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ وَزُخْرُفًا وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ؀

اور اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ سارے آدمی ایک ہی امت کے ہو جائینگے تو ہم اللہ کے منکروں کے لیے انکے گھروں کی چھتیں چاندی کی بنا دیتے اور زینے بھی جن پر چڑھتے۔ اور انکے گھروں کے دروازے اور تخت جن پر وہ تکیہ لگا کر بیٹھتے اور چاندی کے نہیں بلکہ سونے کے۔ یہ سب تو صرف دنیاوی زندگی کا سازوسامان ہے اور آخرت تو تیرے پروردگار کے نزدیک خاص پرہیزگاروں کے لیے ہے۔

مومنوں کے لیے امن

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ

جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان میں ظلم کی آمیزش نہیں کی تو اُنکے لیے امن ہے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

مومنوں کے لیے عزت[1]

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

حقیقت یہ ہے کہ عزت اللہ کے لیے ہے اور اُسکے رسول اور مومنوں کیلئے

مؤمنوں پر اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں[2]

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا

اور وہی ہے جو تمہارے اوپر درود بھیجتا ہے اور اُس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو تاریکیوں سے روشنی میں نکالے اور وہ مومنوں پر مہربان ہے۔

مومنوں کے لیے فرشتے اور حاملین عرش دعائیں کرتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

جو لوگ عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں اور جو اُس کے گرد ہیں وہ اپنے رب کے حمد کی تسبیح پڑھتے ہیں اور اسپر ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے لیے مغفرت مانگتے ہیں۔

مومنوں ہی کے لیے ساری نعمتیں پیدا کی گئی ہیں لیکن دنیا میں ان کے ساتھ دوسروں کو بھی مل جاتی ہیں مگر آخرۃ میں انھیں کے لیے مخصوص ہونگی۔

---

[1] عزت ساری اللہ ہی کے لیے ہے (ان العزۃ للہ جمیعا) مگر وہ اپنے خاص بندوں پیغمبروں اور مومنوں کو بھی عزت بخشتا ہے۔

[2] اللہ مومنوں پر مہربان ہے اور وہ اور اُس کے فرشتے کل مومنوں پر درود بھیجتے ہیں پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کا نبی صرف اپنے آل پر درود بھیجے اور اُمت کو اسی کی تعلیم دے جائے۔ اس لیئے مروجہ درود جو نمازوں میں پڑھا جاتا ہے صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ قرآن اور رحمۃ للعالمین کی شان دونوں کے خلاف ہے۔ بعض لوگوں نے آل کے معنی پیرو کے لے کر اس کو تمام اُمت پر وسعت دینے کی کوشش کی ہے مگر یہ تاویل چل نہیں سکتی۔ کیونکہ اس میں آل محمد کو تشبیہ دی گئی ہے آل ابراہیم سے اور آل ابراہیم سے اولاد ہی مراد ہے۔ اس لیئے آل محمد سے بھی سوائے اولاد کے اور کچھ مراد نہیں ہو سکتی۔

قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ	پوچھو کہ اللہ نے جو پاک روزی اور زینت اپنے بندوں کے
لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ	لیے پیدا کی ہے ان کو کس نے حرام کر دیا۔ کہدے کہ وہ
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ	دنیاوی زندگی میں مومنوں کے لیے ہے اور قیامت کے
الْقِيٰمَةِ ۳۲/۷	دن تو انھیں کے لیے مخصوص ہوگی۔

مومن تھوڑے ہیں

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے
وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ ۲۴/۳۸	عمل کیے۔ اور وہ بہت کم ہیں۔
وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ۱۳/۳۴	اور میرے شکر گزار بندے کم ہیں۔

مومنوں کے لیے مغفرت اور درجے۔

لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۴/۸	انکے لیے انکے رب کے پاس درجے ہیں اور مغفرت اور عزت کی روزی

منافقین

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ	اور بعض آدمی ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور قیامت
وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۸/۲	پر ایمان لائے حالانکہ وہ ایمان نہیں رکھتے ہیں۔
وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَ	اور جب وہ مومنوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم مومن
اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا	ہیں اور جب اپنے شیطانوں کے پاس تنہائی میں جاتے ہیں تو
نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۱۴/۲	کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو بس (مومنوں کی) ہنسی اڑاتے تھے

منافق گمراہ ہیں

اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْ	منافق مرد اور منافق عورتیں ایک کے ایک ہم جنس ہیں
بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ	برے کام کی صلاح دیتے ہیں اور بھلے کام سے روکتے ہیں، اور

وَيَقْبِضُونَ اَيْدِيَهُمْ نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ[1] اِنَّ	اپنے ہاتھ کھینچتے ہیں۔ اونھوں نے اللہ کو بھلا دیا تو اللہ نے
الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۶۷﴾	اُن کو بھلا دیا۔ منافق سرکش ہیں۔

منافقین کے ساتھ جہاد کا حکم

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ	اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کر اور
وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ﴿۷۳﴾	اُن کے اوپر سختی کر۔

منافقین کے لیے نہ استغفار نہ جنازہ

اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ	تو چاہے انکے لیے مغفرت مانگے یا نہ مانگے اگر ستر بار بھی مغفرت
تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ	مانگے گا تو بھی اللہ ان کو نہیں بخشیگا۔
وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا	جو کوئی ان میں سے مرجائے اسپر نہ نماز پڑھو نہ
وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	اس کی قبر پر کھڑے ہو۔ اونھوں نے اللہ اور رسول کا
وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾	انکار کیا اور سرکشی ہی میں مرگئے۔
اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ	منافقین دوزخ کے سب سے نیچے درجے
مِنَ النَّارِ ﴿۱۴۵﴾	میں ہوں گے۔

مرتدین

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ	اور جو تم میں سے اپنے دین سے پلٹ جائے گا اور
وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا	کافر ہی مرگیا تو اُن کے عمل دنیا اور آخرت میں
وَالْاٰخِرَةِ ﴿۲۱۷﴾	اکارت جائیں گے۔

---

[1] اللہ بھولنے والا نہیں ہے وہ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۔ یہاں بھولنے کے معنی ہیں ان کو نعمتوں سے محروم کر دینے کے۔

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَهْوًا وَّ	اللہ نے جنت کا دانہ پانی کافروں پر حرام کر دیا جنھوں نے اپنے دین کو ہنسی
لَعِبًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَآءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا ﴿۵۱﴾	کھیل بنا رکھا تھا اور دنیا کی زندگی نے ان کو دھوکے میں ڈال دیا تھا سو آج ہم ان

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ۱۳۷/۴

جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھتے گئے تو اللہ نہ انکی مغفرت کریگا اور نہ اُن کو (سیدھا) رستہ دکھائیگا۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَّن تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۹۰/۳

جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور کفر میں بڑھتے گئے تو اللہ ہرگز اُن کی توبہ نہیں قبول کریگا۔

کافرین

إِن تَكْفُرُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنكُمْ وَلَا يَرْضَىٰ لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ وَإِن تَشْكُرُوا يَرْضَهُ لَكُمْ ۷/۳۹

اگر تم کفر کرو گے تو اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کے لیے کفر کو پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو گے تو وہ اُس کو تمہارے لیے پسند کریگا۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ ۱۶۸/۴

جن لوگوں نے کفر اور ظلم کیا تو اللہ انکو نہیں بخشیگا اور سوائے دوزخ کے راستہ کے اور کوئی رستہ اُن کو نہیں دکھائیگا۔

إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّىٰ يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۴۰/۷

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور اُن سے اکڑ بیٹھے تو نہ اُنکے لیے آسمان کے دروازے کھولے جائینگے اور نہ وہ جنت میں داخل ہونے پائینگے۔ یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گذر جائے۔

کفار سے ترک موالات

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَن تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً ۲۸/۳

مسلمانوں کو چاہیے کہ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کریگا تو اس سے اللہ کو کچھ سروکار نہیں، مگر یہ کہ تم کو ان کی ایذا سے بچنا مقصود ہو۔

(بقیہ ترجمہ از صفحہ ماقبل) ہم (قصداً) اُن کو بھلا دینگے جیسے کہ انھوں نے اپنے اس دن کے پیش آنے کو بھلا دیا تھا۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا اٰبَآءَکُمْ	مومنو! اگر تمہارے باپ اور بھائی بھی کفر کو اسلام
وَاِخْوَانَکُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْکُفْرَ عَلَی	پر ترجیح دیں تو اُن کو اپنا دوست نہ بناؤ اور تم میں
الْاِیْمَانِ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْکُمْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۲۳/۹	سے جو کوئی اُن کو دوست بنائیگا وہ گنہگار ہے۔

مشرکین

اہل ایمان کے سب سے بڑے دشمن مشرک ہیں اور یہود

وَلَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ	اور تو سب سے بڑھ کر مسلمانوں کا دشمن یہود کو
اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا ۸۲/۵	پائے گا اور مشرکوں کو۔

مشرک ناپاک ہیں

اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ ۲۸/۹	مشرک تو بس ناپاک ہیں

مشرک ہمیشہ محکوم رہیں گے

سَنُلْقِیْ فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ	ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈالدیں گے کیونکہ انھوں
بِمَآ اَشْرَکُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۱۵۱/۳	نے اللہ کے ساتھ اس چیز کو شریک گردانا جسکی کوئی دلیل اللہ نے نہیں اتاری

مشرکوں کے ساتھ مناکحت جائز نہیں۔

وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکٰتِ حَتّٰی یُؤْمِنَّ ۲۲۱/۲	مشرک عورتوں سے جبتک وہ ایمان نہ لائیں نکاح نہ کرو۔
وَلَا تُنْکِحُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یُؤْمِنُوْا ۲۲۱/۲	اور مشرک مردوں سے جبتک وہ ایمان نہ لائیں اپنی عورتوں کو نہ بیاہو

مشرکین کے لیے خواہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں استغفار ممنوع ہے۔

مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ	نبی اور مومنوں کو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ مشرکوں کے لیے
یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ وَلَوْ کَانُوْا اُولِیْ قُرْبٰی	مغفرت مانگیں خواہ اُن کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں
مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۱۱۳/۹	جب ان پر ظاہر ہو گیا کہ وہ جہنمی ہیں۔

اهل کتاب

بنی اسرائیل کو اللہ نے دنیا میں سب سے برگزیدہ قوم بنا کر اپنی نعمتوں سے سرفراز فرمایا تھا

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ	ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور فہم اور نبوت دی
وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَ	اور پاک چیزوں کی روزی عطا فرمائی اور دنیا جہان کے
فَضَّلْنٰهُمْ عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ۱۶/۴۵	لوگوں پر ان کو فضیلت بخشی۔

لیکن ایک زمانہ کے بعد ان کی حالت بگڑ گئی اور وہ کفر اور نافرمانی میں مبتلا ہو گئے۔

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ	بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا وہ داؤد اور
عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭ ذٰلِكَ بِمَا	عیسیٰ بن مریم کی زبانوں سے ملعون قرار پائے کیونکہ وہ نافرمان
عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۷۸/۵	تھے اور حد سے آگے بڑھ جاتے تھے۔

نزول قرآن کے وقت ان کی دو جماعتیں تھیں، یہود و نصاریٰ۔ یہود بیشتر اپنے اعمال و عقائد دونوں کے لحاظ سے گمراہ ہو چکے تھے اور اللہ کا غضب نیز نازل ہو چکا تھا۔

وَتَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ	اور تم ان میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور سرکشی اور حرام کھانے
وَالْعُدْوَانِ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۭ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۶۲/۵	پر گرے پڑتے ہیں۔ بیشک بُرے کام ہیں جن کو یہ کرتے ہیں۔
سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ۴۲/۵	جھوٹ کے بڑے سننے والے اور سخت حرام خور۔
وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ	اور ان میں سے بعض ان پڑھ ہیں جو کتاب کو سوائے تلاوت
اَمَانِيَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۷۸/۲	کر لینے کے اور کچھ نہیں سمجھتے اور وہ تو صرف گمان ہی رکھتے ہیں
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ	اور بس۔ افسوس ان لوگوں پر ہے جو کتاب اپنے ہاتھوں سے لکھتے
ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ ھٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ	ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس سے تھوڑا سا
ثَـمَنًا قَلِيْلًا ۭ فَوَيْلٌ لَّھُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَ	دام حاصل کریں۔ افسوس ہے ان کے ہاتھوں کی لکھائی پر اور

وَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُونَ ٧٩/٢ — افسوس ہے اُن کی کمائی پر۔

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَ — بوجہ انکے اپنے عہد کو توڑ دینے کے ہم نے ان پر لعنت کی اور انکے

جَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن — دلوں کو سخت کر دیا۔ وہ الفاظ کو اپنی جگہوں سے موڑ دیتے ہیں اور جو کچھ

مَّوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ١٣/٥ — اُن کو یاد دلایا گیا تھا اس میں سے ایک حصہ انھوں نے بھلا بھی دیا

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا إِلَّا — اللہ اور انسانوں کے پیمان کے سوا جہاں کہیں اُن کو دیکھو

بِحَبْلٍ مِّنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ — ذلت ان پر سوار ہے۔ وہ اللہ کے غضب میں گرفتار ہیں اور کمزوری

مِّنَ اللَّهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ — اُن کے اوپر لازم کر دی گئی۔ یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی آیتوں

كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنبِيَاءَ — سے انکار اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے اور یہ اسکی سزا ہے کہ

بِغَيْرِ حَقٍّ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ ١١٢/٣ — انھوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھ گئے تھے۔

وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن — اور اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان سے پہلے کتاب

قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَ — دی گئی تھی۔ اور ان پر ایک دراز مدت گذر گئی اور اُن کے دل

كَثِيرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ ١٦/٥٧ — سخت ہو گئے۔ اور اکثر ان میں سے فاسق ہیں۔

تلبیس اور کتمان حق انکا شیوہ ہو گیا تھا۔

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ — اے اہل کتاب کیوں حق و باطل کو گڈمڈ کرتے ہو۔ اور

بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ٧١/٣ — حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو۔

اسلام اور مسلمانوں سے جلتے تھے۔

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم — اکثر اہل کتاب چاہتے ہیں کہ تم کو ایمان کے بعد کافر بنا دیں

مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم — محض اپنے نفس کے حسد سے بعد اس کے کہ اُن کے اوپر

مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ١٠٩/٢ — حق ظاہر ہو چکا ہے۔

وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ — اور جب اُن کے پاس اللہ کی طرف سے کتاب آئی جو اُس کتاب

لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ — کی تصدیق کرتی ہی جو اُن کے پاس ہی اور اس سے پہلے سے وہ

كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ — کافروں پر اسی کی توقع پر فتح چاہتے تھے۔ پس جب انکے پاس

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝ بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ — آگئی جسکو وہ پہچانے ہوئے تھے تو انھوں نے انکار کر دیا کافروں پر اللہ

اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ — کی لعنت کیسا بُرا سودا انھوں نے اپنی جانوں کا کیا ہی کہ اللہ کی اتاری

مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ فَبَآءُوْ — ہوئی (کتاب) کا انکار کر دیا اس سرکشی سے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے

بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۝ — جسے چاہے اپنے فضل سے وحی بھیجے۔ پس غضب در غضب میں پڑ گئے۔

نصاریٰ کا بھی تقریباً یہی حال تھا۔

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّا نَصٰرٰى اَخَذْنَا — اور اُن لوگوں سے جو کہتے ہیں کہ ہم نصارا ہیں ہم نے پیمان لیا

مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۝ — سو انھوں نے ایک حصہ اُن چیزوں کا جو انکو یاد دلائی گئی تھیں بھلا دیا۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ — وہ لوگ کافر ہو چکے جنہوں نے کہا کہ اللہ وہی مسیح

الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۝ — بن مریم ہی۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ — وہ لوگ کافر ہو چکے جنھوں نے کہا کہ اللہ تین میں کا

ثَلٰثَةٍ ۝ — ایک ہی۔

یہود اور نصاریٰ دونوں اسلام کی دشمنی میں ایکساں تھے[۱]

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى — یہود اور نصارا تجھ سے کبھی راضی نہوں گے یہانتک کہ

---

[۱] نصاریٰ کے متعلق قرآن میں جو یہ وارد ہوا ہی

وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّا نَصٰرٰى ۝ — اور مومنوں کے ساتھ دوستی میں سب سے زیادہ قریب انکو پاؤگے جو کہتے ہیں کہ ہم نصارا ہیں

یہ انکی ایک خاص جماعت کے متعلق ہی جو سب کی سب مسلمان ہو گئی تھی۔ چنانچہ قرآن میں اس کی پوری تفصیل ہی۔

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ — اور جب انھوں نے سنا جو رسول پر نازل ہوا ہی تو تم دیکھوگے کہ انکی آنکھوں سے

مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ — آنسو بہ رہے ہیں اسلیئے کہ انھوں نے حق کو پہچان لیا اور وہ بول اٹھے کہ اے ہمارے رب

حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۱۲	تو اُن کی ملّت کا پیرو بنجائے۔

قرآن نے کفار کی طرح ان دونوں جماعتوں سے بھی ترک موالات کا حکم دیا۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ	مومنو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں
وَالنَّصٰرٰۤی اَوْلِیَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَ	ایک دوسرے کے دوست ہیں تم میں سے جو کوئی انکو دوست
مَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۵	بنائیگا وہ انھیں میں سے (شمار) ہوگا۔
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ	مومنو! ان لوگوں کو اپنا دوست نہ بناؤ جنھوں نے
اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ	تمہارے دین کو ہنسی مذاق بنا رکھا ہے یعنی وہ لوگ جن کو
اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَالْکُفَّارَ اَوْلِیَآءَ ۵	تم سے پہلے کتاب دی گئی اور کفار۔

لیکن انکا کھانا مومنوں کے لیے حلال کیا گیا اور ان کی پاکدامن عورتوں سے نکاح بھی۔

وَطَعَامُ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ حِلٌّ	اور اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حلال ہے اور
لَّکُمْ وَطَعَامُکُمْ حِلٌّ لَّهُمْ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ	تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے اور پاکدامن مومنہ عورتیں
وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ	اور پاکدامن عورتیں ان لوگوں کی جن کو تم سے پہلے کتاب
اِذَآ اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِیْنَ غَیْرَ	دی گئی بشرطیکہ تم اُن کی مہریں اُن کو دیدو اور پاکدامنی
مُسٰفِحِیْنَ ۵	کے لیے کرو نہ کہ مستی نکالنے کے لیے۔

اھل کتاب سے قرآن پر ایمان لانے کا مطالبہ

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ	(اے اہل کتاب) اس پر ایمان لاؤ جو میں نے اتارا ہے اور جو اس کتاب کی
وَلَا تَکُوْنُوْٓا اَوَّلَ کَافِرٍۭ بِهٖ ۱۲	تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے اور سب سے پہلے اسکے منکر نہ ہو
وَقُلْ لِّلَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ وَالْاُمِّیّٖنَ	اور اہل کتاب اور اُمّیوں سے کہہ کہ کیا تم ایمان لائے؟
ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا	پس اگر وہ اسلام لائے تو ہدایت پاگئے اور اگر روگردانی

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ	کی تو تجھ پر صرف تبلیغ ہی۔
يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا	اے اہل کتاب اس پر ایمان لاؤ جو ہم نے اتارا ہی اور جو
نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ	اس کی تصدیق کرتا ہی جو تمہارے پاس پہلے سے ہی قبل
وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰى اَدْبَارِهَا اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا	اسکے کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر انکو پیٹھ کی طرف موڑ دیں
لَعَنَّا اَصْحٰبَ السَّبْتِ	یا انکو اسیطرح ملعون بنا دیں جسطرح اصحاب سبت کو ہمنے ملعون بنایا تھا
يَا اَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا	اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول آگیا جو تم سے کتاب
يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ	کی ان اکثر باتوں کو جنکو تم چھپاتے تھے بیان کرتا ہو اور بہت سی
وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ	باتوں سے چشم پوشی کرتا ہی تمہارے پاس اللہ کیطرف سے روشنی اور
وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ يَهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ	واضح کتاب آچکی اس سے اللہ ان لوگوں کو جو اسکی رضا کی پیروی
سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى	کرتے ہیں سلامتی کی راہیں دکھاتا ہی اور اپنے حکم سے تاریکیوں
النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	سے روشنی میں نکالتا ہی اور ان کو سیدھی راہ دکھاتا ہی۔
يَا اَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا	اے اہل کتاب رسولوں کے ایک زمانہ کے بعد ہمارا
يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا	رسول تمہارے پاس آگیا جو صاف صاف بیان
مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَآءَكُمْ	کرتا ہی تاکہ تم یہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی بشیر و نذیر نہیں
بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ	آیا۔ سو تمہارے پاس بشیر و نذیر آگیا۔
وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا	اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے تو ان کے حق میں
لَّهُمْ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ	بہتر ہوتا انمیں سے کچھ تو مومن ہیں مگر اکثر فاسق ہیں۔
فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا	سو اگر وہ (اہل کتاب) اسی طرح ایمان لائیں جسطرح تم
وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ	ایمان لائے ہو تو وہ ہدایت پر ہیں اور اگر منہ پھیر لیں تو مخالف ہیں

رسالت

رسالت

عہد الست کے وقت اللہ نے آدم کی ذریت سے فرمایا تھا۔

اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ — قیامت کے دن یہ کہہ دینا کہ ہم اس سے

هٰذَا غٰفِلِیْنَ ۱۷۲ — غافل تھے۔

اس لیے ہبوط کے وقت ان کے واسطے دنیا میں ہدایت بھیجنے کا وعدہ کیا تھا کہ اتمام حجت ہو جائے اور کوئی عذر باقی نہ رہے۔

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِیْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ — اللہ نے کہا کہ تم دونوں اترو ایک دوسرے کے

فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَایَ — دشمن اگر میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے تو جو میری

فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰى ۱۲۳ — ہدایت کے پیچھے چلیگا وہ نہ گمراہ ہوگا نہ بدبخت۔

رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا — رسول خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تاکہ

یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۱۶۵ — رسولوں کے بعد لوگوں کو اللہ کے اوپر کوئی حجت نہ رہے

قیامت کے دن جہنمیوں سے یہی کہا جائیگا کہ

اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَتْلُوْنَ عَلَیْكُمْ — کیا تمہارے پاس رسول تم میں سے نہیں آئے جو تم کو تمہارے

اٰیٰتِ رَبِّكُمْ وَیُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ۷۱ — رب کی آیتیں پڑھ کر سناتے تھے اور اس دن کے حاضر ہونے سے ڈراتے تھے

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا یَتَذَكَّرُ فِیْهِ مَنْ — کیا ہم نے تم کو اسقدر عمر نہیں دی جسمیں نصیحت لینے والا

تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِیْرُ ۳۷ — نصیحت لے سکے اور تمہارے پاس رسول بھی آئے۔

چنانچہ جب آدم کی اولاد دنیا میں پھیلی تو اللہ نے سلسلہ وار رسول بھیجنے شروع کیے۔

وَكَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ ۶ — اور پہلے لوگوں میں ہم نے بہت سے رسول بھیجے

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا ﴿۲۳﴾ — پھر ہم نے لگاتار اپنے رسول بھیجے۔

اور ہر قوم میں رسول بھیجے

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ ﴿۳۵﴾ — اور کوئی قوم نہیں ہے جس میں کوئی آگاہ کرنیوالا نہ گزرا ہو۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا ﴿۱۶﴾ — اور ہم نے ہر اُمت میں رسول بھیجے۔

بشریت رسل

ہبوط کے وقت ہی صاف کہدیا گیا تھا کہ رسول انسان ہی ہوں گے۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ — اے بنی آدم اگر تمہارے پاس تمہیں میں سے رسول آئیں

يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ — اور تمکو میری آیتیں سنائیں تو جو کوئی تقوی اختیار کریگا اور عمل ٹھیک

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۷﴾ — کریگا اُن کے اوپر نہ خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہونگے

انسانوں میں سے بھی صرف مردوں ہی کو رسالت ملی عورتوں کو شرف نہیں دیا گیا

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا — اور ہم نے تجھ سے پہلے بھی بستیوں ہی کے رہنے والے

نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ﴿۱۲﴾ — مردوں کو رسول بنایا جنپر وحی بھیجتے تھے۔

انبیا بیوی بچے بھی رکھتے تھے۔

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ — اور ہم نے تجھ سے پہلے بھی رسول بھیجے اور اُن کی

جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ﴿۱۳﴾ — بیویاں اور اولاد بھی بنائیں۔

انبیا کھاتے پیتے بھی تھے۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ — تجھ سے پہلے بھی ہم نے جو رسول بھیجے وہ بھی کھانا

لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ﴿۲۵﴾ — کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے تھے۔

دوسرے انسانوں کی طرح انبیاء بھی ہمیشہ کی زندگی لے کر نہ آئے تھے۔

وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۞ — اور ہم نے اُن کے جسم ایسے نہیں بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور نہ وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ — اور کسی انسان کیلئے بھی ہم نے تجھ سے پہلے ہمیشگی کا رہنا نہیں لکھا ہے

رسولوں کا انتخاب

رسول بنانے کے لیے اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے۔

اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۞ — اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی طرف چن لیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع ہوتے ہیں ان کو ہدایت دیتا ہے۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ۞ — اللہ خوب جانتا ہے کہ کس جگہ اپنی رسالت رکھے۔

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِى الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۔ يَوْمَ هُمْ بٰرِزُوْنَ ۞ — عالی مرتبہ عرش کا مالک اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے وحی اتارتا ہے کہ قیامت کے دن سے ڈرائے۔ جس دن کہ وہ (اللہ کے) سامنے موجود ہوں گے۔

سوائے رسولوں کے غیب کا علم کسی کو نہیں دیا جاتا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۞ — اور اللہ ایسا نہیں ہے کہ تم کو غیب کی باتیں بتائے لیکن اللہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے چھانٹ لیتا ہے۔

رسولوں کو عالم غیب سے وہی باتیں بتائی جاتی ہیں جنکو اللہ اُن کے توسط کر اپنے بندوں کے پاس بھیجنا چاہتا ہے۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ — غیب کا جاننے والا ہے۔ اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا بجز برگزیدہ پیغمبروں کے سو اُن کے آگے اور پیچھے پہرہ لگا دیتا ہے

مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا لِيَعْلَمَ — کہ دیکھے کہ اُنھوں نے اپنے رب کے پیغامات

أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ ﴿۲۸﴾ — پہونچا دیئے۔

عالم غیب سے پیغامات الٰہی رسولوں کے پاس فرشتے لیکر آتے ہیں۔

يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ مِنْ أَمْرِهِ — وہ اپنے بندوں میں سے جسپر چاہتا ہی ملائکہ کو اپنی

عَلَىٰ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ أَنْ أَنْذِرُوا أَنَّهُ — حکم سے وحی دیکر بھیجتا ہی کہ تم آگاہ کرو کہ کوئی معبود میرے

لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاتَّقُونِ ﴿۲﴾ — سوا نہیں ہی اس لیے مجھی سے ڈرو۔

نزول وحی سے پہلے رسولوں کو خود علم نہیں ہوتا کہ اُن کو رسالت ملیگی۔

وَمَا كُنْتَ تَرْجُو أَنْ يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ — تو یہ امید نہیں کرتا تھا کہ تجھپر تیرے رب کیطرف سے کتاب

إِلَّا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكَ ﴿۸۶﴾ — اُتاری جائیگی مگر تیرے پروردگار کی مہربانی سے قرآن اُترا)

وَمَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ — تجھے خبر نہ تھی کہ کیا کتاب ہی اور کیا ایمان۔ لیکن

وَلَٰكِنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا نَهْدِي بِهِ مَنْ نَشَاءُ — ہم نے اُس کو روشنی بنایا ہی اپنے بندوں میں سے جس کو

مِنْ عِبَادِنَا ﴿۵۲﴾ — چاہتے ہیں اس سے راستہ دکھاتے ہیں

رسولوں کو اللہ ہی کی وحی سے ہدایت ملتی ہی

وَمَا لَنَا أَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ وَقَدْ — اور ہم کیوں نہ اللہ پر بھروسہ کریں اور ہمارے راستے

هَدَانَا سُبُلَنَا ﴿۱۲﴾ — تو اسی نے ہم کو دکھلائے ہیں۔

قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّالِّينَ ﴿۲۰﴾ — موسیٰ نے کہا کہ میں نے (قتل) کیا تھا اور اُسوقت میں گمراہ تھا۔

وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ﴿۷﴾ — اور اللہ نے تجھے بھٹکتا ہوا پایا اور راستہ دکھایا۔

قُلْ إِنْ ضَلَلْتُ فَإِنَّمَا أَضِلُّ عَلَىٰ نَفْسِي — کہدے کہ اگر میں بھٹکونگا تو اپنے نفس کے اوپر اور اگر سیدھے

وَإِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوحِي إِلَيَّ رَبِّي ﴿۵۰﴾ — راستہ پر چلونگا تو اس وحی کی بدولت جو اللہ مجھپر بھیجتا ہی۔

اللہ کے پیغام پر رسول خود سب سے پہلے ایمان لاتے ہیں۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ — کہدو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میری زندگی اور میری موت

مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ — اُس اللہ کے لیے ہی جو دُنیا جہان کا پروردگار ہے اُس کا کوئی شریک نہیں ہے

بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ — اسی کا مجھ کو حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں۔

ہر رسول کو اُس کی قوم کی زبان میں پیغامات دیے جاتے ہیں[له]۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِہٖ — اور ہم نے جو رسول بھی بھیجا وہ اُسی کی قوم کی زبان میں۔

رسولوں کا فریضہ صرف پیغام الٰہی پہنچانا ہے اور بس[عه]

مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلَاغُ — رسولوں کے اوپر کچھ نہیں ہے بجز اس کے کہ وہ پیغام پہنچا دیں

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ — ہمارے اوپر سوائے واضح تبلیغ کے اور کچھ نہیں ہے۔

تبلیغ رسالت پر انبیاء کسی اجر کے طالب نہ تھے۔ سورۂ شعراء میں حضرت نوح۔ ھود۔ صالح۔ لوط۔ اور شعیب علیہم السلام ہر ایک کی زبان سے یہ تصریح کرا دی گئی ہے۔

مَا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ — میں اس کے اوپر تم سے کسی اجر کا سوال نہیں کرتا۔

اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ — میرا اجر تو بس جہان کے پروردگار پر ہے۔

قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ — کہدے کہ میں تم سے اس پر کسی اجر کا سوال نہیں کرتا

فِی الْقُرْبٰی — بجز اس محبت کے جو رشتہ کی ہے

بلکہ قرآن نے اسی کو سچے ہادی کی شناخت کا معیار بتایا ہے[عه]۔

له قوم کی زبان میں تاکہ اُمت کی زبان میں۔ ہمارے رسول تمام دنیا کے لیے مبعوث ہوئے تھے اس لیے اُن کی اُمت کی کوئی ایک زبان نہیں ہو سکتی تھی جب کیا وہ پیغام لائے تو لیکن اُن کی قوم کی زبان عربی تھی اسی میں اُن پر کتاب اُتاری گئی۔ عه رسولوں کے فریضہ کو جہاں جہاں قرآن نے بیان کیا ہے تصریح کے ساتھ بیان کیا ہے جس سے اس امر کا اظہار مقصود ہے کہ رسولوں کا کام صرف دین کا پہنچانا ہے دین کا بنانا نہیں ہے۔ عه خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے دیگر رسولوں سے بھی زیادہ یہ کہلایا گیا کہ صرف رشتہ کا سلوک میرے ساتھ رکھو یعنی بحیثیت معلم ہونے کے بھی میں کسی تعظیم و تکریم کا تم سے خواہاں نہیں ہوں قربیٰ کے معنی رشتہ کے ہیں رشتہ داروں کے نہیں ہیں۔ اگر ذوی القربیٰ کہتے ہیں۔ عه اس اصول کے مطابق مبلغین کو اپنے کسی قسم کی اجرت نہیں طلب

اِتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْئَلُکُمْ اَجْرًا وَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾ — ان کی پیروی کرو جو تم سے کسی اجر کا سوال نہ کریں اور وہ ہدایت یافتہ بھی ہوں۔

کُل رسولوں کا ایک ہی دین ہے اور سب کی اُمت ایک ہی اُمت ہے

شَرَعَ لَکُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا وَصّٰی بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ وَمَا وَصَّیْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْهِ ﴿۱۳﴾ — تمہارے لیے اس نے دین کا راستہ وہی بنایا جس کی نوح کو وصیت کی تھی اور جسکو ہم نے تجھ پر وحی کیا اور جسکی ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو وصیت کی تھی کہ دین کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔

یٰٓاَیُّهَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ﴿۵۱﴾ — اے رسولو! پاک روزی کھاؤ اور اچھے کام کرو تم جو کچھ کرتے ہو میں جانتا ہوں۔

اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُکُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾ — یہ تمہاری اُمت ایک ہی امت ہے اور میں تم سب کا رب ہوں۔ سو میری بندگی کرو۔

کسی نبی کو یہ حق نہیں دیا گیا کہ وہ لوگوں کو اپنا غلام بنائے، بلکہ اُس کا وظیفہ یہ قرار دیا گیا کہ وہ لوگوں سے کہدے کہ تم جو اللہ کی کتاب پڑھتے پڑھاتے ہو اسی کے مطابق چلو[۱]

مَا کَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّؤْتِیَهُ اللّٰهُ الْکِتٰبَ وَالْحُکْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ یَقُوْلَ لِلنَّاسِ کُوْنُوْا عِبَادًا لِّیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰکِنْ کُوْنُوْا رَبّٰنِیّٖنَ بِمَا کُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْکِتٰبَ وَبِمَا کُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ — کسی انسان کو یہ حق نہیں ہے کہ اللہ اسے کتاب اور عقل اور پیغمبری بخشے اور پھر وہ لوگوں سے کہے کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بنجاؤ بلکہ تم اللہ والے بنو اسی کے مطابق جو تم کتاب الٰہی پڑھتے پڑھاتے ہو۔

ہر نبی سے یہ عہد لیا گیا ہے کہ وہ اپنے بعد آنے والے نبی پر جو اسکی تصدیق کرتا ہو (بذریعہ اپنے پیروؤں کے)

(بقیہ صفحہ ماقبل) کرنی چاہیے جیسی وہ تبلیغ کرتے ہیں۔ اگر مانیں حاجتمند ہوں تو بیت المال یا کسی اسلامی انجمن کیطرف سے ان کی کفالت ہونی چاہیے۔

[۱] علماء دین کا بھی فرض صرف یہی ہے کہ وہ لوگوں کو بتائیں کہ کتاب الٰہی میں کیا ہے۔ اپنی باتوں کے پیچھے لگا کر انھیں اپنا غلام نہ بنائیں کہ یہ کفر ہے۔

ایمان لائے اور اُس کی امداد کرے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْہَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰہِدِیْنَ ۸۱/۳

اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ ہم نے جو تم کو کتاب اور حکمت عطا کی ہے پھر کوئی پیغمبر تمہارے پاس آئے جو تمہاری تصدیق کرتا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اُس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا۔ اور فرمایا کہ کیا تم نے اقرار کر لیا اور اس کے اوپر میرے عہد کو تسلیم کر لیا انھوں نے کہا کہ ہم نے اقرار کر لیا۔ اللہ نے کہا کہ تم گواہ رہو میں بھی تمہارے ساتھ میں بھی گواہ ہوں۔

جملہ رسولوں پر ایمان لانا فرض ہے

کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ ۲۸۵/۲

ہر ایک ایمان لایا اللہ پر اور اُسکے ملائکہ پر اور اس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر ہم اُسکے رسولوں میں سے کسی ایک کو بھی جدا نہیں سمجھتے

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ وَّیُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَّخِذُوْا بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا ۱۵۰/۴ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْکٰفِرُوْنَ حَقًّا ۱۵۱/۴

جو لوگ اللہ اور رسول کے منکر ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اُس کے رسولوں میں فرق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہیں اور بعض پر نہیں اور خواہش رکھتے ہیں کہ اس کے بیچ بیچ میں کوئی رستہ اختیار کریں۔ وہ یقیناً کافر ہیں۔

سب سولوں اور نبیوں کے درجے ایکساں نہیں ہیں۔

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَہُمْ عَلٰی بَعْضٍ ۲۵۳/۲

ان رسولوں میں سے بعض کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہے۔

وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰی بَعْضٍ ۵۵/۱۷

بعض نبی کو ہم نے بعض پر فضیلت دی ہے۔

مخالفین

شروع ہی سے دنیادار رسولوں کی مخالفت اور اُن کے ساتھ استہزاء کرتے چلے آئے

يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم مِّن رَّسُولٍ
إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۳۶

ہائے افسوس بندوں پر انکے پاس جو بھی رسول آیا وہ اُسکے مذاق ہی اڑاتے رہے۔

كَذَٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِينَ مِن قَبْلِهِم مِّن
رَّسُولٍ إِلَّا قَالُوا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُونٌ ۵۱

اسی طرح جو پیغمبر اُن لوگوں کے پاس آئے جو انسے پہلے تھے تو انھوں نے بس یہی کہا کہ جادوگر اور دیوانے ہیں۔

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّذِيرٍ
إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ كَافِرُونَ ۳۴

اور جس بستی میں ہم نے رسول بھیجا اس کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ جو پیغام تم لائے ہو ہم اُس کو نہیں مانتے۔

أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ قَوْمِ
نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُودَ وَالَّذِينَ مِن بَعْدِهِمْ لَا
يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم بِالْبَيِّنَاتِ
فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا
بِمَا أُرْسِلْتُم بِهِ وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَنَا
إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۹

کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبر نہیں پہونچی جو تم سے پہلے تھے یعنی قوم نوح اور عاد اور ثمود اور وہ لوگ جو ان کے بعد ہوئے جن کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا ان کے پاس ان کے پیغمبر دلیلیں لیکر آئے سو انھوں نے انکے ہاتھوں کو اُنکے مونھ میں لوٹ دیا اور کہا کہ جو پیغام تم لیکر آئے ہو اُس کو ہم نہیں مانتے اور جس بات کی طرف تم ہمکو بلاتے ہو اس میں ہمکو شک ہے اور ہم شبہہ میں ہیں

ہمارے رسول سے بھی کفار نے یہی کہا۔

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۴۳

اور کافر کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں ہے۔

رسولوں کی بشریت پر اعتراض

دینیات کا سب سے مشکل مسئلہ رسولوں کی بشریت کا مسئلہ ہے

وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَن يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ

لوگوں کے پاس جب ہدایت آئی تو ایمان لانے سے انکو کسی چیز نے نہیں روکا

الهدىٰ الا ان قالوا ابعث الله بشرا رسولا ۹۴ سوائے اسکے کہ انھوں نے کہا کہ اللہ نے انسان کو رسول بنا کر بھیجا۔

لیکن یہ مسئلہ عالم ابتلا سے متعلق ہے۔ ورنہ اللہ کے لیے یہ بہت آسان تھا کہ وہ رسالت کو ایسی صورت میں کر دیتا کہ سب ایمان لے آتے۔ مگر پھر آزمائش باقی نہ رہتی۔

وما ارسلنا من قبلك من رسول — اور تجھ سے پہلے ہم نے جتنے رسول بھیجے وہ کھانا بھی کھاتے
الا انهم ليأكلون الطعام ويمشون في — تھے اور بازاروں میں گھومتے بھی تھے۔ اور ہم نے تم میں سے
الاسواق وجعلنا بعضكم لبعض فتنة ۲۰ — ایک کو دوسرے کے لئے آزمایش بنایا ہے۔
وكذلك فتنا بعضهم ببعض ليقولوا — اور اسی طرح ہم نے ایک کو دوسرے کے ساتھ آزمائش میں
اهؤلاء من الله عليهم من بيننا ۵۳ — ڈالدیا کہ وہ کہیں کیا یہی لوگ ہیں جن پر ہم میں سے اللہ نے احسان کیا ہے

چنانچہ اولین رسل حضرت نوحؑ کے عہد سے یہی اعتراض رہا۔

فقال الملأ الذين كفروا من قومه — اس کی قوم کے سرداروں نے جو کافر تھے کہا کہ یہ تو
ما هذا الا بشر مثلكم يريد ان يتفضل عليكم — تمہارے ہی جیسا انسان ہے چاہتا ہے کہ تم سے بڑھ کر ہو جائے اور
ولو شاء الله لانزل ملائكة ما سمعنا — جو اللہ چاہتا تو فرشتوں کو اتار دیتا۔ ہم نے اپنے اگلے بزرگوں میں
بهذا في آبائنا الاولين ۲۴ — ایسی بات نہیں سنی۔

یہی حضرت موسیٰ اور ہارون کے بارے میں کہا گیا۔

فقالوا انؤمن لبشرين مثلنا و — آل فرعون نے کہا کہ کیا ہم اپنے ہی جیسے دو انسانوں پر
قومهما لنا عابدون ۴۷ — ایمان لائیں درحالت یہ کہ ان کی قوم ہماری غلام ہے

دوسری قوموں نے بھی یہی کہا۔

كانت تأتيهم رسلهم بالبينات — ان کے پاس ہمارے رسول دلیلیں لیکر آتے تھے گروہ کہتے تھے
فقالوا ابشر يهدوننا ۶ — کہ کیا ایک انسان ہمکو ہدایت کریگا۔

۱۳۳

نادان عرب تو یہاں تک کہتے تھے

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ	اور اُن لوگوں نے جو نادان ہیں کہا کہ اللہ ہم سے کیوں کلام نہیں کرتا۔
وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَا	اور جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے انھوں نے کہا کہ ہمارے
اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا	اوپر فرشتے کیوں نہیں اُتارے گئے یا ہم اپنے رب کو دیکھیں۔
لَوْ مَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ	اگر تو سچا ہے تو ہمارے پاس فرشتوں کو کیوں نہیں لاتا۔
الصّٰدِقِيْنَ	

ان کی ان تمام باتوں میں یہ بات بظاہر کسی قدر وزن رکھتی تھی کہ اللہ کا رسول فرشتہ ہی ہونا چاہیے۔ اس لیے اللہ اس کی علّت کو ظاہر کرتا ہے۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّ	اور اگر ہم اُس کو فرشتہ بناتے تو بھی ہم اسکو انسان ہی
لَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ	بناتے، اور جس شبہ میں یہ پڑے ہیں اسی شبہ میں انھیں رکھتے۔
قُلْ لَّوْ كَانَ فِى الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ	کہدے کہ اگر زمین میں فرشتے ہوتے جو اطمینان سے چلتے
يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ	پھرتے تو ہم ضرور اُن کے اوپر آسمان سے فرشتے ہی کو
مَلَكًا رَّسُوْلًا	رسول بنا کر اُتارتے۔
وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِىَ الْاَمْرُ ثُمَّ	اور اگر ہم فرشتہ اُتارتے تو معاملہ کا فیصلہ ہی
لَا يُنْظَرُوْنَ	ہوجاتا پھر اُن کو مہلت نہ ملتی

معجزے

اللہ نے انبیا کو ایسی نشانیاں بھی عطا فرمائیں جن سے اُنکی نبوت کی تصدیق ہو سکے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَ	ہم نے اپنے پیغمبروں کو معجزے دیکر بھیجا اور اُن کے ساتھ
اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ	کتاب اُتاری اور (حق کا) ترازو۔

حضرت ابراہیم پر آگ ٹھنڈی کردی۔

قُلْنَا یَانَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ ۶۹ / ۲۱ — ہم نے کہا کہ اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈک اور سلامتی بن جا

حضرت موسیٰ کو نو نشانیاں دیں۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰی تِسْعَ اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ — اور ہم نے موسیٰ کو نو کھلے کھلے معجزے دیئے۔

ان آیات کی تفصیل یہ ہے۔

فَاَلْقٰی مُوْسٰی عَصَاہُ فَاِذَا ھِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ۚ وَّنَزَعَ یَدَہٗ فَاِذَا ھِیَ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ — موسیٰ نے اپنی لاٹھی ڈالدی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ صریح اژدہا ہے۔ اور اپنا ہاتھ نکالا تو دیکھنے والوں کی نگاہوں میں روشن ہے۔

وَلَقَدْ اَخَذْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِیْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّھُمْ یَذَّکَّرُوْنَ ۱۳۰ — اور ہم نے آل فرعون کو قحط سالیوں اور پھلوں کی کمی میں مبتلا کیا کہ شاید وہ نصیحت لیں۔

فَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمُ الطُّوْفَانَ وَالْجَرَادَ وَالْقُمَّلَ وَالضَّفَادِعَ وَالدَّمَ اٰیٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۱۳۳ — اور ہم نے ان پر بھیجا طوفان اور ٹڈی اور جوئیں، اور مینڈک اور خون الگ الگ نشانیاں

حضرت داؤد کے لیے لوہے کو نرم بنا دیا۔

وَاَلَنَّا لَہُ الْحَدِیْدَ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ — اور اسکے لیے ہم نے لوہے کو نرم کردیا کہ پوری پوری زرہیں بنا۔

حضرت سلیمان کو جن اور ہوا پر قابو دیا۔ طیر پر حکومت عطا کی اور انکی زبان سکھلائی۔

وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّھَا شَھْرٌ وَّرَوَاحُھَا شَھْرٌ ۚ وَاَسَلْنَا لَہٗ عَیْنَ الْقِطْرِ ۭ وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْہِ بِاِذْنِ رَبِّہٖ ۱۲ — اور ہوا کو سلیمان کے تابع کردیا کہ اسکی صبح کی رفتار ایک مہینہ کی راہ ہوتی اور شام کی رفتار ایک مہینہ کی اور اسکے لیے ہم نے تانبے کا چشمہ جاری کیا اور جنوں میں سے کچھ لوگ تھے جو اپنے مالک کے حکم سے اسکے سامنے کام کرتے تھے

وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُہٗ مِنَ الْجِنِّ	اور سلیمان کے لیے اُس کے لشکر جن و انس
وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ ۱۷	اور طیر کے جمع کیے گئے۔
وَقَالَ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّیْرِ ۱۶	اور سلیمان نے کہا کہ لوگو! ہم کو طیر کی زبان سکھائی گئی ہے۔

حضرت عیسیٰ اور اُن کی ماں کو خود نشانی بنا دیا [۵۱]

وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَاۤ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ۹۱	اور ہم نے مریم اور اسکے بیٹے کو دنیا والوں کے لیے ایک نشانی بنا دیا۔

اور حضرت عیسیٰ کو بہت سے معجزے دیئے

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ اذْكُرْ	اور جب اللہ نے کہا کہ اے عیسیٰ بن مریم تجھپر اور تیری والدہ
نِعْمَتِیْ عَلَیْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ اِذْ اَیَّدْتُّكَ	پر جو میرا احسان ہے اُسکو یاد کر جب میں نے روح القدس سے تیری مدد
بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۱۱۰	کی اور تو لوگوں سے گہوارے میں گفتگو کرنے لگا اور بڑے ہو کر بھی۔
اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّیْۤ	میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس معجزہ لیکر آیا ہوں
اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ	میں تمہارے لیے مٹی سے پرند کی شکل کی ایک چیز بناتا ہوں اُسمیں پھونک
فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًاۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ	مارتا ہوں وہ اللہ کے حکم سے اُڑنے لگتی ہے میں اندھے اور کوڑھی کو اللہ
وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُكُمْ	کے حکم سے اچھا اور مردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کر دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھاتے
بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ ۴۹	ہو اور جو کچھ تم اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو سب کو بتا دیتا ہوں۔

معجزے اللہ ہی کی قدرت سے ہوتے ہیں۔ [۵۳]

---

[۵۱] حضرت عیسیٰ اور اُن کی والدہ کو غیر معمولی طریقۂ ولادت کی وجہ سے اللہ نے دنیا والوں کے لیے نشانی بنایا جو لوگ بلا کسی نمایاں خصوصیت کے اپنے اماموں کو آیات اللہ کہتے ہیں اُن کے پاس کوئی قرآنی سند نہیں ہے۔ یوں تو ہر انسان آیات اللہ ہے۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ	اور اُس کی نشانیوں میں سے یہ کہ تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تم انسان ہو گئے
بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۲۰	اور روئے زمین پر پھیلے ہوئے۔

[۵۲] حضرت عیسیٰ کا پیدا ہوتے ہی بولنے لگنا نہ صرف اُن کے لیے بلکہ اُن کی والدہ کے لیے بہت بڑی نعمت تھی جس سے اُن کو اپنی برأت اور اپنے ننگ و ناموس کی حفاظت کی دلیل مل گئی۔

[۵۳] معجزے قانون فطرت سے بالاتر مگر قانون قدرت کے ماتحت ہوتے ہیں۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ کسی چیز کی

مَا كَانَ لِرَسُولٍ اَنْ يَاْتِيَ بِاٰيَةٍ — کسی رسول میں یہ طاقت نہیں ہے کہ بلا اذن الٰہی وہ

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ — کوئی نشانی لاسکے۔

وَمَا كَانَ لَنَآ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ — اور ہم میں یہ قدرت نہیں کہ بلا اذن الٰہی تمہارے

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ — پاس کوئی معجزہ لاسکیں۔

قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ — کہدے کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور میں تو صاف

اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ؕ — طور پر آگاہ کرنیوالا ہوں۔

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ — اور انھوں نے کہا کہ اس کے اوپر اس کے رب کی

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ — طرف سے نشانی کیوں نہ اتاری گئی۔ کہدے کہ بیشک اللہ کو

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ — نشانی اُتارنے پر قدرت ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔

معجزات کے بعد تکذیب پر عذاب لازم ہوجاتا ہے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا — اور ہم نے تجھ سے پہلے رسولوں کو اُن کی

اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا — قوموں کی طرف بھیجا وہ معجزے لے کر آئے۔ پس

مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ؕ — ہم نے مجرموں سے انتقام لیا۔

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا — کسی رسول میں یہ قدرت نہیں ہے کہ بلا حکم الٰہی کوئی نشانی

بِاِذْنِ اللّٰهِ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِيَ بِالْحَقِّ — لاسکے، سو جب اللہ کا حکم آجاتا ہے تو حق کے ساتھ فیصلہ ہوجاتا ہے

وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ؕ — اور اسوقت جھٹلانے والے خسارے میں رہتے ہیں۔

وَلَقَدْ جَآءَ اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ؕ كَذَّبُوْا — اور آل فرعون کے پاس ڈرانے والے آئے انھوں نے ہماری ساری نشانیوں کو

بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ؕ — جھٹلادیا۔ سو ہم نے انکو ایسا پکڑا جیسے زبردست قوت والا پکڑتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ماقبل) ہستی اور ہستی قانون قدرت سے متعلق ہے اور اس کی ہستی کا نظام قانون فطرت ہے۔ قانون فطرت ہم سمجھ سکتے ہیں اور وہ ہمارے سمجھنے کی چیز ہے۔ لیکن قانون قدرت ہماری عقلوں کی دسترس سے باہر ہے۔

رسولوں کے آنے پر قوموں کو تنبیہ

وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِّن نَّبِيٍّ إِلَّا أَخَذْنَا	اور جس بستی میں ہم نے رسول بھیجا اُسکے باشندوں کو سختی اور
أَهْلَهَا بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُونَ ۝٩٤	تکلیف میں مبتلا کیا تاکہ وہ عاجزی کریں۔
وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّن قَبْلِكَ	اور ان قوموں کی طرف جو تجھ سے پہلے تھیں ہم نے رسول
فَأَخَذْنَاهُم بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ	بھیجے اور ان کو سختی اور تکلیف میں ڈالا کہ وہ عاجزی کریں ۔
۝٤٢ فَلَوْلَا إِذْ جَاءَهُم بَأْسُنَا تَضَرَّعُوا وَلَٰكِن	جب ہماری سختی اُن پر آئی تو انھوں نے کیوں نہ عاجزی کی۔ مگر
قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا	اُن کے دل سخت ہو گئے اور شیطان نے اُنکے کاموں کو اُنکی نگاہوں
يَعْمَلُونَ ۝٤٣ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ	میں اچھا کر دکھایا۔ پھر جب وہ بھول گئے اُن باتوں کو جو نھیں یاد دلائی
أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُم	گئی تھیں تو ہم نے اُن پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ خوش
بَغْتَةً فَإِذَا هُم مُّبْلِسُونَ ۝٤٤	ہوئے تو ہم نے اچانک اُن کو پکڑ لیا اور وہ محروم رہ گئے۔
أَوَلَا يَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُفْتَنُونَ فِي كُلِّ عَامٍ	کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہر سال ایک یا دو بار آزمائش میں ڈالے
مَّرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ لَا يَتُوبُونَ وَلَا هُمْ يَذَّكَّرُونَ ۝١٢٦	جاتے ہیں پھر بھی نہ توبہ کرتے ہیں نہ نصیحت لیتے ہیں

اتمام حجت کے بعد ہلاکت

وَالَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ	اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اُنپر عذاب
بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝٤٩	ہوگا کیونکہ وہ سرکش تھے۔
وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّن قَبْلِكَ	اور تجھ سے پہلے رسولوں کا مذاق اڑایا گیا سو جن لوگوں نے
فَحَاقَ بِالَّذِينَ سَخِرُوا مِنْهُم مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ ۝١٠	اُنکا مذاق اڑایا تھا اُنکو اُسی عذاب نے گھیر لیا جسکی وہ ہنسی اڑاتے تھے۔
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ	ان سے پہلے نوح اور عاد کی قوم اور میخوں والے فرعون اور
ذُو الْأَوْتَادِ وَثَمُودُ وَقَوْمُ لُوطٍ وَأَصْحَابُ الْأَيْكَةِ	ثمود اور لوط کی قوم اور ایکہ والے یہ سارے گروہ تھے

أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ إِنْ كُلٌّ إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝١٤ — کہ انھوں نے رسولوں کو جھٹلایا سو اُن کے اوپر عذاب نازل ہو کر رہا۔

انجام کار رسولوں اور مومنوں کو غلبہ ہوتا ہے

وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۝ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ۝ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۝ — اپنے پیغمبروں کے حق میں ہم پہلے ہی فیصلہ کر چکے ہیں کہ ان کی ضرور مدد کی جائے گی۔ اور ہماری فوج غالب رہے گی

إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۝ — ہم اپنے رسولوں اور مومنوں کی دنیاوی زندگی میں بھی مدد کریں گے اور قیامت کے دن بھی۔

وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ ۝ — اور جو اللہ کی مدد کریگا اللہ اُس کی ضرور مدد کریگا۔

وہ انبیا جنکا ذکر قرآن میں ہے

قرآن میں بعض پیغمبروں کا ذکر ہے اور بعض کا نہیں ہے۔ بلکہ زیادہ تر وہی ہیں جن کا ذکر نہیں کیا گیا ہے[1]

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۝ — تجھ سے پہلے ہم بہت سے رسول بھیج چکے ہیں اُنھیں سے بعض کا حال ہمنے تجھکو سنایا ہے اور بعض کا حال نہیں بیان کیا ہے۔

جن پیغمبروں کا ذکر ہے وہ حسب ذیل ہیں[2]۔

---

[1] رسولوں کا تذکرہ جن کی تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا بالاستیعاب مقصود نہ تھا نہ اس کی ضرورت تھی۔ مثلاً تھوڑے سے پیغمبروں کا ذکر کیا گیا ہے جن کے ناموں اور کارناموں سے قرآن کے اولین مخاطب یعنی عرب کچھ نہ کچھ شناسا تھے۔ اور یہ پیغمبر وہی ہیں جو سامی نسل کے تھے۔

[2] ان تیئیس ۲۳ رسولوں کے علاوہ چند اور بزرگان کرام ہیں جن کے نام قرآن میں مذکور ہوئے ہیں اور ان کی رسالت یا نبوۃ کی تصریح نہیں کی گئی ہے یعنی حضرت آدم۔ ذوالکفل۔ عزیر۔ لقمان۔ صاحب موسیٰ (خضر) اور ذوالقرنین۔

حضرت آدم کے متعلق اگرچہ یہ ہے۔

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ۝١١٥ — اور ہم نے پہلے آدم سے عہد لیا تھا سو وہ بھول گیا اور ہم نے اُس میں استقلال نہیں پایا۔

وَتِلْكَ حُجَّتُنَا آتَيْنَاهَا إِبْرَاهِيمَ عَلَىٰ	اور یہ ہماری دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم کو انکی قوم کے مقابلہ
قَوْمِهِ ۚ نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّن نَّشَاءُ ۗ إِنَّ رَبَّكَ حَكِيمٌ	میں دی۔ ہم جسکے درجے چاہتے ہیں بلند کر دیتے ہیں بیشک تیرا
عَلِيمٌ ۶/۸۳ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۚ كُلًّا	پروردگار علم و حکمت والا ہے۔ اور ہم نے ابراہیم کو دیا اسحٰق اور یعقوب
هَدَيْنَا ۚ وَنُوحًا هَدَيْنَا مِن قَبْلُ ۖ وَمِن ذُرِّيَّتِهِ	اور سب کو ہدایت عطا فرمائی اور اس سے پہلے نوح کو ہدایت دی۔ اور
دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ وَأَيُّوبَ وَيُوسُفَ وَمُوسَىٰ	ابراہیم کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور
وَهَارُونَ ۚ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۶/۸۴ وَ	موسیٰ اور ہارون کو اسی طرح ہم مخلصوں کو بدلا دیتے ہیں، اور زکریا
زَكَرِيَّا وَيَحْيَىٰ وَعِيسَىٰ وَإِلْيَاسَ ۖ كُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِينَ	اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو کہ یہ سب نیک بندے
۶/۸۵ وَإِسْمَاعِيلَ وَالْيَسَعَ وَيُونُسَ وَلُوطًا ۚ وَكُلًّا	تھے۔ اور اسماعیل اور الیسع اور یونس اور لوط اور ان
فَضَّلْنَا عَلَى الْعَالَمِينَ ۶/۸۶ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ	سب کو دنیا جہان کے لوگوں پر فضیلت دی۔ یہ لوگ ہیں
آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۶/۸۹	جن کو ہم نے کتاب اور سمجھ اور نبوت دی تھی۔
وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ ۚ إِنَّهُ	اور کتاب میں ادریس کا ذکر کرو وہ بڑے سچے

(بقیہ حاشیہ صفحہ ماقبل) وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ۲۰/۱۲۱ — آدم نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور بھٹک گیا۔

لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ان کے بارے میں ہے

ثُمَّ اجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَتَابَ عَلَيْهِ وَهَدَىٰ ۲۰/۱۲۲ — پھر اس کے پروردگار نے اس کو برگزیدہ کیا اور اس کی توبہ قبول کی اور ہدایت فرمائی

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا ۳/۳۳ — اللہ نے آدم اور نوح کو برگزیدہ فرمایا

ہرچند کہ اجتبار اور اصطفار دونوں لفظوں کا استعمال قرآن میں غیر نبی کے لیے بھی ہوا ہے۔

هو اجتباكم وما جعل عليكم في الدين من حرج ۲۲/۷۸ — اللہ ہی نے تم کو چنا اور دین کے بارے میں تمہارے اوپر کوئی تنگی نہیں کی

ثم اورثنا الكتاب الذين اصطفينا من عبادنا ۳۵/۳۲ — پھر ہم نے کتاب کا وارث اپنے ان بندوں کو بنایا جن کو چن لیا۔

مگر حضرت نوح کے ساتھ ذکر کرنے سے اغلب قیاس یہی ہے کہ مقصود اصطفائے نبوت ہے اور حضرت آدم نبی تھے اسی طرح حضرت ذوالکفل کا ذکر بھی انبیاء کے ساتھ ہوا ہے

واسمعيل وادريس وذا الكفل ۲۱/۸۵

واذكر اسمعيل واليسع وذا الكفل ۳۸/۴۸

جو اس بات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے کہ وہ بھی نبی تھے۔

<table dir="rtl">
<tr><td>كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝۴۱/۱۹</td><td>اور پیغمبر تھے۔</td></tr>
<tr><td>كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۱۲۳/۲۶ اِذْ قَالَ</td><td>عاد نے رسولوں کو جھٹلایا جب اُن کے بھائی ہود نے</td></tr>
<tr><td>لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۱۲۴/۲۶ اِنِّیْ لَكُمْ</td><td>اُن سے کہا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے۔ میں تمہارے</td></tr>
<tr><td>رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝۱۲۵/۲۶ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِیْنَ</td><td>لیے امانت دار رسول ہوں۔ ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا جب اُن کے</td></tr>
<tr><td>۝۱۴۱/۲۶ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۱۴۲/۲۶</td><td>بھائی صالح نے اُن سے کہا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے میں تمہارے لیے امانت دار</td></tr>
<tr><td>اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝۱۴۳/۲۶ كَذَّبَ اَصْحٰبُ</td><td>رسول ہوں۔ اصحاب ایکہ نے رسولوں کو جھٹلایا۔ جب</td></tr>
<tr><td>الْاَیْكَةِ الْمُرْسَلِیْنَ ۝۱۷۶/۲۶ اِذْ قَالَ لَهُمْ</td><td>شعیب نے اُن سے کہا کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے</td></tr>
<tr><td>شُعَیْبٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝۱۷۷/۲۶ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝۱۷۸/۲۶</td><td>میں تمہارے لیے امانت دار رسول ہوں۔</td></tr>
<tr><td>مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۝۲۹/۴۸</td><td>محمد اللہ کے رسول ہیں۔</td></tr>
</table>

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دعائے ابراہیمؑ

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۱۲۹/۲

اے رب ہمیں (مکہ والوں) میں سے ایک رسول ان میں بھیج جو ان کو تیری آیتیں پڑھ کر سنائے اور کتاب اور حکمت سکھائے اور پاک کرے۔

بشارت عیسیٰؑ

وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۶/۶۱ [۱]

اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اور توریت کی جو مجھ سے پہلے نازل ہوئی ہے تصدیق کرتا ہوں اور ایک رسول کی خوشخبری دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہے۔ سو جب وہ رسول دلیلیں لے کر ان کے پاس آیا تو انھوں نے کہہ دیا کہ یہ تو کھلا ہوا جھوٹ ہے

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِندَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ ۱۵۷/۷

وہ لوگ جو رسول نبی امی کی پیروی کرتے ہیں جس (کی بشارت) اپنے یہاں توریت اور انجیل میں لکھی ہوئی پاتے ہیں۔

اللہ کی مہربانی

إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا ۸۷/۱۷

تیرے اوپر اللہ کا بڑا فضل ہے۔

أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيمًا فَآوَىٰ ۶/۹۳

کیا اس نے تجھ کو یتیم نہیں پایا اور ٹھکانا دیا۔

---

۱ قرآن نے تصریح کر دی کہ حضرت عیسیٰ نے جس احمد کی بشارت دی تھی وہ آ چکا۔

وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ﴿۷﴾ وَوَجَدَكَ	اور تجھ کو بھٹکا ہوا پایا اور راہ دکھائی۔ اور تجھ کو محتاج
عَآئِلًا فَاَغْنٰى ﴿۸﴾	پایا اور غنی کردیا۔
اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا	کیا ہم نے تیرے سینہ کو نہیں کھول دیا اور
عَنْكَ وِزْرَكَ ﴿۲﴾ الَّذِىْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ﴿۳﴾	جس بوجھ نے تیری کمر توڑ رکھی تھی اُس کو اُتار دیا۔
وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ﴿۴﴾	اور تیرا آوازہ بلند کیا۔
وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اَنْ يُّلْقٰٓى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ	اور تجھ کو یہ اُمید نہ تھی کہ تیرے اوپر کتاب نازل
اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ﴿۸۶﴾	کی جائیگی مگر تیرے رب کی مہربانی (ہوئی)
كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ رُوْحًا مِّنْ	اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے تیری طرف وحی
اَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِىْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ	بھیجی تو نہیں جانتا تھا کہ کتاب کیا ہے اور نہ ایمان سے
وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ نُوْرًا نَّهْدِىْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ	واقف تھا) لیکن ہم نے اس وحی کو ایک نور بنایا ہے جس کو
مِنْ عِبَادِنَا ﴿۵۲﴾	چاہتے ہیں اپنے بندوں میں سے اسکے ذریعہ سے راہ راست دکھاتے ہیں
وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ	اور اللہ نے تجھ پر کتاب اور حکمت اتاری
وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ	اور تجھے وہ سکھایا جس کو تو نہیں جانتا تھا اور اللہ
عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿۱۱۳﴾	کی مہربانی تجھ پر بہت ہے۔

رسول اعظم

وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ﴿۷۹﴾	اور ہم نے لوگوں کے لیے تجھ کو رسول بنا کر بھیجا۔
يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا	اے پیغمبر ہم نے تجھ کو گواہ۔ اور خوشخبری دینے والا اور
وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ	آگاہ کرنے والا اور اللہ کے حکم سے اسکی طرف بلانیوالا اور
سِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾	روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

اقربا کو انذار کا حکم

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿پ۱۹﴾ — اور اپنے کنبے کے قریبی رشتہ داروں کو آگاہ کر

اہل مکّہ اور اس کے اطراف کے لوگوں کو انذار کا حکم۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا — اور اسی طرح ہم نے تیری طرف عربی قرآن بذریعہ وحی کے

لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا ﴿پ۲۵﴾ — بھیجا کہ تو مکہ اور اُسکے اردگرد کے لوگوں کو آگاہ کرے۔

اہل عرب کے لیے انذار

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ — تاکہ تو ان لوگوں کو آگاہ کرے جن کے باپ دادا انہیں

غٰفِلُوْنَ ﴿پ۲۲﴾ — آگاہ کیے گئے تھے۔ اس لیے وہ بےخبر ہیں۔

مثیل موسیٰ

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا — ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا جو تمہارے اوپر

عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿پ۲۹﴾ — گواہ ہے جیسے کہ ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

اہل کتاب کے لیے رسول۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا — اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول آگیا رسولوں کی

يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا — عدم موجودگی میں کہیں تم یہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی خوشخبری دینے والا

مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ ﴿پ۶﴾ — اور آگاہ کرنے والا نہیں آیا سو تمہارے پاس بشیر اور نذیر آگیا۔

سارے جہان کے لیے رسول

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ — کہدے کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا

اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ﴿پ۹﴾ — رسول ہوں۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا — اور ہم نے تجھ کو نہیں بھیجا مگر سارے انسانوں کیلیے

وَنَذِيرًا — بشیر و نذیر بنا کر۔

قیامت تک کے لیے رسول

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ

وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں انہیں میں کا ایک رسول بھیجا جو انکو آیتیں سناتا ہے اور انکا تزکیہ کرتا ہے اور انکو کتاب و حکمت سکھاتا ہے ورنہ اس سے پہلے وہ کھلی ہوئی گمراہی میں تھے۔ اور ان لوگوں کی طرف بھی جو ابھی تک ان میں نہیں ملے ہیں۔

خاتم النبیین [1]

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور انبیاء کے خاتمہ کی مہر۔

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لیے دین اسلام کو پسند کیا۔

انبیاء سابقین کی تصدیق اور اُن کی متابعت کا حکم

بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ

بلکہ وہ حق لے کر آیا ہے اور اس نے رسولوں کی تصدیق کی ہے

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۖ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ

وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت دی اور تو انہیں کی ہدایت کے پیچھے چل

مدارج خاتم النبیین

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

اور ہم نے تو تجھ کو دنیا جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

[1] رسول اللہ پر دین مکمل کر دیا گیا۔ نبوت ختم ہو گئی۔ اور پیغام الٰہی جس کو لیکر انبیاء بھیجے جاتے تھے قرآن میں محفوظ کر دیا گیا۔ اس لیے جن لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کی نبوت یا رسالت کا دعویٰ کیا یا کریں وہ کذاب ہیں۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ	تمہارے پاس خود تمہیں میں سے رسول آیا جس پر
عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ	تمہاری تکلیف گراں گزرتی ہو اور اُس کو تمہاری بہبود کی
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ	حرص ہو اور مومنوں پر شفیق اور مہربان ہو۔
وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ	حقیقت یہ ہو کہ تو خلق عظیم پر ہو۔
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ	اور جبکہ تو اُن میں ہو اللہ اُن کو عذاب نہیں دینے کا۔
اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ	نبی مسلمانوں کی جانوں سے بھی زیادہ اُن کو محبوب ہو
وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ	اور اُس کی بیویاں اُن کی مائیں ہیں۔
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِّيَغْفِرَ لَكَ	ہم نے کھلم کھلا تیری فتح کرا دی تاکہ اللہ تیرے اگلے اور
اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ	پچھلے گناہ معاف کرے اور اپنی نعمت تجھ پر پوری کرے۔
نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا	اور سیدھا راستہ تجھے دکھائے۔
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ	مومنو اپنی آوازوں کو پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو
صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ	اُس کے ساتھ زور سے اس طرح نہ باتیں کرو جس طرح تم ایک دوسرے
لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ	سے کرتے ہو ورنہ تمہارے عمل اکارت چلے جائیں گے اور تمہیں خبر بھی نہ ہوگی۔

معراج[1]

سُبْحٰنَ الَّذِيْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا	پاک ہو وہ جو اپنے بندہ کو راتوں رات مسجد حرام سے مسجد
مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ	اقصیٰ میں لے گیا جس کے اردگرد ہم نے برکتیں دی ہیں

(بقیہ نوٹ نمبر ۲ صفحہ ماقبل) ۵ہ ہرچند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے لیکن دراصل رحمت انہیں کیلئے ہیں

وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ	اور وہ تم میں سے ان لوگوں کے لیے رحمت ہو جو ایمان لائے ہیں۔

[1] معراج کی غرض یہ بتائی گئی ہو کہ اللہ کی نشانیاں دکھلائی جائیں۔ خاتمہ پر اسی کی تصریح ہو کہ اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیاں دیکھیں جس سے معلوم ہو جاتا ہو کہ معراج کی حقیقت یہ ہو کہ رسول عظیم علم لدنی کے اُس فن اعلیٰ پر پہنچائے گئے جس پر کوئی نبی نہیں پہنچایا گیا تھا۔

بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۱۷	تاکہ اُس کو اپنی چند نشانیاں دکھلائیں۔
وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِيْٓ اَرَيْنٰكَ اِلَّا	اور جو خواب ہم نے تجھ کو دکھلایا اس کو تو بس لوگوں
فِتْنَةً لِّلنَّاسِ ۶۰	کے لیے ایک آزمائش بنا دیا۔
وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۱ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ	ستارہ شاہد ہے جب وہ ٹوٹا کہ تمہارا رفیق نہ بھٹکا نہ بہکا۔ اور
وَمَا غَوٰى۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى۔ اِنْ هُوَ	اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا ہے وہ تو صرف وحی ہے جو اُسکے اوپر
اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى۔ ذُوْ	بھیجی جاتی ہے۔ اُس کو زبردست قوت والے نے سکھلایا۔ طاقتور
مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى۔ وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى۔ ثُمَّ دَنَا	اور جبکہ وہ افق اعلیٰ پر تھا۔ کھڑا ہوا پھر قریب ہوا اور جھکا کہ دو
فَتَدَلّٰى۔ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى۔	کمانوں کا یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا اُس وقت اُس نے اسکے
فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى۔ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ	بندہ پر وحی کی جو اُسنے وحی کی تھی۔ جو کچھ اُسنے دیکھا دل نے اُسکو نہیں
مَا رَاٰى۔ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى۔ وَلَقَدْ	جھٹلایا۔ کیا تم اُس سے اُسکی بابت جھگڑتے ہو جو اُسنے دیکھا۔ حالانکہ اُسنے
رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى۔ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى۔	دوسری بار بھی اُسکو دیکھا سدرۃ المنتہیٰ کے قریب جس کے پاس رہنے
عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى۔ اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ	کی بہشت ہے۔ اُس وقت سدرہ پر (جو نور) چھا رہا تھا وہ چھا رہا تھا
مَا يَغْشٰى۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى۔ لَقَدْ رَاٰى	نہ اس کی نگاہ غلط ہوئی نہ اُچٹی اور اُس نے اپنے رب کی بڑی
مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ۱۸	بڑی نشانیاں دیکھیں۔

کفار کے ہفوات اور اُنکے جوابات

وَقَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْ نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ	اور اُنھوں نے کہا کہ اے وہ جس پر قرآن نازل کیا گیا ہے
اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ۶	بیشک تو دیوانہ ہے۔
اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ۷۰	کیا وہ کہتے ہیں کہ اس کو جنون ہے؟
بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ بَلِ افْتَرٰىهُ	بلکہ انھوں نے کہا کہ یہ خیالات کا مجموعہ ہے بلکہ اس نے اسکو

بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۲۱/۵	گھڑ لیا ہے۔ بلکہ وہ شاعر ہے۔
قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ تَقُوْمُوْا	کہدے کہ میں تمھیں صرف ایک بات کی نصیحت کرتا
لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا مَا بِصَاحِبِكُمْ	ہوں کہ تم دو دو یا اکیلے اکیلے کھڑے ہو۔ پھر سوچو۔ تمہارے
مِّنْ جِنَّةٍ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ	رفیق کو جنون نہیں ہے۔ وہ تو صرف سخت عذاب سے پہلے
عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۳۴/۴۶	تمہارے آگاہ کرنے کو آیا ہے۔
فَذَكِّرْ فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ	تو لوگوں کو نصیحت کرتا رہ۔ اللہ کی مہربانی سے نہ تو کاہن
وَّلَا مَجْنُوْنٍ ۵۲/۲۹ اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ	ہے نہ دیوانہ۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ یہ شاعر ہے ہم اسکے لیے موت کی
بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ ۵۲/۳۰ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّيْ مَعَكُمْ	گردش کے منتظر ہیں۔ تو کہدے کہ انتظار کرو میں بھی تمہارے
مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ ۵۲/۳۱	ساتھ انتظار کرتا ہوں۔
وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ اِنْ	اور نہ ہم نے اُس کو شاعری سکھائی نہ وہ اُس کے لیے
هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۳۶/۶۹	زیبا ہے، وہ تو بس نصیحت ہے اور واضح قرآن۔

رسولؐ کی تسلّی

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ	اگر ان لوگوں نے تجھے جھٹلایا تو تجھ سے پہلے بہت
مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ	سے رسول جھٹلائے جا چکے ہیں جو معجزے۔ صحیفے۔ اور روشن
الْمُنِيْرِ ۳/۱۸۴	کتاب لائے تھے۔
مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ	تجھ سے تو بس وہی کہا جائے گا جو تجھ سے پہلے رسولوں
مِنْ قَبْلِكَ ۴۱/۴۳	سے کہا گیا ہے۔
قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ	ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ کہتے ہیں اُس سے تجھے رنج پہنچتا
فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	ہے۔ لیکن یہ تجھے نہیں جھٹلاتے ہیں بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں کا

يَجْحَدُوْنَ ۳۳ — انکار کر رہے ہیں۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ — تو اس طرح صبر کر جس طرح اولوالعزم پیغمبروں نے صبر

وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۳۵ — کیا اور ان کے لیے جلدی نہ کر

اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ۹۵ — ہم تیری طرف سے ہنسی اُڑانیوالوں کیلیے کافی ہیں

رسول کی نگرانی

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ — اور اگر اللہ کا فضل اور اُسکی مہربانی تیرے اوپر نہ ہوتی تو اُنکی

طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ۱۱۳ — ایک جماعت ارادہ کر چکی تھی کہ تجھے بہکادے۔

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ — اور جو وحی ہم نے تیری طرف بھیجی تو قریب تھا کہ اُس سے وہ تجھے

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ وَاِذًا — بچلا دیتے تاکہ تو کچھ اور ہماری طرف منسوب کردے اور

لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۷۳ وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ — اُس وقت وہ تجھے دوست بنا لیتے۔ اور اگر ہم نے تجھے ثابت قدم

لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا ۷۴ اِذًا — نہ رکھا ہوتا تو بھی اُن کی طرف کچھ کچھ جھکنے لگا تھا۔ ایسا ہوتا

لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ — تو ہم تجھے زندگی اور موت کا دُگنا دُگنا عذاب چکھاتے

ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ۷۵ — اور ہمارے مقابلہ میں تو کسی کو مددگار نہ پاتا۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ — اگر پیغمبر کوئی غلط بات ہماری طرف منسوب کرتا تو ہم

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ — اس کا داہنا ہاتھ پکڑ کر اُس کی گردن کی رگ کاٹ دیتے اور

الْوَتِيْنَ۔ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۴۷ — تم میں سے کوئی ہمکو اس سے روک نہ سکتا۔

وَاللّٰهُ[۱] يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۶۷ — اور اللہ انسانوں سے تجھ کو بچائیگا۔

تکالیف شرعیہ سے نہ رسول کو آزادی تھی نہ مومنوں کو

۱؎ اس عصمت کے علاوہ گناہوں سے معصومیت کی انبیاء کے لیے قرآن میں کوئی تصریح نہیں ہے۔ مگر اشارات ہیں۔

اِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ	مجھے تو بس حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے پروردگار کی عبادت
الَّذِیْ حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَیْءٍ وَّاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ	کروں جس نے اس کو حرمت دی ہے اور ہر شے اسی کی ہے اور مجھے
مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ ۹۱/۲۷	حکم دیا گیا ہے کہ مسلمان بنوں اور قرآن کی تلاوت کروں۔
یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا ۱/۷۳	اے چادر لپیٹنے والے رات کو (نماز کیلئے) کھڑے ہو مگر کچھ حصہ کہ اس میں آرام کر۔
وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْهَا ۱۳۲/۲۰	اور اپنے لوگوں کو نماز کا حکم دے اور اس کا پابند رہ۔
وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ	کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کو حق نہیں ہے
وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ	کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی حکم دیدے تو ان کے لئے
اَمْرِهِمْ ۳۶/۳۳	اپنے معاملہ میں اختیار باقی رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بجز وحی کے غیب کا علم نہ تھا۔

قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ	کہدے کہ میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے
وَلَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ ۚ اِنْ	ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ کہتا ہوں کہ فرشتہ ہوں
اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ ۵۰/۶	میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر بھیجی جاتی ہے۔
قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا	کہدے کہ میں اپنی ذات کے لیے (بھی) کسی نفع یا نقصان
مَا شَآءَ اللّٰهُ ۚ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ	کا مالک نہیں ہوں بجز اسکے جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا
مِنَ الْخَیْرِ ۚ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۱۸۸/۷	ہوتا تو بڑا فائدہ حاصل کر لیتا اور مجھ پر تکلیف نہ آتی۔
قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَاۤ	کہدے کہ میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں اور مجھے خبر نہیں کہ میرے
اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ ۹/۴۶	ساتھ کیا کیا جائے گا۔ اور نہ یہ خبر ہے کہ تمہارے ساتھ کیا کیا جائیگا
وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ ۛ مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ	اور اہل مدینہ میں سے کچھ لوگ نفاق پر اڑے بیٹھے ہیں، تو
لَا تَعْلَمُهُمْ ۚ نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ۱۰۱/۹	ان کو نہیں جانتا ہم ان کو جانتے ہیں

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴿۷۹/۴۲﴾ لوگ تجھ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ کب

فِيْمَ اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ آئیگی تجھے اسکے ذکر سے کیا واسطہ اس کی خبر اللہ کو ہے۔

خاتم النبیین کو عقلی معجزہ قرآن مجید دیا گیا[۱]

انبیا سابقین کو حسی معجزے دیے گئے تھے مگر ایمان کا مدار معجزات پر نہیں ہے بلکہ مشیت الٰہی پر ہے۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى اور اگر ان کے اوپر ہم فرشتے اتار دیتے، اور ان سے مردے

وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا باتیں کرتے اور ان کے آگے ہر چیز کو اٹھا کر کھڑا کر دیتے پھر بھی

اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ﴿۱۱۱﴾ وہ بلا مشیت الٰہی ایمان نہ لاتے۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا پھر جب ان کے پاس موسیٰ ہماری نشانیاں لیکر

يَضْحَكُوْنَ ﴿۴۷﴾ آیا تو وہ ان پر ہنسنے لگے۔

وَقَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا اور انھوں نے کہا کہ جتنی بھی تو نشانیاں لائے کہ ہم کو

---

[۱] انبیاء کرام کے اکثر بڑے بڑے کام لغوی معنی میں معجزے ہی کہے جا سکتے ہیں کیونکہ دوسرے لوگ ویسے اعمال سے عاجز ہوتے ہیں مگر اصطلاح میں معجزہ اُس نشان کو کہتے ہیں جو انبیا کو ان کی نبوت کی شہادت کے طور پر دیا جاتا ہے۔ رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب نبیوں سے بڑھ کر دائمی معجزہ قرآن کریم دیا گیا جس کو اس وقت تک جب تک کہ آپ کی نبوت قائم ہے یعنی قیامت تک اہل بصیرت دیکھ سکتے ہیں۔ حدیثوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے حسی معجزات بھی مروی ہیں جن میں سے شق القمر کا معجزہ بھی ہے۔ بعض لوگوں نے اس کو قرآن سے بھی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر قرآن میں جس شق قمر کا ذکر ہے اس کے متعلق تصریح ہے کہ وہ قرب قیامت کی علامت ہے یعنی جب قیامت قریب آئے گی تو چاند پھٹ جائے گا

اقتربت الساعۃ وانشق القمر ﴿۱﴾ وان یروا آیۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر ﴿۲﴾ قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹا۔ اور اگر وہ (قرب قیامت کی) کوئی نشانی دیکھینگے تو اسے نہیں مانیں گے اور کہیں گے کہ جھوٹ ہے جو چلا آ رہا ہے۔

یہاں اُنھوں نے آیت کو رسول کی آیت قرار دیا حالانکہ رسول کا اس جگہ مطلق ذکر نہیں۔ ذکر قیامت کا ہے اس لیے آیت سے مراد آیت قیامت ہی ہو سکتی ہے۔

سحر کے معنی جھوٹ کے جا بجا قرآن میں آئے ہیں مثلاً

ولئن قلت انکم مبعوثون من بعد الموت لیقولن الذین کفروا ان ھذا الا سحر مبین ﴿۷﴾ اور جو تو کہے کہ مرنے کے بعد تم ضرور اٹھائے جاؤ گے تو کافر کہہ اٹھیں گے کہ یہ تو نہیں ہے مگر کھلا ہوا جھوٹ۔

بِهَا فَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۷/۱۳۲ — مسحور کرے ہم تیرا یقین نہیں کرنے کے۔

پھر معجزہ دکھلانے کے بعد اگر قوم ایمان نہیں لاتی تو اُس کی ہلاکت لازمی ہو جاتی ہے۔ اس لیے رحمت الٰہی نے اس ابتلا کے سلسلہ کو رسول اعظم کے عہد میں بند کر دیا۔

وَمَا مَنَعَنَا اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّاۤ اَنْ — اور معجزوں کے بھیجنے سے کوئی شے ہمکو مانع نہ ہوئی

كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ ۔ وَاٰتَيْنَا ثَمُوْدَ النَّاقَةَ — بجز اس کے کہ اگلوں نے انکو جھٹلا دیا۔ اور ہمنے ثمود کو اونٹنی کا

مُبْصِرَةً فَظَلَمُوْا بِهَا وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ — چشمدید معجزہ دیا تھا۔ انھوں نے اُس پر ظلم کیا۔ اور ہم تو معجزے صرف

اِلَّا تَخْوِيْفًا ۱۷/۵۹ — ڈرانے ہی کے لیے بھیجتے ہیں۔

چنانچہ کفار نے جب معجزہ طلب کیا

فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَاۤ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۲۱/۵ — بس چاہیے کہ وہ ہمارے پاس کوئی نشانی لائے جیسے اگلے رسول (نشانیوں کے ساتھ) بھیجے گئے تھے۔

تو اُن کو اللہ نے یہی جواب دیا۔

مَاۤ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا — ان سے پہلے جو بستیاں تھیں جنکو ہم نے ہلاک کیا وہ تو ایمان نہ لائیں

اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۲۱/۶ — تو کیا یہ لوگ ایمان لائیں گے۔

وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ — اور اگر ہم آسمان کا ایک دروازہ انکے سامنے کھولدیں اور اس میں

فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ ۱۵/۱۴ لَقَالُوْۤا اِنَّمَا سُكِّرَتْ — وہ چڑھنے بھی لگیں پھر بھی کہیں گے کہ ہماری آنکھیں مدہوش ہوگئی

اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ۱۵/۱۵ — ہیں۔ نہیں بلکہ ہمارے اوپر جادو کر دیا گیا ہے۔

قَالُوْا لَوْلَاۤ اُوْتِيَ مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى — ان لوگوں نے کہا کہ یہ رسول کیوں نہ لایا کوئی معجزہ جیسے کہ موسیٰ کو

اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا بِمَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ قَالُوْا — دیا گیا تھا۔ کیا کافروں نے اسکا انکار نہیں کیا جو اس سے پہلے موسیٰ کو دیا

سِحْرٰنِ تَظَاهَرَا وَقَالُوْۤا اِنَّا بِكُلٍّ كٰفِرُوْنَ ۲۸/۴۸ — گیا تھا اور بولے کہ یہ دونوں جادوگر ہیں ایک دوسرے کے مددگار اور ہم سب سے انکار

(بقیہ نوٹ صفحہ ماقبل) ؎ جادو کا اثر نگاہ اور خیال پر قرآن نے تسلیم کیا ہے "سحروا اعین الناس" اور "یخیل الیہ من سحرھم انھا تسعیٰ" اسلیے عوام الناس کو جادو اور معجزہ میں امتیاز کرنا دشوار ہے۔

رحمۃ للعالمین لوگوں کے ایمان کی طمع سے رجحان رکھتے تھے کہ آیت ملے۔ اس پر اللہ کس قدر عتاب کے ساتھ فرماتا ہی۔

وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ	اور اگر اُنکی روگردانی تجھ پر گراں گزرتی ہی تو جو تجھ سے ہو سکے
اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ	تو زمین کے اندر کوئی سرنگ تلاش کر یا آسمان پر کوئی سیڑھی لگا اور اُنکے
سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ	لیے کوئی معجزہ لا۔ اگر اللہ چاہتا تو اُن کو ہدایت پر جمع کر دیتا۔ تو جاہل
لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۳۵	لوگوں میں سے نہ بن۔

اہل بصیرت کے لیے قرآن ہی معجزہ ہی

وَاِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا	اور جب تو اُنکے پاس کوئی نشانی نہیں لاتا تو اُنھوں نے کہا کہ کیوں نہ تو نے اُسکو
قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ هٰذَا بَصَآئِرُ	چُن لیا۔ کہدے کہ میں تو بس اُسی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے مجھپر وحی
مِنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۲۰۳	اُترتی ہی۔ یہ تمہارے رب کیطرف سے بصیرتیں ہیں، ہدایت اور رحمت ہیں اُنلوگوں کے لیے
وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ	اور اُنھوں نے کہا کہ اسکے اوپر اسکے رب کیطرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں
قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ	اُتری۔ کہدے کہ نشانیاں اللہ کے پاس ہیں اور میں تو صرف آگاہ کرنیوالا ہوں
مُّبِيْنٌ ۵۰ اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ	کیا ان کے لیے یہ کافی نہیں ہی کہ ہم نے تجھ پر کتاب اُتار دی ہی جو
يُتْلٰى عَلَيْهِمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى	ان کو سنائی جاتی ہی۔ اس میں رحمت اور نصیحت ہی ان لوگوں
لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۵۱	کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔

اطاعت

اطاعت سوائے اللہ کے کسی کی نہیں ہی۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا	حکومت صرف اللہ ہی کے لیے ہی۔ اُس نے حکم دیا ہے کہ
اِلَّآ اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ	اُس کے سوائے کسی کی بندگی نہ کرو یہی سیدھا دین ہی مگر

النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ — اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔

اللہ کی اطاعت کے معنی یہ ہیں کہ اُس کی کتاب کی اطاعت کیجائے۔

أَفَغَيْرَ اللّٰهِ أَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّهُوَ الَّذِيْ — کیا اللہ کے سوا میں کسی غیر کو پنچ مانوں اور وہ تو وہ ہے

أَنْزَلَ إِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۝ — جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب اتاری ہے۔

یہی کتاب رسول اور مومنین کے لیے دستور العمل ہے۔

إِنَّآ أَنْزَلْنَآ إِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ — ہم نے تیرے اوپر حق کے ساتھ کتاب اتاری ہے کہ جو کچھ اللہ

بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ أَرٰىكَ اللّٰهُ ۝ — تجھ کو سمجھائے اسکے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا کر۔

اِتَّبِعُوْا مَآ أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا — اسی کی پیروی کرو جو تمہارے رب کیطرف سے تمہاری طرف نازل

تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ أَوْلِيَآءَ ۝ — کیا گیا ہے اور اُس کے سوا اولیاء کی پیروی نہ کرو۔

جو اس کتاب کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ گمراہ ہے

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰٓئِكَ — اور جس نے اللہ کے اتارے ہوئے کے موافق فیصلہ

هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ — نہ کیا تو وہ نافرمان ہے۔

لیکن اللہ نے رسول اور امیر کی بھی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ اس لیے ان دونوں کی اطاعت بھی بحکم الٰہی لازم ہوئی۔

يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ — مومنو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور تم میں سے

أَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۝ — جو لوگ حاکم ہوں اُن کی اطاعت کرو۔

رسول اور امیر کی اطاعت کے سوا کسی کی اطاعت کا حکم قرآن میں نہیں ہے بلکہ ممانعت ہے

يٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ — اے نبی اللہ سے ڈر اور کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کر۔

له اس آیت میں اطاعت کے دو حکم الگ الگ ہیں پہلا حکم اللہ کی اطاعت کا ہے جو مستقل مطاع ہے۔ اسکے بعد دوسرا حکم رسول اور امیر کی اطاعت کا ایک ساتھ ہے جو باذن الٰہی مطاع ہوئے ہیں۔

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا	اور اسکی اطاعت نہ کر جسکے دل کو ہمنے اپنی یاد سے غافل کر رکھا
وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۲۸	ہی اور وہ خواہش نفس کا پیرو ہی اور اسکا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہی۔
فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۸	جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کر۔
وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ۲۴	گناہگاروں اور ناشکروں کی اطاعت نہ کر۔
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تُطِيْعُوا	مومنو! اگر تم کافروں کی اطاعت کروگے تو وہ تم کو الٹے
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَرُدُّوْكُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ ۱۴۹	پاؤں واپس لیجائیں گے۔
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تُطِيْعُوْا فَرِيْقًا	مومنو! اگر تم اہل کتاب کے کسی فرقے کی اطاعت
مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ	کروگے تو وہ تم کو مومن ہونے کے بعد کافر
اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ۱۰۰	بنادیں گے۔
وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ	اور اگر تیرے والدین تجھ پر زور ڈالیں کہ میرے ساتھ
بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۱۵	اُسکو شریک بنائے جسکا تجھ کو علم نہیں ہی تو ایسی انکی اطاعت نہ کر۔

بلکہ عام طور پر انسانوں کی اطاعت کو قرآن خطرناک قرار دیتا ہی

وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ	دنیا کے اکثر لوگ ایسے ہیں کہ اگر تو ان کی اطاعت کریگا تو
يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا	وہ اللہ کی راہ سے تجھے گمراہ کردیں گے وہ صرف گمان کے
الظَّنَّ وَاِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۱۱۶	پیچھے چلتے ہیں اور محض اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔

جن لوگوں نے اپنے رئیسوں اور بزرگوں کی اطاعت دنیا میں کی ہی وہ قیامت کے دن جل کر کہیں گے۔

رَبَّنَا اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا	اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بزرگوں کا

لہ بوڑھے والدین زمانہ گزشتہ کی وراثت ہیں جو خدمت کے لیے انسان کو ملتے ہیں۔ قرآن میں جہاں کہیں بھی ان کے بارے میں حکم ہی وہاں سلوک و احسان ہی کی وصیت ان کے ساتھ کی گئی ہی۔

فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ — کہنا مانا سو انہوں نے ہم کو گمراہ کر دیا۔ اے ہمارے رب اُنکو

الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝ — دگنا عذاب دے اور اُنپر بڑی سے بڑی لعنت کر۔

اطاعت رسول

رسول کی اطاعت بحکم الٰہی اور بحیثیت منصب رسالت فرض ہے

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ — اور کسی رسول کو ہم نے نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۝ — بحکم الٰہی اُس کی اطاعت کی جائے۔

اور بحیثیت منصب رسالت رسول کا فریضہ صرف پیغام الٰہی کی تبلیغ ہے اور بس۔

اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلٰغُ ۝ — تیرے اوپر صرف تبلیغ ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا — اگر تم نے مُونھ پھیر لیا تو ہمارے رسول پر تو

الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ — صرف کھلی ہوئی تبلیغ ہے اور بس۔

فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝ — تجھ پر پہنچانا ہے اور ہمارے اوپر حساب لینا ہے۔

اس لیئے رسول کی اطاعت کا مفہوم یہ ہوا کہ اللہ کا پیغام جو وہ لایا ہے اُسپر عمل کیا جائے۔ لہذا رسول کی اطاعت بعینہ اللہ کی اطاعت ہوئی۔

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۝ — اور جو رسول کی اطاعت کریگا اُسنے اللہ کی اطاعت کی

ہمارے رسول صرف اللہ کی کتاب یعنی قرآن کے مبلغ تھے[1]

وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ — میرے اوپر یہ قرآن وحی کیا گیا ہے کہ اس سے تمکو بھی آگاہ

وَمَنْۢ بَلَغَ ۝ — کروں اور اُن لوگوں کو بھی جن کو وہ پہونچے۔

---

[1] آیت وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا بلکہ وہ وحی ہے جو اُسکی طرف اُتاری گئی ہے) کا یہ مفہوم قرار دینا کہ رسول اللہ جو کچھ کلام کرتے تھے وہ سب کا سب وحی تھا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ دعویٰ قرآن کے وحی ہونے کا تھا جس کا کفار انکار کرتے تھے۔ اسی کے بارے میں کہا گیا کہ وہ جو کچھ بولتے ہیں وحی ہے۔ گھر میں ازواج مطہرات یا باہر دیگر حضرات سے جو گفتگو فرماتے تھے اسکے متعلق نہ وحی ہونیکا دعویٰ تھا نہ کفار کو کوئی بحث تھی

تلاوت و تبیین آیات۔ تعلیم کتاب و حکمت و تزکیۂ نفوس سب اسی تبلیغ کے اجزا ہیں جو ذیل کی آیت میں بیان کیے گئے ہیں۔

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ — مومنوں پر اللہ نے احسان کیا کہ انھیں میں سے انہیں ایک
رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ — رسول کھڑا کیا جو اُن کو اللہ کی آیتیں سناتا ہے اور انکا تزکیہ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ[1] ۱۶۴/۳ — کرتا ہے اور اُن کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

تعلیم کتاب کا ایک شعبہ یہ بھی تھا کہ رسول اسکے احکام پر عمل کرکے دکھلائے تاکہ اُمت اسی نمونہ پر عامل ہو جائے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ[2] ۲۱/۳۳ — تمہارے لیے رسول اللہ کے اندر اچھا نمونہ ہے۔

چنانچہ ہمارے رسول نے جملہ احکام قرآنی مثلاً نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ پر عمل کرکے دکھلا دیا اور مسلمان اُسی نمونہ پر عمل کرنے لگے۔ یہ اُسوۂ حسنہ اُمت کے پاس عمل متواتر کی شکل میں موجود ہے جس کے مطابق رسول اللہ کے عہد سے نسلاً بعد نسلٍ وہ عمل کرتی چلی آتی ہے۔ اس لیے یہ یقینی ہے اور دینی ہے اور اسکی مخالفت خود قرآن کی مخالفت ہے۔

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا — اور جو کوئی ہدایت کے ظاہر ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت
تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ — کریگا اور مسلمانوں کے رستہ کو چھوڑ کر دوسرے رستہ پر چلیگا تو ہم
نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۱۱۵/۴ — اُس سمت پر اُسے چلائیں گے مگر (آخر کار) جہنم میں اُسکو جلائینگے۔

رسول اللہ کی دوسری حیثیت مسلمانوں کے امیر کی تھی یعنی ان کا انتظام۔ اُن کے باہمی قضایا کا فیصلہ۔ تدبیر مہمات اور جنگ و صلح وغیرہ اجتماعی امور میں ان کی قیادت۔ اس لحاظ سے بھی ان کی اطاعت

---

[1] حکمت بھی قرآن ہی ہے اور منزل من اللہ ہے۔ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۱۱۳/۴ اور اللہ نے تجھ پر کتاب اور حکمت اتاری۔

[2] اُسوہ کے بجائے عام طور پر سنت کا لفظ مستعمل ہو گیا ہے لیکن دونوں میں بڑا فرق ہے۔ اُسوہ احکام قرآنی پر رسول اللہ کے عمل کرنے کی صورت ہے اور سنت میں ہر وہ عمل داخل ہے جو رسول اللہ نے کیا مثلاً آپ عرب میں رہے۔ عربی زبان بولتے تھے۔ عربی قبائل میں شادیاں کیں اور عربی عورتوں سے شادیاں کیں ظاہر ہے کہ یہ چیزیں دین نہیں ہو سکتیں کیونکہ امت کا عشیر عشیر بھی ان کے اوپر عمل نہیں کر سکتا۔

لازمی تھی۔ لیکن اطاعت بحیثیت رسول اور اطاعت بحیثیت امیر میں دو باتوں کا فرق ہے۔

(۱) بحیثیت رسالت رسول اللہ کو کسی سے مشورہ لینے کا حکم نہ تھا بلکہ فریضہ تبلیغ اللہ کی طرف سے آپ کے ذمے لازم کیا گیا تھا

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۵:۶۷

اے رسول جو تجھ پر اُتارا گیا ہے اُسے پہنچا دے اور اگر نہیں پہنچائیگا تو تو نے اللہ کے پیغام کی تبلیغ نہیں کی

اور امیر کی حیثیت سے لوگوں سے مشورہ لینے کا حکم دیا گیا تھا۔

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۳:۱۵۹

اور اُن سے حکومت میں مشورہ لیا کر۔

(۲) بحیثیت رسول آپ کی اطاعت قیامت تک فرض ہے کیونکہ قرآن ہمیشہ کے لیے ہے۔ لیکن بحیثیت امیر آپ کی اطاعت بالمشافہہ تھی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ ۸:۲۰

مومنو! اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور جب تم سُن رہے ہو اُس سے مونھ نہ موڑو۔

اور امارت کے فرائض ہمیشہ ہنگامی ہی ہوں گے۔ کیونکہ زمانہ کے ساتھ ساتھ ماحول بھی بدلتا رہتا ہے ظاہر ہے کہ آج جو امیر ہوگا وہ غزوۂ بدر و احد کی متابعت میں صرف نیزہ و شمشیر سے جہاد میں کام نہ لے گا بلکہ موجودہ زمانہ کے اسلحہ استعمال کریگا۔

اُمراء کے مقابلہ میں منازعت کا حق حاصل ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ

مومنو! اللہ کی اطاعت کرو۔ اور رسول کی۔ اور حکام کی جو تم میں سے ہوں اطاعت کرو۔ اگر تم کسی امر میں

لـه اللہ و رسول کے الفاظ قرآن میں اکثر جہاں جہاں ساتھ ساتھ آئے ہیں ان سے مراد امارت ہے جس کا قانون کتاب اللہ ہے اور جس کے نافذ کرنے والے رسول اللہ یا اُن کے جانشین ہیں۔ مثلاً

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ ۸:۱

لوگ تجھ سے مال غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہدے کہ مال غنیمت تو اللہ و رسول کا ہے مال غنیمت کا حکم صرف عہد رسالت تک محدود نہ تھا بلکہ آئندہ کے لیے بھی ہے جس کی تعمیل خلافت کا فریضہ ہے۔

تنازعتم فی شیءٍ فردوہ الی اللہ والرسول ۴/۵۹ — جھگڑ پڑو تو اُس کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹاؤ۔

ازواجِ رسول

النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم — نبی مسلمانوں پر اُن کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہے

وازواجہ امہاتہم ۳۳/۶ — اور اُس کی بیویاں اُن کی مائیں ہیں۔

یٰنساء النبی لستن کاحدٍ من النساء — اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم

ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول فیطمع — پرہیزگاری چاہتی ہو تو گفتگو میں نرمی نہ کرو ورنہ جسکے دل میں

الذی فی قلبہ مرض وقلن قولاً معروفاً — روگ ہے وہ طمع کرنے لگیگا۔ اور دستور کے مطابق بات کیا کرو۔

۳۳ وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج — اور اپنے گھروں میں جمی رہو اور اگلی جاہلیت کی طرح سنگھار

الجاھلیۃ الاولیٰ واقمن الصلوٰۃ واٰتین — دکھاتی نہ پھرو۔ اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور رسول

الزکوٰۃ واطعن اللہ ورسولہ انما یرید — کی اطاعت کرو۔ اللہ تو بس یہی چاہتا ہے اے اہلبیت

اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت — (نبی) کہ تم سے گندگی دُور کردے اور تم کو اچھی طرح

ویطہرکم تطہیرا ۳۳/۳۳ — پاک و صاف بنادے۔

واذا سألتموھن متاعاً فاسئلوھن — اور جب پیغمبر کی بیویوں سے تم کو کوئی چیز مانگنی ہو تو

من وراء حجاب ذالکم اطہر لقلوبکم و — پردہ کی آڑ سے مانگا کرو۔ یہ تمہارے دلوں کے لیے اور اُنکے

قلوبہن وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ — دلوں کے لیے پاک صاف رکھنے والا ہے اور تم کو مناسب نہیں ہے کہ

لہ آخری اختیار اللہ و رسول یعنی امارت ہے۔ اسلئے رسول اللہ کا جو منصب بحیثیت امیر کے ہے وہی ان کے خلفاء کا بھی ہوگا۔ مگر یہ آخری فیصلے بھی قرآن ہی کی رو سے کیے جائیں گے۔

وما اختلفتم فیہ من شیءٍ فحکمہ الی اللہ ۴۲/۱۰ — اور جس کسی شے میں تم آپس میں اختلاف کرو اُسکا فیصلہ اللہ ہی کی طرف سے

اللہ کے فیصلہ کے معنی ہیں اُس کی کتاب کا فیصلہ۔

افغیر اللہ ابتغی حکماً وھو الذی انزل الیکم الکتٰب مفصلاً ۶/۱۱۴ — کیا اللہ کے سوا میں کسی اور کو حکم مانوں حالانکہ وہی ہے جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب اتار دی ہے۔

وَلَآ اَنْ تَنْکِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖٓ	کہ تم رسول اللہ کو اذیت دو اور نہ یہ کہ اُنکی بیویوں سے اُنکے بعد کبھی شادی
اَبَدًا۔ اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا ۵۳	کرو یہ اللہ کے نزدیک بڑی (بیجا) بات ہے۔

اصحاب رسول

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ	محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں
اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُکَّعًا	کے لیے بہت سخت ہیں اور آپس میں رحم دل تو اُن کو دیکھیگا کہ کبھی
سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا۔	وہ رکوع کر رہے ہیں اور کبھی سجدے۔ اپنے رب سے اُسکی مہربانی اور خوشنودی
سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ۔	کے طلبگار ہیں اُنکی نشانی اُنکے چہرں پر ہے یعنی سجدوں کے داغ۔ یہ اُنکی
ذٰلِکَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ۔ وَمَثَلُهُمْ فِی	مثال توریت میں ہے اور انجیل میں اُنکی مثال یہ (بیان کی گئی) ہے جیسے
الْاِنْجِیْلِ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ	کوئی کھیتی کہ اُسنے زمین سے اپنی سوئی نکالی پھر اُسکو مضبوط کیا اور پھر موٹی
فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ	ہوئی یہاں تک کہ اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور کسانوں کو خوش کرنے
بِهِمُ الْکُفَّارَ ۲۹	لگی (اور اللہ نے اُن کو ترقی اسلئے دی) کہ انکے رشک سے کافروں کو جلائے

سابقین اولین خواہ وہ مہاجرین ہوں یا انصار سب سے اللہ راضی ہے اور اُنکے تابعین سے بھی۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِیْنَ	مہاجرین اور انصار میں سے سابقین اولین اور وہ لوگ
وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰهُ	جو خلوص کے ساتھ اُن کے متبع رہے انسے اللہ راضی ہوا اور وہ
عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۱۰۰	اللہ سے راضی ہوئے۔

مہاجرین و انصار سچے مومن ہیں۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا	اور جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اُنہوں
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِکَ	کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے اُن کو ٹھکانا دیا اور مدد کی وہی
هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ۷۴	لوگ سچے مومن ہیں اُنکے لیے مغفرت ہے اور عزت کی روزی۔

رسول کے ساتھ جو ایمان لائے وہ سب کے سب مجاہد ہیں

لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جَاهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

لیکن رسول اور وہ لوگ جو اُسکے ساتھ ایمان لائے ہیں اُنھوں نے اپنے مال اور جان سے جہاد کیا ہے اور وہی لوگ ہیں کہ اُنکے لیے بھلائیاں ہیں اور وہی لوگ ہیں کہ اُن کے لیے کامرانی ہے۔

اصحاب بیعۃ رضوان

لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝

جب مسلمان درخت کے نیچے تیرے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے تو اللہ اُن سے راضی ہو گیا اُسنے جو کچھ اُنکے دلوں میں تھا جانچ لیا اور اُنکے اوپر اپنا اطمینان نازل کیا اور بدلہ میں انکو سردست ایک فتح دیدی

یارِ غار

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ ۝

اگر تم اسکی مدد نہ کرو گے تو اللہ اُس کا مددگار رہا جب کافروں نے اُسکو نکالا تو وہ دو میں کا دوسرا تھا جب وہ دونوں غار میں تھے۔

خلفاء راشدین مومن صالح الاعمال تھے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۝ ۔

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور اُنھوں نے اچھے عمل کیے اُنسے اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ اُن کو روئے زمین میں اسی طرح بادشاہ بنا دیگا جس طرح اُن لوگوں کو بنایا تھا جو اُنسے پہلے تھے۔

كتاب

کتب آسمانی

اللہ اپنے رسولوں پر کتابیں بھی نازل کرتا رہا ہے۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَ	ہم نے اپنے رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور اُن کے ساتھ
اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ	کتاب اُتاری۔
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِیْمَ وَ	اور ہم نے نوح اور ابراہیم کو رسول بنایا اور اُن کی اولاد
جَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ	میں نبوت اور کتاب کو (جاری) رکھا۔
صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰى	ابراہیم اور موسے کے صحیفے۔

حضرت موسیٰ کو توریت دی گئی۔

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِ	اور اگلی قوموں کو ہلاک کرنے کے بعد ہم نے موسے
مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى بَصَآئِرَ لِلنَّاسِ وَ	کو کتاب دی لوگوں کی آنکھیں کھولنے والی اور ہدایت اور
هُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ	رحمت کہ شاید وہ نصیحت حاصل کریں۔

توریت الواح پر لکھکر ایک ہی بار دیدی گئی تھی

وَكَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ	اور ہم نے اُس کے لیے تختیوں پر ہر بات کی نصیحت
مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ	اور ہر شئ کی تفصیل لکھدی۔

صفات توریت۔

اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِیْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ	ہمنے توریت اُتاری اس میں ہدایت ہے اور روشنی۔
وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا وَّرَحْمَةً	اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب جو راہ نما ہے اور رحمت۔
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ	اور ہم نے موسے اور ہارون کو فرقان اور روشنی اور متقیوں

وَضِيَاۗءً وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾	کے لیے نصیحت عطا کی۔
ثُمَّ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ	پھر ہم نے موسیٰ کو کتاب دی جس سے مخلصوں پر ہماری
اَحْسَنَ وَتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً	نعمت پوری ہوئی۔ اس میں ہر شی کی تفصیل ہے اور ہدایت اور
لَّعَلَّهُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٤﴾	رحمت ہے تاکہ لوگ اپنے رب کی حضوری میں حاضر ہونے پر ایمان لائیں

توریت بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے تھی۔

وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنٰهُ هُدًى	اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور بنی اسرائیل کے لیے
لِّبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ﴿٢﴾	اس کو ہدایت بنایا۔

توریت کے وارث بنی اسرائیل ہوئے

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا	اور ہم نے موسے کو ہدایت نامہ دیا اور بنی اسرائیل
بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿٥٣﴾	کو اس کتاب کا وارث بنایا۔

توریت میں یہود نے اختلافات ڈالے۔ تحریفات کیں۔ الحاق کیے۔ کچھ حصہ بھلا بھی دیا۔ اور چھپاتے بھی تھے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ﴿١١٠﴾	اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی سو اس میں اختلافات ڈالے گئے۔
يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَنَسُوْا	وہ کلموں کو انکی جگہ سے سرکاتے ہیں اور جو کچھ ان کو یاد دلایا
حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ﴿١٣﴾	گیا تھا اس میں سے ایک حصہ کو انھوں نے بھلا دیا۔
تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَ	تم اس کو الگ الگ ورق بنا رکھتے ہو کچھ ظاہر کرتے ہو اور
تُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ﴿٩١﴾	زیادہ تر چھپاتے ہو۔
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ	افسوس ہے ان پر جو کتاب اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں
بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس سے تھوڑی سی

لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ | قیمت حاصل کرلیں۔

یہود کی مثال

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ

اُن لوگوں کی مثال جنپر توریت اتاری گئی پھر انھوں نے اسپر عمل نہ کیا ایسی ہے جیسے گدھا جس پر کتابیں لادی جائیں۔

حضرت داود پر زبور نازل ہوئی۔

وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ؕ

اور ہم نے داؤد کو زبور دی۔

حضرت عیسیٰ پر انجیل

وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ؕ

اور ہم نے اُن کے پیچھے بھیجا عیسےٰ بن مریم کو اور اس کو انجیل عطا کی۔

وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ؕ

اور ہمنے اسکو انجیل عطا کی جسمیں ہدایت اور نور ہے اور جو تصدیق کرتی ہے اپنے سے پہلی کتاب یعنی توریت کی اور پرہیزگاروں کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے۔

قرآن

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ؕ

اور یہ کتاب جسکو ہم نے اُتارا ہے مبارک ہے اسکی پیروی کرو۔ اور پرہیزگاری اختیار کرو عجب نہیں کہ تمپر رحم کیا جائے۔

اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ؕ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

تاکہ تم یہ کہو کہ ہم سے پہلے بس دو ہی اُمتوں پر کتاب اُتاری گئی اور ہم اُس کے پڑھنے پڑھانے سے بے خبر تھے یا یہ کہنے لگو کہ اگر ہمارے اوپر کتاب اُتاری جاتی تو ہم اُنسے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے۔ سو تمہارے پاس تمہارے رب کی

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۶/۱۵۷ — کی طرف سے دلیل اور ہدایت اور رحمت آگئی۔

قرآن کتب سابقہ کا مصدق بھی ہے اور محافظ بھی ہے۔[1]

وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا — اور ہم نے تجھ پر حق کے ساتھ کتاب اُتاری جو پہلی کتابوں

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ ۵/۴۸ — کی مصدق ہے اور ان کی محافظ بھی۔

وحی

اللہ کے بندوں سے ہم کلام ہونے کی قرآن میں تین صورتیں بیان کی گئی ہیں۔

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا — کسی انسان کا یہ رتبہ نہیں کہ اللہ اُس سے کلام کرے

اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا فَيُوْحِيَ بِاِذْنِهٖ — مگر وحی کے ذریعہ سے۔ یا پردہ کے پیچھے سے۔ یا ایسا قاصد

مَا يَشَآءُ ۴۲/۵۱ — بھیجدے اور وہ اُسکے حکم سے جو وہ چاہتا ہے وحی کرے۔

ایک وحی بلا توسط فرشتہ یا آواز کے

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى اَنْ اَرْضِعِيْهِ — اور ہم نے موسیٰ کی والدہ کے اوپر وحی بھیجی کہ اس کو دودھ پلا

فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِيْ — جب تجھے اس کے اوپر خطرہ معلوم ہو تو اس کو سمندر میں ڈالدینا

وَلَا تَحْزَنِيْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ — اور خوف نہ کرنا نہ رنجیدہ ہونا میں اس کو تیرے پاس لوٹا دونگا

الْمُرْسَلِيْنَ ۲۸/۷ — اور اس کو رسول بناؤں گا۔

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ — اور میں نے حواریوں کو وحی کی کہ مجھ پر اور میرے رسول

اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا — پر ایمان لاؤ۔ انھوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے تو گواہ رہ

مُسْلِمُوْنَ ۵/۱۱۱ — کہ ہم مسلمان ہیں۔

---

[1] محافظ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ان کتابوں کی حقیقی تعلیمات قرآن میں شامل کرکے محفوظ کر دی گئی ہیں۔

وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ۲۶/۱۹۶ اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۲۶/۱۹۷ — اور وہ (قرآن) اگلوں کی کتابوں میں ہے کیا ان کے لیے یہ دلیل نہیں کہ بنی اسرائیل کے علما اس کو جانتے ہیں۔

دوسری پس پردہ سے بذریعہ آواز کے

وَنَادَيْنَاهُ مِن جَانِبِ الطُّورِ الْأَيْمَنِ — اور ہم نے طور کے داہنی طرف سے اُس کو پکارا اور باتیں

وَقَرَّبْنَاهُ نَجِيًّا ١٦/١٩ — کرتے ہوئے اُس کو قریب بلا لیا۔

تیسری یہ کہ فرشتہ کو بھیجکر اُس کے ذریعہ سے اپنا کلام نبی کے دل پر اُتارے۔

فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ ١/٢ — جبریل نے اللہ کے حکم سے اُس کو تیرے دل پر اُتارا ہی

فطرتی الہام کو بھی قرآن میں وحی کہا گیا ہی۔

وَأَوْحَىٰ رَبُّكَ إِلَى النَّحْلِ ١٤/١٦ — اور تیرے رب نے شہد کی مکھی کی طرف وحی بھیجی۔

اشارہ سے کلام کرنے کے لیے بھی وحی کا لفظ مستعمل ہوا ہی۔

فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَأَوْحَىٰ — وہ محراب سے اپنی قوم کی طرف نکلا اور اُن کو اشارہ سے

إِلَيْهِمْ أَن سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيًّا ١٦/١٩ — سمجھایا کہ صبح اور شام تسبیح پڑھو۔

نزول قرآن

قرآن بذریعہ فرشتہ کے نبی کے دل پر القا کیا گیا

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَىٰ قَلْبِكَ ١٩٣/٢٦ — روح الامین اس کو لیکر تیرے دل پر اترا ہی۔

ہمارے نبی پر بھی وحی اسی طرح اُترتی تھی جس طرح انبیا رسابقین کے اوپر۔

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ — ہم نے تجھ پر اسی طرح وحی بھیجی جس طرح نوح پر اور اُن

وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ ١٦٣/٤ — انبیا پر جو اُس کے بعد ہوئے۔

سارا قرآن بذریعہ وحی کے نازل ہوا ہی۔

وَكَذَٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ قُرْآنًا عَرَبِيًّا ٧/٤٢ — اور اسی طرح ہم نے تجھپر قرآن عربی کو وحی کے ذریعہ بھیجا۔

وحی قرآن کے وقت رسول اللہ کو عجلت سے زبان چلانے کی ممانعت۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۱۶/۷۵ — اور اس (وحی کے پڑھنے) میں جلدی کرنے کیلئے اپنی زبان کو حرکت مت دو

نبی کو قرآن پڑھا دینے اور یاد کرا دینے کا ذمہ اللہ نے لیا۔

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْآنَهٗ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ — ہمارے ذمے ہے اس کا یاد کرانا اور پڑھا دینا جب ہم پڑھیں

فَاتَّبِعْ قُرْآنَهٗ ۱۸/۷۵ — تو اس کے پیچھے تو پڑھ۔

اس کا بھی ذمہ لیا کہ یاد کرا دینے کے بعد تم اس کو بھولو گے نہیں۔

سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى ۶/۸۷ إِلَّا مَا شَاءَ اللّٰهُ ۷/۸۷ — ہم تجھے پڑھا دینگے پھر تو نہیں بھولیگا مگر اسی کو جسے اللہ چاہیگا

آغاز نزول قرآن ماہ رمضان اور شب قدر میں ہوا۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ أُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ ۱۸۵/۲ — ماہ رمضان وہ کہ جس میں قرآن اتارا گیا۔

إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۱/۹۷ — ہمنے اسکو شب قدر میں اتارا۔

قرآن رفتہ رفتہ تھوڑا تھوڑا اتارا گیا ہے

وَقُرْآنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَأَهٗ عَلَى النَّاسِ عَلٰى — اور قرآن کو ہم نے تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا تاکہ مہلت

مُكْثٍ وَّنَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۱۰۶/۱۷ — کے ساتھ اسے لوگوں کو پڑھکر سنائے اور ہم نے اسے رفتہ رفتہ اتارا۔

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً — اور ان لوگوں نے کہا کہ کیوں نہ قرآن اسکے اوپر ایک ہی بار

وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ — نازل کر دیا گیا۔ ایسا ہی ہے تاکہ ہم اسکے ذریعہ سے تیرے دل کو مضبوط

تَرْتِيْلًا ۳۲/۲۵ — رکھیں اور ہم نے (اسی لیے) ٹھہر ٹھہر کر اس کو اتارا ہے۔

قرآن حق کے ساتھ اترا ہے

وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ۱۰۵/۱۷ — اور حق کے ساتھ ہم نے اس کو اتارا اور وہ حق کے ساتھ اترا۔

قرآن کے اتارنے میں شیاطین کو قطعاً دخل نہیں۔

وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ۲۱۰/۲۶ وَمَا يَنْبَغِيْ — اس کو شیاطین لیکر نہیں اترے اور نہ انکے لیے یہ مناسب ہے

لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُوْنَ ٢١١/٢٦ اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ — اور نہ وہ کر سکتے ہیں وہ (آسمانی باتوں کے) سُننے

لَمَعْزُوْلُوْنَ ٢١٢/٢٦ — سے دُور رکھے گئے ہیں۔

قرآن نہ شاعر کا کلام ہے نہ کاہن کا بلکہ اللہ کی طرف سے اترا ہے۔

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ — وہ شاعر کا قول نہیں ہے تم بہت کم ایمان لاتے ہو

٤١/٦٩ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ٤٢/٦٩ — اور نہ کاہن کا قول ہے۔ تم بہت کم نصیحت لیتے ہو۔

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ ٤٣/٦٩ — وہ رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔

صفاتِ قرآن

قرآن سراسر حق ہے اور اس میں کسی قسم کا شک وشبہ نہیں ہے۔

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ ٢/٢ — یہ ایسی کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک نہیں۔

وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ٥١/٦٩ — اور بیشک یہ یقینی حق ہے۔

وَيَرَى الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ — جن کو علم دیا گیا ہے وہ دیکھ رہے ہیں کہ جو کچھ تجھ پر تیرے رب

اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ الْحَقَّ ٦/٣٤ — کی طرف سے اترا ہے وہی حق ہے۔

باطل اس کے پاس نہیں پھٹک سکتا

لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ — باطل نہ اس کے آگے سے اس کے پاس پھٹکتا ہے

وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ٤٢/٤١ — اور نہ اس کے پیچھے سے۔

بلند اور حکمت والا ہے

وَاِنَّهٗ فِيْٓ اُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا — اور حقیقت یہ ہے کہ قرآن ہمارے پاس لوح محفوظ میں

لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ٤/٤٣ — بڑے پایہ کا اور حکمت والا ہے۔

بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ٢١/٨٥ — بلکہ وہ قرآن بڑے رتبہ کا ہے اور لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے

ہدایت رحمت اور دلوں کے لیے شفا ہی۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ — لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّ — آگئی اور دلوں کی بیماریوں کی شفا اور مومنوں کے لیے

رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ — ہدایت اور رحمت۔

مبارک ہی اور پہلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہی۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ — اور یہ کتاب جس کو ہم نے اُتارا ہی برکت والی ہی اور

الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ۝ — اگلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہی۔

برہان اور نور مبین ہی

يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ — لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل آگئی اور

رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝ — ہم نے تمہاری طرف نور مبین اُتار دیا۔

سیدہا ہی اس میں کوئی کجی نہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ — اللہ حمد کا سزاوار ہی جس نے اپنے بندے پر کتاب اُتاری

وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۝ قَيِّمًا ۝ — اور اُس میں کجی نہیں لگی رکھی بالکل سیدھی۔

سیدہی راہ دکھانیوالا ہی

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ ۝ — بیشک قرآن وہی راہ دکھاتا ہی جو سب سے زیادہ سیدھی ہی۔

مفصّل ہے مجمل نہیں ہی

وَهُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ۝ — اور وہی ہی جسنے تمہاری طرف مفصل کتاب اُتاری۔

نصیحت لے نے کے لیے آسان ہی

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ — اور ہم نے قرآن کو نصیحت لینے کے لیے آسان کر دیا ہی

مِن مُّدَّکِرٍ ۞	کوئی ہی جو نصیحت لے۔

اس میں خود تمہارا ہی ذکر ہی

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَیْکُمْ کِتٰبًا فِیْهِ ذِکْرُکُمْ	ہم نے تمہاری طرف کتاب اُتاردی ہی جس میں تمہارا
اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۞	ذکر ہی کیا تم سمجھتے نہیں ہو۔

کتاب مبین

لَقَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ	تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور کتاب مبین
مُّبِیْنٌ ۞	آچکی ہی۔

کتاب مبین علم الٰہی ہی

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَآ	اور اُسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں اُس کے سوا کوئی انہیں
اِلَّا هُوَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ	نہیں جانتا ہی جو کچھ خشکی اور تری میں ہی وہ اسکو جانتا ہی اور کوئی
وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ	پتّا نہیں گرتا مگر وہ اُس کا علم رکھتا ہی اور زمین کی تاریکی میں جو
وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۞	دانہ ہی اور جو کچھ خشک و تر ہی وہ سب کتاب مبین میں ہی۔
وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ	اور زمین میں جتنے جاندار ہیں ان سب کی روزی اللہ کے
رِزْقُهَا وَیَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا کُلٌّ	ذمہ ہی اور وہ اُن کے ٹھکانے اور سونپنے کی جگہ کو جانتا ہی
فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۞	اور سب کچھ کتاب مبین میں ہی۔

کتاب مبین ہی کو اللہ نے عربی قرآن بنایا۔

وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۞ اِنَّا جَعَلْنٰهُ	اور کتاب مبین شاہد ہی کہ ہم نے اس کو عربی قرآن بنادیا
قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ ۞ وَاِنَّهٗ فِیْٓ	ہی کہ تم سمجھ سکو۔ اور وہ ہمارے پاس ام الکتاب میں بڑے
اُمِّ الْکِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ حَکِیْمٌ ۞	رتبہ اور حکمت والا ہی۔

مَاكَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ يُّفْتَرٰى مِنْ — یہ قرآن ایسا نہیں ہو کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا اُسے بنا لے

دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِىْ بَيْنَ يَدَيْهِ — بلکہ یہ اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرتا ہو اور الکتاب کی تفصیل

وَتَفْصِيْلَ[لہ] الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۳۷/۱۰ — ہو اس میں کوئی شک نہیں ہو۔ یہ رب العالمین کی طرف سے ہو۔

قرآن کی عظمت

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ فِىْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ — بے شک یہ قرآن بزرگ ہو محفوظ کتاب میں ہو جس کو

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۷۹/۵۶ — سوائے پاکوں کے اور کوئی نہیں چھوتا ہو۔

فِىْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ — عزت والے صحیفوں میں جو پاک اور بلند ہیں ان کاتبوں کے

بِاَيْدِىْ سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۱۳/۸۰ — ہاتھوں سے جو بزرگ اور فرمانبردار ہیں۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتٰبًا — اللہ نے بہترین کلام یعنی کتاب نازل کی جس کی آیتیں ملتی

مُّتَشَابِهًا مَّثَانِىَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ — جلتی اور بار بار دوہرائی گئی ہیں۔ اس سے ان لوگوں کے

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ — بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۲۳/۳۹ — پھر نرم ہو جاتی ہیں اُن کی کھالیں اور انکے دل اللہ کی یاد پر

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ — اگر ہم نے اس قرآن کو پہاڑ پر اُتارا ہوتا تو دیکھتا کہ اللہ

لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۲۱/۵۹ — کے ڈر سے وہ لرز کر پاش پاش ہو جاتا۔

وَلَوْ اَنَّ مَا فِى الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ — اور زمین میں جتنے درخت ہیں وہ سب اگر قلم ہو جاتے اور

اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ — سمندر سیاہی بن جاتا اس کے بعد سات سمندر اور۔ پھر بھی

(نوٹ صفحہ ماقبل) کتاب مبین صحیفۂ فطرت ہو۔ اسلیئے ام الکتاب کو جو اسپر شامل ہو صحیفۂ کائنات سمجھنا چاہیے جس کو قرآن میں لوح محفوظ بھی کہا گیا ہو۔ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِىْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۲۲/۸۵

لہ پہلی آیت کے مطابق اس آیت میں الکتاب سے مراد کتاب مبین ہو جس کی تفصیل قرآن ہو۔ اور اللہ کے فعل علم اور قول تینوں کی حقیقت متحد ہو۔ یہی وجہ ہو کہ حقائق فطرت کی طرح حقائق قرآنی میں بھی بے پایاں وسعت ہو جس کو انسانی نسلیں کبھی ختم نہیں کر سکیں۔ اسی صلاحیت کی وجہ سے قرآن ہمیشہ کے لیے بنی نوع انسان کی ہدایت کا نصاب بنا دیا گیا ہو۔

ما نفدت كلمات الله	اللہ کے کلمات ختم نہ ہوتے۔
قل امنوا به او لا تؤمنوا ان الذين	کہدے کہ تم ایمان لاؤ یا نہ لاؤ جن کو پہلے سے علم دیا گیا ہے اُنکو
اوتوا العلم من قبله اذا يتلى عليهم يخرون	جب یہ سُنایا جاتا ہے تو وہ ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گر جاتے ہیں
للاذقان سجدا ويقولون سبحان ربنا	اور کہتے ہیں کہ ہمارا رب پاک ہے بے شک ہمارے رب کا وعدہ تو پُورا
ان كان وعد ربنا لمفعولا ويخرون للاذقان	ہونا ہی تھا۔ اور وہ ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گرتے ہیں روتے
يبكون ويزيدهم خشوعا	ہیں اور اُن کی عاجزی زیادہ ہو جاتی ہے۔
واذا سمعوا ما انزل الى الرسول	اور جب اُنھوں نے وہ سُنا جو رسول پر اُتارا گیا ہے تو دیکھتا ہے کہ
ترى اعينهم تفيض من الدمع مما عرفوا من	انکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں کیونکہ انھوں نے حق کو پہچان لیا وہ
الحق يقولون ربنا امنا فاكتبنا مع الشاهدين	کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے تو ہمکو گواہوں میں لکھ لے

قرآن اُتارنے کی غرض

لوگوں کو تاریکی سے نکال کر روشنی میں لانا۔

كتاب انزلناه اليك لتخرج الناس	(یہ مکمل) کتاب ہے جس کو ہم نے تیری طرف اُتارا ہے کہ تو لوگوں کو
من الظلمات الى النور	تاریکی سے روشنی میں نکال لائے۔

اقوام کے اختلافات کو مٹانا۔

وما انزلنا عليك الكتاب الا لتبين	اور ہم نے یہ کتاب تیری طرف صرف اس لیے اُتاری ہے کہ جن
لهم الذي اختلفوا فيه	چیزوں میں اُنھوں نے اختلاف کیا ہے تو انکے لیے انکی تشریح کر دے۔

آیات میں تدبر اور تفکر کر کے نصیحت لینا۔

كتاب انزلناه اليك مبارك ليدبروا	مبارک کتاب ہم نے تیری طرف نازل کی ہے کہ لوگ اُس کی
اياته وليتذكر اولوا الالباب	آیتوں پر غور کریں اور عقل والے نصیحت لیں۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ — اور ہم نے تیری طرف قرآن نازل کیا تاکہ جو کچھ لوگوں کیلئے
مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۴۴/۱۶ — اتارا گیا ہے تو اُنکے سامنے بیان کردے اور تاکہ وہ غور کریں۔

ہر زمان اور ہر مکان کے لیے ہدایت

وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ — اور مجھ پر یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ تم کو اسکے ذریعہ سے
وَمَنْ بَلَغَ ۱۹/۶ — آگاہ کروں اور اُن کو بھی جن کو یہ پہونچے۔

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۸۷/۳۸ — وہ نہیں ہے مگر دنیا جہان کے لیے نصیحت۔

قرآن لوگوں کے درمیان فیصلہ کے لیے دستور العمل ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ — ہم نے تیری طرف حق کے ساتھ کتاب اتاری ہے تاکہ اللہ جو
بَيْنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ ۱۰۵/۴ — کچھ تجھے سجھائے اُس کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے

بدبخت بننے کے لیے قرآن نہیں اُتارا گیا ہے۔

مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى ۲/۲۰ — ہم نے تیرے اوپر قرآن اس لیے نہیں اتارا ہے کہ تو مشقت میں پڑے

قرآن کا موضوع

قرآن دین و دنیا کے جملہ حقائق جن سے انسان کو ہدایت ملے بیان کرتا ہے

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ — اور ہم نے تجھ پر کتاب اُتاری جو ہر شئی کی تشریح ہے اور مسلمانوں کے
شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۸۹/۱۶ — لیے ہدایت رحمت اور بشارت ہے۔

مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ — یہ قرآن کوئی بنائی ہوئی بات نہیں ہے بلکہ اس سے پہلی
الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى — کتابوں کی تصدیق اور ہر شئی کی تفصیل ہے اور اُن لوگوں کے
وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۱۱۱/۱۲ — لیے جو ایمان لائے ہیں ہدایت اور رحمت ہے۔

قرآن کا مخاطب

قرآن کا خطاب نفس انسانی فطرت سے ہے۔

هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۲/۱۸۵ — جملہ انسانوں کے لیے ہدایت اور حق و باطل میں فرق کرنے کی دلیلیں۔

اسکے سب سے پہلے مخاطب رسول پاک ہیں اور اُنکے توسطے سارے بنی نوع انسان[۵۱]

إِنَّا أَنزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۳۹/۴۱ — ہم نے تیرے اوپر انسانوں کے لیئے حق کے ساتھ کتاب نازل کی ہے۔

وہ اگرچہ سارے انسانوں کے لیے اترا ہے لیکن ہدایت صرف مومنوں کے لیے ہے۔

هَٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِينَ ۳/۱۳۸ — یہ بیان ہے سارے انسانوں کے لیے اور ہدایت اور نصیحت ہے پرہیزگاروں کے لیئے

قرآن کی زبان

ہر رسول اُسی زبان میں پیغام لاتا ہے جو اُس کی قوم کی ہوتی ہے

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ۱۴/۴ — اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اُسی کی قوم کی زبان میں تاکہ اُن کے لیے بیان کرے۔

رسول عربی پر قرآن عربی میں نازل ہوا۔

---

۵۱ ہمارے رسول علم کے اُفق اعلیٰ پر پہنچائے گئے تھے اور اللہ کی طرف سے اُن کو وہ حقائق دکھائے گئے تھے جن کو کوئی انسان نہیں دیکھ سکا ہے۔ اُنکے توسطے ہر طبقہ اور ہر زمانہ کے لوگ مخاطب کیئے گئے ہیں۔ مثلاً أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۲۱/۳۰ کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ آسمان زمین جڑے ہوئے تھے ہم نے اُن کو الگ الگ کیا اور ہر جاندار چیز کو پانی سے بنایا۔ ظاہر ہے کہ اس زمانہ کے عرب واقف نہ تھے۔ اس میں وہ حکما مخاطب ہیں جنھوں نے آسمان و زمین کی پیدائش اور زندگی کی تخلیق کے مسئلہ کو نہ صرف سمجھ لیا ہو بلکہ مشاہدہ کر لیا ہو۔ اسی طرح قرآن میں ایسی باتیں بھی ہیں جنکا ظہور اسکے نزول کے وقت نہیں بلکہ اس کے بعد ہونے والا تھا۔ لِّكُلِّ نَبَإٍ مُّسْتَقَرٌّ ۚ وَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۶/۶۷ اور ہر خبر کا ایک وقت مقرر ہے اور کچھ دن کے بعد تم کو معلوم ہو جائیگا۔

اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ — ہم نے اُس کو عربی قرآن بنا دیا کہ تم سمجھو۔

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا — اور اگر ہم اسکو عجمی قرآن بنا دیتے تو وہ کہتے کہ اسکی آیتیں ہمکو کیوں

فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ — نہ سمجھائی گئیں کیا عجب ہے کہ قرآن عجمی ہے اور رسول عربی۔

وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ فَقَرَاَهٗ — اور اگر ہم کسی عجمی پر اس کو اتارتے اور وہ اُس کو پڑھ کر انکو

عَلَيْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ — سناتا تو یہ اُس پر ایمان نہ لاتے۔

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ — سو ہم نے اُسکو تیری زبان میں آسان کر دیا ہے کہ شاید وہ نصیحت لیں۔

ربط آیات[1]

قرآن کی عبارت موصول یعنی مسلسل ہے

وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ — اور اُنکے لیے ہم نے مسلسل بات کہی کہ شاید وہ نصیحت لیں۔

اور کہیں مفصول ہے یعنی چند آیات میں ایک حقیقت کی تشریح کی گئی ہے اسکے بعد دوسری کی۔

كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا — یہ کتاب ہے جسکی آیتیں جدا جدا بیان کی گئی ہیں۔ عربی قرآن

لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ — لوگوں کے لیے جو علم رکھتے ہیں۔

حفاظت قرآن

قرآن کی حفاظت اللہ نے اپنے ذمہ لی ہے۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ — ہم ہی نے الذکر کو اتارا ہے اور ہم ہی اُسکے محافظ ہیں۔

الذکر قرآن ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ — جن لوگوں نے الذکر کا انکار کیا جب وہ اُن کے پاس آیا

---

[1] قرآن میں وہ ربط نہیں تلاش کرنا چاہیے جو انسانوں کے کلام میں ہوتا ہے کیونکہ قدرت کی صناعی انسانی تصنع کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ انسان کی بنائی ہوئی چیزیں خاص مخصوص فائدہ اور معین غرض کے لیے ہوتی ہیں بخلاف اس کے قدرتی اشیاء کے فائدے غیر محدود ہوتے ہیں۔ اور انکی نافعیت ان کے اسی تماس تناسب ہم آہنگی میں مضمر ہے جس کو کم نظر انسان بے ربطی سے تعبیر کرتا ہے۔

وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ — اور حقیقت یہ ہی کہ وہ عزت والی کتاب ہی باطل اسکے آگے سے

يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ — اسکے پاس بھٹکتا ہی نہ پیچھے سے۔ سزاوار حمد حکیم کی اتاری ہوئی۔

اللہ اس کے ایک ایک لفظ کا محافظ ہی۔

وَاتْلُ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ — تیرے رب کی کتاب جو تیری طرف وحی کی گئی اس کی تلاوت

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ — کر کوئی اسکے لفظوں کو بدلنے والا نہیں اور اس کے سوا تو کہیں

مُلْتَحَدًا — پناہ بھی نہ پائیگا۔

قرآن کی تلاوت عبادت ہے،

وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ — مجھے حکم دیا گیا ہی کہ میں مسلمان رہوں اور قرآن

وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ — کی تلاوت کروں۔

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ — جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جاسکے پڑھا کرو۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا — جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز پڑھتے

الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً — ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دے رکھا ہی اس میں سے چھپا کر اور

يَرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ — کھلے بندوں خرچ کرتے ہیں ایسی تجارت کی امید رکھتے ہیں جس میں کبھی

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ — اہل کتاب میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو راتوں کے اوقات میں

اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ — کھڑے ہوئے اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرنے میں اور سجدے کرتے ہیں۔

آداب تلاوت

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ — جب تو قرآن پڑھے تو شیطان ملعون سے اللہ کی پناہ

مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ — مانگ لیا کر۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ — اپنے رب کے نام سے پڑھنا شروع کر جس نے پیدا کیا ہی۔

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝ — اور قرآن ٹھہر ٹھہر کر پڑھ۔

سُننے والے کو خاموش رہ کر سننا چاہیئے۔

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا — اور جب قرآن پڑھا جائے تو اُس کو سنو اور چپ رہو

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ — شاید تم پر رحم کیا جائے۔

اصولِ قرآن

قرآن مکمل کتاب ہے۔ وہ اپنی شرح میں کسی خارجی شے کا محتاج نہیں۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ — لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے دلیل آگئی

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝ — اور ہم نے جگمگاتا نور تمہارے اوپر اتار دیا۔

نور خود بھی روشن ہوتا ہے اور دوسری چیزوں کو بھی روشن کرتا ہے۔ کلام الٰہی نورِ مبین ہے اسکی تلاش کے لیے کسی روشنی کی ضرورت نہیں جیسے آفتاب کہ چراغ سے نہیں ڈھونڈا جاتا۔

قرآن کی تفسیر اللہ نے اپنے ذمہ لی ہے۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝ — پھر اس کی تشریح بھی ہمارے ذمہ ہے

قرآن کی آیات محکم بنائی گئی ہیں اور کچھ متشابہ ہیں۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ — وہی ہے جس نے تیرے اوپر کتاب اُتاری جس میں

اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ — پختہ آیات ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں اور دوسری

مُتَشٰبِهٰتٌ۔ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ — متشابہ آیات ہیں۔ سو جن کے دلوں میں کجی ہے وہ متشابہ

فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَ — آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں کہ فتنہ پیدا کریں اور انکی

ابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ — تاویل نکالیں حالانکہ انکی تاویل سوائے اللہ کے کوئی نہیں

وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ — جانتا۔ اور جو لوگ علم میں پکے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان رکھتے

كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ؕ — ہیں سب کی سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہیں۔

محکم آیتوں کی تفصیلات قرآن ہی میں ہیں[۵۱]

كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ — (یہ مکمل) کتاب ہے جس کی آیتیں پختہ بنائی گئی ہیں پھر حکمت اور خبر رکھنے والے اللہ کے یہاں سے ان کی تفصیل کی گئی ہے۔

یہ تفصیل علم کے ساتھ کی گئی ہے۔

وَلَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ — اور ہم ان کے پاس ایسی کتاب لائے ہیں جس کی تفصیل ہم نے علم کے ساتھ کی ہے۔

یہ تفصیل اہل علم و فہم کے لیے ہے۔

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ — ہم نے آیات کی تفصیل اُن لوگوں کے لیے کی ہے جو علم رکھتے ہیں

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۝ — ہم نے آیات کی تفصیل اُن لوگوں کیلئے کی ہے جو فہم رکھتے ہیں

تصریف آیات میں ان کی تفصیل مضمر ہے۔

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَلِيَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ — اور اسی طرح آیتوں کو ہم پھیر پھیر کر لاتے ہیں تاکہ وہ کہہ دیں کہ تو نے پڑھ کر سنا دیا اور تاکہ ہم اہل علم کے لیے اس کی تشریح کر دیں۔

قرآن واضح عربی زبان میں ہے جس میں کوئی کجی نہیں۔

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۝ — واضح عربی زبان میں ہے۔

قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ ۝ — عربی قرآن جس میں کوئی کجی نہیں۔

عربی میں ہونے کی وجہ سے قرآن سمجھنے کے لیے اس زبان کا جاننا ضروری ہے اور زبان سمجھنے سمجھانے کا۔

---

[۵۱] محکم وہ آیت ہے جس کا مفہوم متعین کر دیا گیا ہے جس کے سوا کوئی دوسرے معنی اُس کے نہیں ہو سکتے۔ اگر سمجھنے میں اختلاف ہو تو اُس کی تفاصیل سے جو قرآن میں کی گئی ہیں اُس کے اصلی مفہوم کی قطعی طور پر تعیین ہو سکتی ہے۔ اور متشابہ کہتے ہیں ہم شکل کو۔ یہ وہ آیتیں ہیں جن میں ایسے اُمور میں کہ اُن کے تمثیلی بیانات قرآن میں ہیں۔ مثلاً اللہ کی ذات، صفات، جنت، دوزخ اور میزان عمل وغیرہ کہ ان کی حقیقت سمجھنے سے انسان اس دنیا میں قاصر ہے۔

یقینی ذریعہ ہی۔ لیکن عربی سیکھنے کے لیے جو علوم انسانوں نے مرتب کیئے ہیں مثلاً صرف۔ نحو۔ لغت۔ معانی و بیان وغیرہ قرآن قطعاً ان کا محتاج نہیں ہی کیونکہ ان کے مدوّن ہونے سے صدیوں پہلے سے وہ صحیح صحیح سمجھا جاتا تھا۔ نہ ان علوم کی عائد کی ہوئی پابندیاں اسپر لازم ہوسکتی ہیں کیونکہ یہ تمامتر ظنّی ہیں۔

قرآن میں جو کچھ تغیر و تبدل ہونا تھا وہ اُسکے نزول ہی کے زمانہ میں ہو چکا۔

مَا نَنسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا ۲/۱۰۶ — ہم جو آیت منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں اُس سے بہتر یا اُسی جیسی لا دیتے ہیں۔

دو ہی صورتیں تھیں۔ منسوخ کرنا یا رسول کے دل سے بھلا دینا۔ ان ہر دو صورتوں میں ان کے بجائے دوسری آیتیں نازل کر دی جاتی تھیں۔

وَاِذَا بَدَّلْنَا اٰيَةً مَّكَانَ اٰيَةٍ وَّاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوْا اِنَّمَا اَنْتَ مُفْتَرٍ ۱۶/۱۰۱ — اور جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدلتے ہیں اور اللہ ہی خوب جانتا ہی جو کچھ اُتارتا ہی تو کفار کہنے لگتے ہیں کہ تو اپنی دلسے بناتا ہی

آیت کے بدلے میں آیت اُتار دینے سے واضح ہو جاتا ہی کہ جو آیت منسوخ کی گئی یا بھلا دی گئی وہ اُٹھالی گئی اور دوسری آیت اُس کی جگہ پر آگئی۔ اس لیے قرآن میں جو آیتیں موجود ہیں ان میں سے کوئی منسوخ نہیں کہی جاسکتی۔

خود رسول اللہ کو اپنی طرف سے قرآن کے کسی لفظ میں تبدیلی کا حق نہ تھا۔

قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۱۰/۱۵ — کہدے کہ مجھے حق نہیں ہی کہ میں اپنی طرف سے اس کو بدل سکوں۔

قرآن میں اختلاف نہیں ہی۔

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ۴/۸۲ — اور اگر یہ (قرآن) اللہ کے سوا کسی دوسرے کی طرف سے ہوتا تو اس میں وہ لوگ بہت اختلاف پاتے۔

فہم قرآن میں اپنی بصیرت سے کام لینا چاہیے لہ

إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ

ہمنے تیرے اوپر حق کے ساتھ کتاب اتاری ہے تاکہ اللہ جو کچھ تجھ کو سجھائے اُسکے مطابق لوگوں کے درمیان تو فیصلہ کرے۔

قرآن سے کون لوگ محروم رکھے جاتے ہیں

سَأَصْرِفُ عَنْ آيَاتِيَ الَّذِينَ يَتَكَبَّرُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ

میں اُن لوگوں کو اپنی آیتوں سے دور رکھونگا جو روے زمین میں ناحق بڑے بنتے ہیں۔

وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا

اور جب تو قرآن پڑھنے لگتا ہے تو ہم تیرے اور اُن لوگوں کے درمیان جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں ایک مخفی پردہ ڈالدیتے ہیں

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن ذُكِّرَ بِآيَاتِ رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدَاهُ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسکو اللہ کی آیتیں یاد دلائی گئیں اور اُس نے اپنا مونھ موڑ لیا اور اپنے ہاتھوں کے کرتوت کو بھلا دیا ہمنے انکے دلوں پر غلاف چڑھا دیے ہیں کہ سمجھ نہ سکیں اور اُن کے کانوں میں گرانی (کہ سن نہ سکیں)

وارثین قرآن

ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ذَٰلِكَ

پھر ہم نے اپنے بندوں میں سے کتاب کا وارث اُن لوگوں کو بنایا جن کو برگزیدہ کیا سو اُنمیں سے کچھ تو گنہگار ہیں اور کچھ درمیانی اور کچھ اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں آگے بڑھے ہوئے ہیں

لہ قرآن بصیرت کے لیے ایسا ہی نور ہے جیسا بصارت کے لیے آفتاب۔ اس لیے جس طرح آفتاب کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھنا اندھا پن ہے اسی طرح قرآن کو اپنی عقل سے نہ سمجھنا بے بصری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ آیات کو توڑ موڑ کر اپنی رائے کے مطابق بنایا جائے کیونکہ یہ الحاد ہے جس پر سخت وعید ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا أَفَمَن يُلْقَىٰ فِي النَّارِ خَيْرٌ أَم مَّن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جو لوگ ہماری آیتوں میں کج بحثی کیا کرتے ہیں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں کیا جو دوزخ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا جو قیامت کے دن بے خوف ہو کر آئے؟

هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا   یہی اللہ کا وہ فضل ہے جو بہت بڑا ہے۔ ہمیشہ رہنے والے باغوں
يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَّ   میں داخل ہوں گے اسمیں سونے کے کنگن اور موتی اُن کو
لِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ ﴿٣٣﴾   پہنائے جائیں گے اور وہاں اُنکے لباس ریشمی ہوں گے۔

قرآن کے آسمانی کتاب ہونیکے دلائل

پہلی دلیل ۔ خود رسول اللہ کی صدیقانہ زندگی جسکو کفار اور مشرکین اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے۔

قُلْ لَّوْ شَاءَ اللَّهُ مَا تَلَوْتُهُ عَلَيْكُمْ وَلَا أَدْرَا   کہدے کہ اگر اللہ چاہتا تو میں قرآن پڑھ کر تمکو نہ سناتا اور نہ
كُمْ بِهِ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهِ أَفَلَا   اللہ اس سے تمکو آگاہ کرتا۔ اس سے پہلے میں ایک عمر تمہارے اندر
تَعْقِلُونَ ﴿١٦﴾   گزار چکا ہوں (کبھی وحی کا نام بھی نہیں لیا تھا) کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے
أَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ أَمْ جَاءَهُمْ مَا لَمْ   کیا انھوں نے کلام میں غور نہیں کیا۔ یا انکے پاس وہ آئی ہے
يَأْتِ آبَاءَهُمُ الْأَوَّلِينَ ﴿٦٨﴾ أَمْ لَمْ يَعْرِفُوا رَسُولَهُمْ   جو انکے اگلے باپ دادا کے پاس نہیں آئی تھی یا ان لوگوں نے
فَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ﴿٦٩﴾   اپنے رسول کو نہیں پہچانا کہ اس کا انکار کرنے لگے۔
إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ   جھوٹ تو بس وہی لوگ گھڑا کرتے ہیں جو اللہ کی
بِآيَاتِ اللَّهِ ﴿١٠٥﴾   آیتوں پر ایمان نہیں لاتے۔
قُلْ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ   کہدے کہ جو لوگ اللہ کے اوپر جھوٹ گھڑتے ہیں وہ کامیاب
الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ ﴿٦٩﴾   نہیں ہوں گے۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ علما بنی اسرائیل جو کتب آسمانی کا علم رکھتے ہیں قرآن کو حق سمجھتے ہیں

فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ   سو اگر تجھے اس میں شک ہے جو ہم نے تجھ پر اُتارا
فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ   ہے تو اُن لوگوں سے پوچھ لے جو تجھ سے پہلے سے کتاب پڑھتے
لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ   ہیں بے شک تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق آیا ہے تو شبہ

الْمُمْتَرِيْنَ ۹۴ — کرنے والوں میں سے نہ ہو۔

وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْلَمُوْنَ — اور وہ لوگ جنکو ہم نے کتاب دی ہے جانتے ہیں کہ قرآن

اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ — حق کے ساتھ تیرے رب کی طرف سے اترا ہے

الْمُمْتَرِيْنَ ۱۱۴ — تو شبہ کرنے والوں میں نہ ہو۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ انسانوں کو قدرت نہیں کہ قرآن جیسا کلام بنا سکیں۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا — اور اگر تم اس چیز کی طرف سے شک میں ہو جو ہم نے اپنے

فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ — بندے پر اتاری ہے۔ اگر سچے ہو تو اس جیسی کوئی سورت بنا لاؤ اور اللہ

مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۲۳ فَاِنْ لَّمْ — کے سوا اپنے حمایتیوں کو بھی بلا لو سو اگر تم نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے

تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا — تو اس آگ سے ڈرو جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں (اور وہ)

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۲۴ — کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

کفار کا دعوی تھا کہ ہم اگر چاہیں تو اس کے مثل بنا سکتے ہیں۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا — اور جب ہماری آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو کہتے

لَوْ نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَآ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ — ہیں کہ ہم نے سن لیا اگر ہم چاہیں تو اس طرح کا کہدیں۔ اور یہ تو

الْاَوَّلِيْنَ ۳۱ — نہیں ہیں مگر اگلوں کے افسانے۔

لیکن جب قرآن نے ان کو مقابلہ کی دعوت دی تو وہ نہ بنا سکے اور عاجز رہے۔ قرآن نے صاف صاف علان کر دیا۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ — کہدے کہ اگر جن اور انس اس بات پر متفق ہو جائیں کہ قرآن

عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ — کی طرح کا کلام بنائیں تو بھی ویسا نہیں بنا سکتے اگرچہ ایک

وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۸۸ — دوسرے کے مددگار کیوں نہ ہوں۔

چوتھی دلیل۔ یہ ہے کہ قرآن نے اپنی بعض خبروں کے متعلق دعوی کیا کہ وہ غیب سے القا کی گئی ہیں جن کو نہ رسول اللہ جانتے ہیں نہ ان کی قوم۔ اور کوئی اُس کی تردید نہ کر سکا۔

تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ مَا — یہ غیب کی خبریں ہیں جو تیری طرف ہم وحی کر رہے ہیں اس سے

كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَذَا — پہلے نہ تو اس کو جانتا تھا نہ تیری قوم۔

ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَ — یہ غیب کی خبریں ہیں جو تجھے ہم وحی کر رہے ہیں ورنہ یوسف کے

مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ أَجْمَعُوا أَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُونَ — بھائی جب چھپی تدبیر کر رہے تھے اور انھوں نے اپنے معاملہ کو طے کر لیا تھا اسوقت توان کے پاس تو تھا نہیں۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَى — اور نہ تو (طور) کے مغربی جانب موجود تھا جب ہم نے موسیٰ کو

مُوسَى الْأَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ — نبوت سپرد کی اور نہ تو چشم دید گواہ تھا۔

ذَلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ وَ — یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تجھے وحی کر رہے ہیں تو اُنکے پاس تو تھا

مَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ — نہیں جب سب اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ کون مریم کا کفیل ہو۔

پانچویں دلیل۔ یہ ہے کہ قرآن میں بعض بعض پیشین گوئیاں کی گئیں جو لفظ بلفظ پوری ہوئیں۔

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ — تم ضرور مسجد حرام میں امن کے ساتھ داخل ہو گے انشاء اللہ۔

اس بشارت کے دوسرے سال اہل اسلام کعبہ میں داخل ہو گئے۔

وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ — اور اللہ انسانوں سے تجھے بچائے رکھیگا۔

باوجود ہزاروں جانی دشمنوں کے جو قتل کی کوشش میں بھی تھے رسول اللہ محفوظ رہے۔

غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ — قریب کی سرزمین میں رومی مغلوب ہو گئے اور مغلوب ہونے کے چند

مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بِضْعِ سِنِينَ — سال بعد وہ غالب آجائیں گے۔

حالات اسقدر خلاف تھے کہ اس کو کوئی باور نہ کرتا تھا مگر ہوا وہی جو قرآن نے کہا تھا اور چند ہی سال میں ہوا

قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ — کہدے کہ اگر دار آخرت اللہ کے یہاں صرف تمہارے ہی لیے

خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ — اور لوگوں کے لیے نہیں ہے تو اگر تم سچے ہو تو مرنے کی آرزو کرو۔

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا — اور وہ ہرگز مرنے کی آرزو نہ کریں گے۔

یہود کے لیے آسان تھا کہ اپنی موت کی تمنا کر کے اس کی تکذیب کر دیتے۔ لیکن جیسا کہ قرآن نے کہا تھا وہ نہیں آمادہ ہو سکے۔

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا — بجز اللہ کے پیمان اور انسانوں کے عہد کے جہاں وہ پائے جائینگے

بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ — ان کے اوپر ذلت سوار ہوگی وہ اللہ کے غضب میں پڑ گئے۔ اور

مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۝ — کمزوری اُن کے اوپر لازم کر دی گئی۔

کیا اُس وقت سے آج تک یہود کو زمین کے ایک چپہ پر بھی سلطنت نصیب ہوئی؟

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا — تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے عمل صالح کیے اُنسے

الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ ۝ — اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کو روئے زمین کا بادشاہ بنادیگا۔

چنانچہ جو لوگ سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے تھے انھیں کو پہلے خلافت نصیب ہوئی۔

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ — تیرے رب کی کتاب جو تجھ پر وحی کی گئی ہے اس کی تلاوت کر

لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۝ — کوئی اُس کے الفاظ کو بدلنے والا نہیں

آجتک باوجود ملحدوں اور بد دینوں کی کثرت کے کوئی اُس کا ایک نقطہ بھی بدل سکا؟

کفار کے اعتراضات اور اُن کے جوابات

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ — اور کافروں نے کہا کہ یہ تو نرا جھوٹ ہے جسکو اس نے گھڑ لیا ہے

اِفْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۔ فَقَدْ جَآءُوْ — اور دوسرے لوگوں نے اسکی مدد کی ہے یہ لوگ ایسا کہکر ظلم اور

ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا — جھوٹ کے مرتکب ہوئے۔ اور انھوں نے کہا کہ اگلوں کے قصے ہیں

فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ قُلْ اَنْزَلَهُ — جن کو اس نے لکھوا لیا ہے اور وہی صبح اور شام اُس کے آگے پڑھے

اَلَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ٦/٢٥	جانتا ہی کہدو کہ اُسکو اُسنے اُتارا ہی جو آسمان اور زمین کے رازسے واقف ہے
وَمَا کُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ کِتٰبٍ وَّ	اور اس سے پہلے نہ تو کوئی کتاب پڑھتا تھا نہ اپنے ہاتھ سے لکھتا تھا
لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ٤٨/٢٩	ایسا ہوتا تو یہ جھٹلانے والے شبہ کرسکتے۔
وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا	اور جب ہماری کھلی آیتیں اُن کو سُنائی جاتی ہیں تو وہ کہتے
مَا هٰذَا اِلَّا رَجُلٌ یُّرِیْدُ اَنْ یَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ	ہیں کہ یہ تو بس ایسا آدمی ہی کہ جو کچھ تمھارے باپ دادا پوجتے تھے
یَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ وَقَالُوْا مَا هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكٌ مُّفْتَرًى	اُس سے تمکو روکنا چاہتا ہی اور کہتے ہیں کہ یہ تو بس ایک گھڑا
وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ اِنْ هٰذَاۤ	ہوا جھوٹ ہی اور کافروں کے پاس جب حق آیا تو انھوں نے کہا
اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ٤٣/٣٤ وَمَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ كُتُبٍ	کہ یہ کھلا ہوا جادو ہی۔ حالانکہ ہمنے نہ اُن لوکتابیں دی تھیں کہ اُن کو
یَّدْرُسُوْنَهَا وَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمْ قَبْلَكَ مِنْ نَّذِیْرٍ ٤٤/٣٤	پڑھتے ہوں اور تجھسے پہلے ان کے پاس کوئی رسول ہی بھیجا تھا۔
وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا یُعَلِّمُهٗ	ہم جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ اس کو تو بس ایک انسان
بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِیْ یُلْحِدُوْنَ اِلَیْهِ اَعْجَمِیٌّ وَّهٰذَا	سکھلاتا ہی۔ تو اُس شخص کی زبان جس کی طرف نسبت کرتے ہیں
لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ ١٠٣/١٦	عجمی ہی اور یہ (قرآن) صاف عربی زبان ہی۔
وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ	اور انھوں نے کہا کہ یہ قرآن دونوں بستیوں میں سے کسی بڑے
مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ٣١/٤٣ اَهُمْ یَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ	آدمی پر کیوں نہ نازل کیا گیا۔ کیا یہی لوگ تیرے رب کی رحمت
رَبِّكَ ٣٢/٤٣	کو تقسیم کرتے ہیں؟
وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ٦٦/٦	اور اُس کو تیری قوم نے جھٹلایا حالانکہ وہ حق ہی۔
وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی	اور رسول نے کہا کہ اے میرے رب میری قوم نے اس
اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ٣٠/٢٥	قرآن کو ہذیان سمجھ رکھا ہی۔

اتباع قرآن

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ [۶ ۱۵۵] — اور یہ کتاب جسکو ہم نے اتارا ہی مبارک ہے اس کی پیروی کرو۔

بجز قرآن کے اور کسی کی اتباع جائز نہیں۔

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا — اسی کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف

مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ [۷ ۳] — اتارا گیا ہے اور اسکے سوا اولیا کی پیروی نہ کرو۔

رسول اللہ کو بھی اسی کی پیروی کا حکم تھا۔

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ [۶ ۱۰۶] — جو وحی تیرے رب کی طرف سے تجھ پر اتری ہے اسی کی پیروی کر۔

قُلْ اِنَّمَآ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ [۷ ۲۰۳] — کہدے کہ میں تو بس اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میرے رب کی طرف سے مجھ پر وحی آتی ہے

قرآن اتار کر اللہ نے اپنے دین کو جو شروع سے چلا آتا تھا مکمل کر دیا۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ — آج کے دن میں نے تمہارا دین تمہارے لیے مکمل کر دیا اور تمہارے اوپر

عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا [۵ ۳] — اپنی نعمت پوری کر دی اور دین اسلام کو تمہارے لیے پسند کیا۔

اس لئے دین کا کامل اور مکمل مجموعہ جس میں کوئی شائبہ آمیزش کا نہیں ہے صرف قرآن ہی۔

مَعَادُ

معاد

موت

موت سلبی چیز نہیں ہے۔

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ — اُسنے موت کو پیدا کیا اور زندگی کو کہ تم کو آزمائے کہ کون

اَحْسَنُ عَمَلًا ۶۷/۲ — تم میں سے اچھے کام کرتا ہے۔

وَجَاءَتْ سَکْرَۃُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ذٰلِکَ — اور موت کی بیہوشی حقیقتاً آگئی۔ یہی ہے جس سے

مَا کُنْتَ مِنْہُ تَحِیْدُ ۵۰/۱۹ — تو کترا تا تھا۔

جان فرشتے نکالتے ہیں۔

وَیُرْسِلُ عَلَیْکُمْ حَفَظَۃً حَتّٰی اِذَا جَاءَ — اور اللہ تمہارے اوپر نگہبان بھیجتا ہے یہانتک کہ جب تم میں سے

اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْہُ رُسُلُنَا ۶/۶۱ — کسی کو موت آتی ہے تو وہی ہمارے بھیجے ہوئے اُسکی جان نکالتے ہیں

قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُکِّلَ — کہدے کہ ملک الموت جو تم پر مقرر ہے تمہاری جانوں

بِکُمْ ۳۲/۱۱ — کو قبض کرتا ہے۔

موت کے بعد اللہ کی طرف جانا ہے دنیا میں واپسی نہیں ہے۔

کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ ثُمَّ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ۲۹/۵۷ — ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے پھر تم ہماری طرف لوٹا کر لائے جاؤ گے۔

حَتّٰی اِذَا جَاءَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ — یہانتک کہ جب اُنمیں سے کسی کی موت آتی ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے رب

ارْجِعُوْنِ لَعَلِّیْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَکْتُ کَلَّا ۲۳/۱۰۰ — مجھے دنیا میں واپس کردے تاکہ جو کچھ میں چھوڑ آیا ہوں اُس میں اچھے کام کروں ہرگز نہیں

اقوام کے لیے بھی موت ہے۔

وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَاءَ اَجَلُھُمْ ۷/۳۴ — اور ہر قوم کے لیے ایک مدت مقرر ہے جب اُنکی

يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝ مدت آجاتی ہے تو اس سے نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتی ہیں نہ آگے

قوموں کے لیے بھی موت کے بعد دنیا میں واپسی نہیں ہے۔

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے کتنی نسلوں کو ہم نے

اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ ہلاک کر ڈالا ہے کہ وہ ان کی طرف پلٹ کر نہیں آتے ہیں اور

لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ۝ سب کے سب ہمارے پاس حاضر رکھے گئے ہیں۔

انسان کے لیے دو موت اور دو زندگی

رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ اے ہمارے رب تو نے ہمکو دو بار موت دی اور دو بار زندہ کیا۔

كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ تم مردے تھے اس نے تم کو زندہ کیا پھر تم کو موت دیگا۔

يُحْيِيْكُمْ ۝ پھر زندہ کریگا۔

پیدائش سے پہلے کی حالت موت سے تعبیر کی گئی ہے جس کے بعد یہ دنیاوی زندگی ملی ہے۔ پھر موت آئیگی جس کے بعد دوسری زندگی ملیگی۔ یہ دوسری زندگی کس دن ملیگی؟

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ جس دن ہم آسمان کو اس طرح لپیٹیں گے جس طرح خط کا صحیفہ لپیٹا جاتا

كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ۝ ہے تو جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا اسی طرح دوسری بار پیدا کرینگے

قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا اَوْ خَلْقًا کہدو کہ تم (مرنے کے بعد) پتھر یا لوہا یا اور کوئی چیز جو تمہارے خیال

مِّمَّا يَكْبُرُ فِيْ صُدُوْرِكُمْ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا میں بڑی ہو بنجاؤ۔ پھر وہ پوچھیں گے کہ کون ہمکو دوبارہ پیدا کریگا۔

قُلِ الَّذِيْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُوْنَ جواب دو کہ وہی جس نے تمکو پہلی بار پیدا کیا ہے۔ پھر وہ تیری طرف

اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ قُلْ عَسٰٓى سر ہلائیں گے اور پوچھیں گے کہ وہ کب؟ کہدے کہ عجب نہیں کہ قریب

اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝ يَوْمَ يَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِيْبُوْنَ ہو۔ جس دن وہ تمکو پکاریگا اور تم اس کی حمد کرتے ہوئے جواب دوگے

بِحَمْدِهٖ وَتَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ اور خیال کروگے کہ بہت تھوڑے عرصہ رہے۔

وہ دن جس میں کفار خیال کریں گے کہ بہت تھوڑے عرصہ سے حشر کا دن ہی۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ ۞ — اور جس دن اللہ اُن کو اُٹھائیگا وہ خیال کرینگے کہ ہم نہیں رہے مگر دن کی ایک گھڑی۔

اس لیے متعین ہوگیا کہ دوسری زندگی حشر کے دن ہوگی نہ کہ قبر میں۔

ثُمَّ إِنَّكُم بَعْدَ ذَٰلِكَ لَمَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ ۞ — پھر تم اس کے بعد مرنے والے ہو اور پھر تم قیامت کے دن اُٹھائے جاؤ گے۔

عالم برزخ

برزخ فارسی لفظ پردہ ہی جس کے معنی آڑ کے ہیں۔

حَتَّىٰ إِذَا جَاءَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُونِ لَعَلِّي أَعْمَلُ صَالِحًا فِيمَا تَرَكْتُ كَلَّا إِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِن وَرَائِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۞ — یہاں تک کہ جب اُن میں سے کسی کو موت آتی ہی تو کہتا ہی کہ اے میرے رب مجھو واپس بھیجدے تاکہ جو کچھ میں چھوڑ آیا ہوں اس میں اچھے کام کروں۔ ہرگز نہیں۔ یہ تو ایک بات ہی جس کو وہ کہیگا۔ اور انکے آگے جس دن تک وہ اُٹھائے جائینگے برزخ ہی۔

عالم برزخ عالم ممات ہی جس میں کسی قسم کا شعور اور احساس نہیں۔

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۞ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۞ — اور جن کو وہ اللہ کے ماسوا پکارتے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں مردہ ہیں زندہ نہیں ہیں۔ اور (انکو) اتنی بھی خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

مُردے سُنتے نہیں ہیں

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ — اور اللہ کے سوا جن لوگوں کو تم پکارتے ہو وہ کھجور کی گٹھلی کے

ا بالعموم مشرکین انھیں کو پوجتے ہیں جو بڑے درجہ کے لوگ ہوتے ہیں مثلاً انبیا و اولیا وغیرہ۔ انھیں کی بابت کہا گیا ہی کہ وہ بھی تمہاری طرح مخلوق ہیں اور مرجانے کے بعد ان کو اتنا بھی پتہ نہیں ہی کہ کب اُٹھائے جائیں گے۔

مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَاۤءَكُمْ	چھلکے کے بھی مالک نہیں ہیں، اگر تم ان کو پکاروگے تو وہ تمہاری
وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ	پکار نہیں سنیں گے، اور جو سنتے بھی تو جواب نہ دیتے اور
بِشِرْكِكُمْ ﴿۱۴﴾	قیامت کے دن تمہارے شرک سے انکار کردیں گے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وہ لوگ جن کو اللہ کے سوا تم پکارتے ہو تمہارے ہی
عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ اِنْ	جیسے بندے ہیں، ان کو پکارو اگر تم سچے ہو تو وہ تمہاری فریاد کو
كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَاۤ	پہنچیں کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں یا ان کے ہاتھ
اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ يَّبْطِشُوْنَ بِهَاۤ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ	ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں، یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں،
بِهَاۤ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَا ﴿۱۹۵﴾	یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں؟
اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ وَالْمَوْتٰى	جواب تو وہی دیتے ہیں جو سنتے ہیں، اور مردے سو اللہ
يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾	ان کو اٹھائے گا اور وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔
فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى ﴿۵۲﴾	تو مردوں کو نہیں سنا سکتا۔
وَمَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾	اور تو ان کو نہیں سنا سکتا جو قبروں میں ہیں۔

مردے غافل ہیں ان کو کسی بات کی خبر نہیں۔

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ	اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہے جو اللہ کو چھوڑ کر ان کو پکارتا
اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	ہے جو قیامت کے دن تک بھی اس کو جواب نہیں دینے کے۔ اور
وَهُمْ عَنْ دُعَاۤئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِذَا حُشِرَ	وہ ان کی پکار سے بے خبر ہیں، اور جب لوگ اٹھائے جائیں گے
النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَاۤءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ	تو وہ ان کے دشمن ہو جائیں گے اور ان کی پرستش سے
كٰفِرِيْنَ ﴿۶﴾	انکار کردیں گے۔
وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ	اور جس دن ہم ان سب کو جمع کریں گے تو مشرکوں

أَشْرَكُوا مَكَانَكُمْ أَنْتُمْ وَشُرَكَاؤُكُمْ فَزَيَّلْنَا — سے کہیں گے کہ تم اور جن کو تم نے ہمارا (شریک بنایا ہے) اپنی
بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُونَ — اپنی جگہوں پر ٹھہر جاؤ۔ پھر ہم اُن کے تعلق کو توڑ دیں گے اور انکے
٢٨ فَكَفَى بِاللهِ شَهِيدًا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ كُنَّا — شرکا کہیں گے کہ تم ہم کو نہیں پوجتے تھے، ہمارے اور تمہارے درمیان
عَنْ عِبَادَتِكُمْ لَغَافِلِينَ ٢٩ — اللہ کی گواہی کافی ہے کہ ہم تمہاری پرستش سے بالکل بیخبر تھے۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنِ — (عیسیٰ نے جواب دیا) کہ میں نے ان سے نہیں کہا مگر
اعْبُدُوا اللهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ — وہی جس کا تو نے مجھ کو حکم دیا تھا کہ تم اللہ کو پوجو جو میرا رب
شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي — ہے اور تمہارا رب ہے اور میں اُن کے اوپر گواہ تھا جب تک
كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى — کہ اُن میں رہا۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دیدی تو تو خود
كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ١١٧ — اُن کے اوپر نگراں تھا اور تو ہر شیٔ پر نگراں ہے۔

حیات شہداء (مقتولین فی سبیل اللہ)

شہیدوں کو جان نکلنے کے ساتھ ہی حیات اخروی ملجاتی ہے اور وہ برزخ میں نہیں رکھے جاتے۔ بلکہ اپنے رب کی حضوری (عند ربہم) میں رہتے ہیں جہاں اُن کو روزی ملتی ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ — اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مقتول ہوئے انکو مردہ ہرگز
أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ١٦٩ — نہ خیال کرو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور روزی پاتے ہیں

یہ حضوری شہیدوں کے سوا اور کسی کو نصیب نہیں ہے[1]

ایک شہید کا واقعہ

سورہ یٰسین کے دوسرے رکوع میں اللہ نے ان رسولوں کا قصہ بیان فرمایا ہے جو ایک بستی میں ہدایت

[1] یہ حقیقت نہایت غور کے قابل ہے کہ انتقال کے بعد شہداء کی حیات کی قرآن تصریح کرتا ہے کہ وہ زندہ ہیں مردہ نہیں ہیں مگر انبیاء کرام کی حیات برزخیہ کے متعلق جن کا درجہ شہداء سے کہیں اعلیٰ و افضل ہے بالکل خاموش ہے، بلکہ سب سے بڑے نبی کے متعلق یہ ہے۔

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ ٣١ — بیشک تو بھی مرنے والا ہے اور یہ کفار بھی مرنے والے ہیں پھر قیامت کے دن تم اپنے رب کی حضوری

کے لیے بھیجے گئے تھے۔ بستی والوں نے ان کو جھٹلایا اور سنگسار کرنے کی دھمکی دی۔ یہ سُنکر اسی بستی کے ایک شخص نے جو حق پسند تھا رسولوں کی حمایت میں تقریر کرنی شروع کی اور کہا کہ ان کی سچائی تو اسی سے ظاہر ہے کہ تم سے کسی اجر کے طالب نہیں ہیں اس لیے ان کی بات مانو۔ ساتھ ہی اُسنے اپنے ایمان کا بھی اعلان کیا

اِنِّیٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّکُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ — میں بیشک تمہارے رب پر ایمان لایا ہوں تم سُن رکھو۔

اُس کی قوم نے یہ سُنتے ہی اُس کو قتل کر ڈالا۔ اللہ فرماتا ہے۔

قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ ﴿۲۷﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا کُنَّا مُنْزِلِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾

اس سے کہا گیا کہ جنت میں داخل ہو۔ بولا کہ کاش میری قوم جانتی کہ میرے رب نے مجھ کو بخش دیا اور توازے ہوئے لوگوں میں شامل کیا اور ہم نے اس کے بعد اُس کی قوم پر آسمان سے کوئی فوج نہیں اُتاری اور نہ ہم اتارا کرتے ہیں وہ تو بس ایک چیخ ہوئی اور سب کے سب ٹھنڈے ہو گئے۔

شہیدوں کو مردہ کہنے کی بھی ممانعت ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوتے ہیں اُن کو مُردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تم کو پتہ نہیں ہے۔

موت اور قیامت میں فصل زمانی نہیں ہے

زمانہ ایک اعتباری شے ہے، مردوں کے لیے نہ احساس ہے نہ زمانہ۔ اس لئے موت اور قیامت کی سرحدیں بالکل ملی ہوئی ہیں جو مرا گویا اُس کی قیامت آگئی۔ چنانچہ کافر جب قبروں سے اُٹھائے جائیں گے گھبرا کر کہنے لگیں گے۔

یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ﴿۵۲﴾ — اے ہماری کمبختی! کس نے ہم کو ہماری خوابگاہ سے اٹھا دیا؟

۱۵؎ جنت کے لفظ سے "عِنْدَ رَبِّهِمْ" کی تفسیر ہو جاتی ہے جو آیت ۱۶۹ میں ہے

یعنی وہ ابھی تک اپنے آپ کو اپنی خوابگاہ ہی میں سمجھ رہے ہیں جہاں مرض الموت میں موت کی نیند سوئے تھے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ ۚ
اور جس دن اللہ اُن کو جمع کرے گا وہ خیال کریں گے کہ دن کی ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے آپس میں پہچانتے ہوں گے

كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوعَدُونَ لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ ۚ
جس دن دیکھ لیں گے اس (قیامت) کو جس کا انسے وعدہ کیا جاتا ہے تو انکو ایسا معلوم ہوگا کہ وہ نہیں رہے مگر دن کی ایک گھڑی

مجرم بھی یہی کہیں گے اور قسم کھا کر کہیں گے۔

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ ۚ كَذَٰلِكَ كَانُوا يُؤْفَكُونَ ۚ
اور جس دن قیامت قائم ہوگی اُس دن مجرم قسم کھائیں گے کہ وہ ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے اسی طرح وہ گمراہ کیے جاتے تھے۔

وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَىٰ يَوْمِ الْبَعْثِ ۖ فَهَٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ وَلَٰكِنَّكُمْ كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۚ
اور وہ لوگ جن کو علم اور ایمان دیا گیا ہے کہیں گے کہ تم اللہ کے نوشتہ میں رہے قیامت کے دن تک یہ قیامت کا دن ہے مگر تم نہیں جانتے تھے۔

عذاب و ثواب برزخ

جمہور مسلمان عذاب و ثواب برزخ کے قائل ہیں اور حدیثوں کے علاوہ مندرجہ ذیل آیات سے اس کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔[۲]

[۱] "لبث فی کتاب اللہ" سے مراد عالم برزخ کی مدت ہے جس کی بابت دن کی ایک گھڑی سے زیادہ لوگ گمان نہ کریں گے اور "لبث فی الارض" سے مراد حیات دنیا کی مدت ہے اس کا بھی قیامت کے دن یہی حال ہوگا۔ اس کو کوئی ایک دن کہیگا اور کوئی اس سے بھی کم اور کوئی دس دن خیال کرے گا۔

قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْأَرْضِ عَدَدَ سِنِينَ ۝ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۝
اللہ پوچھیگا کہ زمین میں کتنے سال تم رہے۔ لوگ کہیں گے کہ ایک دن یا اس سے بھی کم۔

يَتَخَافَتُونَ بَيْنَهُمْ إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا عَشْرًا ۝ نَّحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ إِذْ يَقُولُ أَمْثَلُهُمْ طَرِيقَةً إِن لَّبِثْتُمْ إِلَّا يَوْمًا ۝
وہ آپس میں چپکے چپکے کہینگے کہ تم نہیں رہے مگر دس دن۔ ہم بہتر جانتے ہیں جو وہ کہینگے جبکہ ان میں جو سب سے زیادہ صحیح راہ پر ہوگا وہ کہیگا کہ تم نہیں رہے مگر ایک دن

[۲] چونکہ اس سے پہلے قرآنی آیات سے تین باتیں ثابت ہو چکی ہیں۔ (بر صفحہ آئندہ)

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ
عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۱۶/۳۲

جن کو فرشتے اس حالت میں وفات دیتے ہیں کہ وہ گناہوں سے پاک ہوتے ہیں
اُنسے کہتے ہیں کہ سلامتی ہو تمہارے اوپر تم جنت میں داخل ہو اُن کاموں کے عوض میں

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ - اَلنَّارُ
يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ
اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۴۰/۴۶

اور آل فرعون کو بُرے عذاب آگ نے گھیر لیا جس پر وہ صبح اور شام
پیش کیے جاتے ہیں اور قیامت کے دن (کہا جائیگا کہ) آل فرعون کو
سخت ترین عذاب میں داخل کرو۔

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَلْيَوْمَ
تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ
غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۶/۹۳ وَلَقَدْ
جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا
خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ
الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۶/۹۴

اور کاش تو دیکھتا جب یہ ظالم موت کی بیہوشی میں ہوتے ہیں اور
فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے (کہتے ہیں) کہ اپنی جانیں نکالو آج کے دن
تم کو ذلت کا عذاب دیا جائیگا اس لئے کہ تم اللہ پر جھوٹ بولتے تھے اور
اس کی آیتوں سے اکڑتے تھے۔ اور تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا کہ
ہم نے تمکو پہلی بار پیدا کیا تھا، اور جو کچھ ہم نے تمکو دیا تھا اس کو پیٹھ
پیچھے چھوڑ آئے اور ہم تمہارے ساتھ اُن سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جنکی
نسبت تمہارا زعم تھا کہ وہ تمہارے امور میں ہمارے شریک ہیں۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ماقبل) (۱) انسان کے لیے دو ہی زندگیاں ہیں اور دو ہی موت۔ پہلی زندگی یہ دنیاوی زندگی ہے اور دوسری زندگی حشر کے دن ملیگی قبر میں زندگی نہیں ہے۔

(۲) عالم برزخ عالم ممات ہے جس میں نہ کسی قسم کا شعور ہے نہ احساس حیات کا کوئی شائبہ۔

(۳) مردوں کو چونکہ احساس نہیں ہے اس لیئے اُن کے اوپر زمانہ بھی نہیں گزرتا۔ ان کی موت کا دن ہی گویا اُن کے لیے قیامت کا دن ہے۔ اس لیے بعض لوگ عذاب و ثواب قبر کے قائل نہیں ہیں آیات جو اُسکے ثبوت میں پیش کی گئی ہیں اُن کے نزدیک عذاب و ثواب آخرت سے متعلق ہیں نہ کہ برزخ سے چنانچہ پہلی آیت ۱۶/۳۲ میں خود دار آخرۃ کی تصریح موجود ہے۔

وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ ۱۶/۳۰ جَنّٰتُ عَدْنٍ
يَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ كَذٰلِكَ
يَجْزِي اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ ۱۶/۳۱ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ يَقُوْلُوْنَ
سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۱۶/۳۲

اور بیشک آخرۃ کا گھر بہتر ہے اور کیا اچھا گھر ہے پرہیزگاروں کا۔ رہنے کے باغات
میں داخل ہونگے جنکے نیچے نہریں جاری ہیں انمیں جو کچھ وہ چاہیں گے اُنکے لیے ہے
اسی طرح اللہ پرہیزگاروں کو بدلہ دیگا جن کو فرشتے اس حالت میں وفات دیتے ہیں
جبکہ وہ پاک ہوتے ہیں اور کہتے ہیں سلامتی ہو تم پر اپنے اعمال کے بدلہ میں جنت میں داخل ہو

بقاء روح بعد از موت

خود مرنے والوں کے لیے برزخ اگرچہ غیر زمانی ہے لیکن زندوں کے نزدیک تو وہ ایک زمانہ دراز تک ہے، کیا اس زمانہ میں روح باقی رہتی ہے؟

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ — اور کاش تو دیکھتا جب ظالم موت کے سکرات میں ہوتے ہیں اور

بَاسِطُوا أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوا أَنفُسَكُمُ ۹۳ — فرشتے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں کہ اپنی جانیں نکال دو۔

جان ایک شی ہے جو نکالی جاتی ہے۔ اور پھر حشر کے دن جسم میں ڈالی جائے گی۔

وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ۸۱ — اور جب جانوں کا (جسموں سے) جوڑا ملایا جائے گا۔

لیکن اس کے بقاء کی کیفیت اور تفصیل ابتک قرآن سے سمجھ میں نہیں آسکی ہے۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ماقبل) سورہ زمر میں قیامت کے دن کے فیصلہ کے بعد پرہیزگاروں کے اسی ثواب کا ذکر کیا گیا ہے۔

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ — اور وہ جو اپنے رب سے ڈرتے تھے جنت کی طرف گروہ در گروہ لائے جائیں گے یہاں تک

إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ — کہ جب اس کے پاس پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور جنت کے پاسبان

عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ ۳۹ — ان سے کہیں گے کہ تمہارے اوپر سلامتی ہو تم پاک ہوئے اس میں جاکر سدا رہو۔

اسی طرح دوسری آیت ۴۶ بھی عالم اخروی کے عذاب کے متعلق ہے کیونکہ کفار جن میں آل فرعون بھی ہیں ان کی پیشی آگ پر قیامت ہی میں ہوگی۔

وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِينَ كَفَرُوا عَلَى النَّارِ أَذْهَبْتُمْ طَيِّبَاتِكُمْ — اور جس دن کفار آگ پر پیش کیے جائیں گے (ان سے کہا جائیگا) کہ تم اپنی لذتیں

فِي حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا ۴۶ — اپنی دنیاوی زندگی میں اٹھا چکے۔

سورہ ہود میں یہ تصریح بھی موجود ہے کہ آل فرعون قیامت ہی کے دن آگ میں داخل ہوں گے۔

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ ۱۱ — فرعون اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا قیامت کے دن وہ ان کو آگ میں اتاریگا۔

تیسری آیت ۶ کے الیوم کے لفظ سے نکالا گیا ہے کہ آج یعنی موت کے دن تمکو سزا ملے گی مگر جب یہ ثابت ہوچکا ہے کہ برزخ غیر زمانی ہے اور موت اور قیامت میں فصل نہیں ہے تو یہ الیوم بعینہ قیامت کا دن ہے چنانچہ خود اسی آیت میں "أَوَّلَ مَرَّةٍ" کا لفظ ظاہر کر دیتا ہے کہ یہ پیشی دوسری زندگی میں ہوگی علاوہ بریں دوسری آیت جس میں انہیں ظالموں کی اسی سزا کا ذکر ہے اس میں قیامت کی تصریح ہے۔

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُخْزِيهِمْ وَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ — پھر اللہ ان کو قیامت کے دن رسوا کرے گا اور پوچھیگا کہ میرے وہ شریک

الَّذِينَ كُنتُمْ تُشَاقُّونَ فِيهِمْ قَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ إِنَّ الْخِزْيَ — کہاں ہیں جنکے بارے میں تم مخالفت کرتے تھے جن کو علم دیا گیا ہے وہ کہیں گے

الْيَوْمَ وَالسُّوءَ عَلَى الْكَافِرِينَ الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ — کہ آج کے دن رسوائی اور برائی ان کافروں پر ہے جن کی جانیں فرشتوں نے

ظَالِمِي أَنفُسِهِمْ ۱۶ — اس حالت میں قبض کی ہیں جبکہ وہ اپنے اوپر ظلم کر رہے تھے۔

اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِہَا وَالَّتِیْ — اللہ جانوں کو موت کے وقت قبض کر لیتا ہے اور جسکی موت

لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِہَا فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْہَا — نہیں آئی ہے انکو نیند میں سو جسکے اوپر موت کا فیصلہ کر چکا ہے اسکو

الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی — روک لیتا ہے اور دوسری کو ایک مدت معینہ تک کے لیے چھوڑ دیتا ہے

یہی ایک آیت ہے جس سے بقائے روح ثابت کی گئی ہے۔ لیکن ابھی ایک اہم سوال باقی ہے کہ کیا نفس اور روح دونوں ایک ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ ارواح عالم امر سے ہیں جن کے متعلق زیادہ علم نہیں دیا گیا ہے۔ قرآن میں صرف یہ بتایا گیا ہے کہ مرنے کے بعد انکا علم اللہ کے نوشتہ میں ہے۔

قَالَ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی ۝ قَالَ — فرعون نے کہا کہ اگلی نسلوں کا کیا حال ہے۔ موسیٰ نے کہا

عِلْمُہَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ ۝ — کہ انکا علم میرے رب کے پاس کتاب میں ہے۔

لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ كِتٰبِ اللّٰہِ اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ — تم اللہ کے نوشتہ میں ہی قیامت تک۔

گنہگاروں کا اندراج سجین میں اور نیکوکاروں کا اندراج علیین میں ہوتا ہے۔

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ۝ وَ — سنو! بدکاروں کا اندراج سجین میں ہے اور تم کیا سمجھے

مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّیْنٌ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ — کہ سجین کیا ہے؟ ایک لکھی ہوئی کتاب۔

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِیْ عِلِّیِّیْنَ ۝ — سنو! نیکوکاروں کا اندراج علیین میں ہے۔ اور تم کیا

وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّیُّوْنَ ۝ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ — سمجھے کہ علیین کیا ہے۔ ایک لکھی ہوئی کتاب جس پر مقرب

یَّشْہَدُہُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ — (فرشتے) تعینات ہیں۔

علامات ساعت

پہلی بار جب صور پھونکا جائیگا تو دنیا کے سارے جاندار مر جائینگے پھر جب دوبارہ پھونکا جائیگا تو کل مردے اٹھ کھڑے ہونگے۔ ان دونوں میں فرق کرنے کے لیے نفخ صور اوّل کا نام ساعت اور دوم کا قیامت رکھ لیا گیا ہے۔

قرآن کے نزول کے زمانہ تک ساعت کی کچھ نشانیاں آچکی تھیں۔

فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا

تو کیا یہ لوگ بس ساعت ہی کے منتظر ہیں کہ اچانک اُنپر آجائے سو اُس کی نشانیاں تو آچکی ہیں۔

یاجوج و ماجوج کا خروج

حَتّٰى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ۝ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ

یہاں تک کہ یاجوج و ماجوج کھول دیے جائیں اور وہ ہر بلندی سے اُترنے لگیں اور سچا وعدہ قریب آجائے تو ایک دم سے کافروں کی آنکھیں پھرا جائینگی کہ ہائے ہماری کم بختی اس سے ہم غافل تھے۔ نہیں بلکہ ہمارا ہی قصور ہے۔

ہر بستی کی تباہی

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا

اور کوئی بستی نہیں مگر قیامت کے دن سے پہلے ہم اُسکو ہلاک کردیں گے یا سخت عذاب دیں گے یہ بات کتاب میں لکھی ہوئی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ

اور حقیقت یہ ہے کہ وہ ساعت کی نشانی ہے۔

وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا

اور عیسیٰ کو ان لوگوں نے یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اُسکو اپنی طرف اُٹھا لیا اور اللہ زبردست حکمت والا ہے اور کوئی اہل کتاب نہیں مگر کہ اُسکے مرنے سے پہلے اُسپر ضرور ایمان لائیگا اور وہ قیامت کے دن اُنپر گواہ ہوگا۔

دابہ کا خروج۔

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ	اور جب اللہ کی بات اُن پر پوری ہونے کو ہوگی تو ہم
دَابَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا	زمین سے اُنکے لیے ایک جانور نکالیں گے جو اُنسے بولے گا
بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ۲۷	کہ لوگ ہماری نشانیوں پر ایمان نہیں لاتے تھے۔

شق قمر

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۵۴	قیامت قریب آئی اور چاند پھٹا۔

ساعت

ساعت کے وقت کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔

قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ لَا یُجَلِّیْهَا	کہدے کہ اس کا علم تو صرف میرے رب کو ہی۔ اُس کو
لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ ۹	اُسکے مقررہ وقت پر وہی ظاہر کریگا۔

ساعت کے مخفی رکھنے کی غرض۔

اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخْفِیْهَا لِتُجْزٰى	ساعت ضرور آنیوالی ہو اور میں اُس کو پوشیدہ رکھنے
كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعٰى ۲۰	کو ہوں تاکہ ہر شخص کو اس کی کوشش کا بدلہ دیا جائے۔

ساعت قریب ہو۔

وَمَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ ۴۲	اور تجھے کیا خبر۔ شاید ساعت قریب ہو۔
تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ	اُسکے حکم سے فرشتے اور روح اُس کی طرف ایک دن میں
كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ فَاصْبِرْ صَبْرًا	چڑھیں گے جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی تم
جَمِیْلًا ۞ اِنَّهُمْ یَرَوْنَهٗ بَعِیْدًا وَّنَرٰىهُ قَرِیْبًا ۷۰	اچھی طرح صبر کرو۔ یہ لوگ اسکو دور دیکھ رہے ہیں ہم اسکو قریب دیکھ رہے ہیں

لے عروج ملائکہ و روح سے حیات کا انجام کار مراد ہی جسکو لیکر آغاز میں انکا نزول ہوا تھا یعنی قیام دنیا کی مدت پچاس ہزار سال ہی۔ یوم الحساب کی مدت

ساعت کا حکم

وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ — اور ساعت کا حکم ایسا ہی جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ اس سے بھی قریب تر۔

ساعت اچانک آجائیگی

بَلْ تَاْتِیْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ رَدَّهَا وَلَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ؕ — بلکہ ساعت اُنکے اوپر اچانک آجائیگی اور رد وہ اُس کو لوٹا نہ سکیں گے۔ اور نہ اُن کو مہلت دیجائیگی۔

ایک شور ہوگا اور ساعت آجائیگی۔

مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ ؕ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً وَّلَآ اِلٰٓی اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ ؕ — یہ لوگ تو بس ایک چیخ کے منتظر ہیں جو انپر آجائیگی جبکہ یہ آپس میں جھگڑ رہے ہونگے۔ سو نہ تو کوئی وصیت ہی کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر والوں میں لوٹ کر جاسکیں گے۔

ساعت بہت خوفناک ہی اور اُس کا زلزلہ نہایت سخت ہی۔

اَلسَّاعَةُ اَدْهٰی وَاَمَرُّ ؕ — ساعت بڑی خوفناک و پُر خطر ہی

ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ — ساعت آسمانوں و زمین میں گراں ہی۔

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ؕ یَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَی النَّاسَ سُكٰرٰی وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰی وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِیْدٌ ؕ — لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔ ساعت کا زلزلہ بھاری مصیبت ہی جس دن تم اُس کو دیکھوگے ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچہ کو بھول جائیگی اور حمل والیوں کے حمل گر پڑینگے اور تو دیکھیگا لوگوں کو مدہوش حالانکہ وہ مدہوش نہ ہونگے۔ لیکن اللہ کا عذاب سخت ہوگا۔

(بقیہ نوٹ صفحہ ماقبل) پچاس ہزار سال نہیں ہی جیسا گمان کیا جاتا ہی کیونکہ وہ تو بہت جلد ختم ہو جائیگی اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ؕ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہی۔

آسمان اور زمین میں انقلاب برپا ہوجائیگا۔

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ وَّ — جب صور میں ایک بار پھونکا جائیگا اور زمین اور پہاڑ

حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً — اٹھا کر (ٹکرا کر) ایک بارگی ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے تو

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ — اُس دن واقعہ وقوع پذیر ہوگا۔

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا الْكَوَاكِبُ — جب آسمان پھٹ جائے اور جب ستارے

انْتَثَرَتْ — بکھر پڑیں۔

وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا النُّجُوْمُ — جب آفتاب سیاہ ہوجائے اور جب ستارے تاریک ہوجائیں

انْكَدَرَتْ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ وَاِذَا الْعِشَارُ — اور جب پہاڑ چلا دیے جائیں اور جب دس مہینہ کی گابھن اونٹنیاں

عُطِّلَتْ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ وَاِذَا الْبِحَارُ — چھٹی چھٹی پھریں اور جب وحشی جانور اکھٹے ہوجائیں اور جب

سُجِّرَتْ — سمندر پھاڑ دیے جائیں۔

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ — جس دن کہ لوگ بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ — ہوجائیں گے اور پہاڑ دھنے ہوئے اون کی طرح۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا — اور لوگ تجھ سے پہاڑوں کے بارے میں پوچھتے ہیں

رَبِّیْ نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَّا تَرٰى — کہدو کہ میرا رب انکو دھول کر دیگا اور انکو ہموار میدان کرکے

فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا — چھوڑ دیگا جسمیں تو کہیں نہ بلندی دیکھیگا نہ پستی۔

عالم اُخروی کی تخلیق

يَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ كَطَیِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ — جسدن کہ ہم آسمان کو اس طرح لپیٹینگے جیسے خطوں کا صحیفہ تو جسطرح

كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ — ہمنے پہلی بار پیدا کیا تھا دوبارہ پیدا کریں گے۔

وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ — اور ساری زمین قیامت کے دن اُسکی مٹھی میں ہوگی

وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ﴿۶۷﴾
اور آسمان لپٹے ہوئے اُسکے داہنے ہاتھ میں۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَ
جسدن کہ زمین بدلکر دوسری زمین بنا دی جائیگی اور آسمان (دوسرے

وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾
آسمان) اور لوگ زبردست اکیلے اللہ کے سامنے حاضر ہونگے۔

يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ
جسدن آسمان پھٹ کر بدلی نمایاں ہوگی اور فرشتے اتارے

تَنْزِيْلًا ﴿۲۵﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ ۨالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ﴿۲۶﴾
جائینگے اُس دن سلطنت خالص اللہ ہی کی ہوگی۔

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ
اور آسمان پھٹ جائیگا اور اُس دن وہ کمزور ہوگا اور

وَالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ
اُس کے کناروں پر فرشتے ہوں گے اور اُسدن تیرے

يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۷﴾
پروردگار کے عرش[1] کو آٹھ اٹھانیوالے اُٹھائینگے۔

يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۗ لَا
جس دن کہ روح اور فرشتے صف بصف کھڑے ہونگے

يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ
کوئی بول نہ سکیگا مگر وہی جس کو اللہ اجازت دیگا اور وہ بات

صَوَابًا ﴿۳۸﴾
بھی معقول کہے۔

قیامت

ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ
پھر صور دوبارہ پھونکا جائیگا اور ایک دم وہ قبروں

يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۸﴾
سے نکلکر کھڑے ہوے دیکھنے لگیں گے۔

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ
صرف ایک چیخ ہوگی اور ایک دم وہ سب کے سب ہمارے

جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾
پاس حاضر کردیئے جائینگے۔

تبدیل امثال[2]

[1] عرش کا مفہوم حکومت ہے۔ اُسدن استوٰی الرحمٰن کے جو عرش پر مستوی ہو کسی کی حکومت ہوگی اور ساتوں آسمان و زمین اُسی کے امر کے عامل ہونگے۔

[2] تبدیل امثال سے مراد ہے تبدیل صفات جس تو شکل بھی مستثنیٰ نہیں ہو سکتی۔ یہ استدلال کہ اہل بہشت ایک دوسرے کو پہچانینگے "یتعارفون بینھم" اس لیئے شکل میں تبدیلی نہ ہوگی۔ قوی نہیں کیونکہ تعارف علامات سے بھی ہو سکتا ہے۔ بلکہ اُس دن علامات ہی سے ہوگا۔

نحن خلقنٰهم وشددنا اسرهم واذا شئنا — ہم نے اُنکو پیدا کیا ہو اور ہم نے ہی اُنکے جوڑ مضبوط کیے

بدلنا امثالهم تبدیلا — ہیں اور ہم جب چاہینگے اُنکی صفتوں کو بالکل بدل دینگے۔

نحن قدرنا بینکم الموت وما نحن — ہم نے ہی تمہارے درمیان موت کو مقدر کیا ہو اور ہم

بمسبوقین علی ان نبدل امثالکم وننشئکم — اس سے عاجز نہیں ہیں کہ تمہاری صفتیں بدل دیں اور ایک

فی ما لا تعلمون — ایسی ہستی میں جس کو تم نہیں جانتے تمکو پیدا کردیں۔

مُردے جھنڈ کے جھنڈ میدان حشر میں آئیں گے

یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا — جسدن صور پھونکا جائیگا وہ جھنڈ کے جھنڈ آئیں گے۔

لیکن مال و اولاد و اعوان و انصار کسی کے ساتھ نہ ہوں گے۔

وکلهم آتیه یوم القیامة فردا — اور ان میں سے ہر ایک اللہ کے پاس اکیلا آئیگا۔

ولقد جئتمونا فرادی کما خلقنٰکم اول — اور تم ہمارے پاس اکیلے آئے جیسا کہ تم کو ہم نے پہلی بار پیدا

مرة وترکتم ما خولنٰکم وراء ظهورکم وما — کیا تھا اور جو کچھ ہمنے تم کو بخشا تھا وہ پیٹھ پیچھے چھوڑ آئے اور تمہارے

نری معکم شفعاءکم الذین زعمتم انهم — ساتھ ہم تمہارے اُن سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جنکے بارے میں

فیکم شرکاء — تمکو زعم تھا کہ تمہارے معاملہ میں ہمارے شریک ہیں۔

پیشی

یومئذ تعرضون لا تخفی منکم خافیة — اُسدن تم پیش کیے جاؤگے تمہاری کوئی بات چھپی نہ رہیگی

پیشی میں لانے والا اور گواہ

وجاءت کل نفس معها سائق وشهید — اور ہر شخص آئیگا اُسکے ساتھ ایک لانیوالا ہوگا اور ایک گواہ۔

ہاتھ پاؤں اور کھال کی گواہی۔

وبینهما حجاب وعلی الاعراف رجال یعرفون کلا بسیماهم — اور اعراف کے اوپر کچھ لوگ ہونگے جو سب کو اُن کی علامتوں سے پہچانتے ہونگے۔

یعرف المجرمون بسیماهم — گنہگار اپنی علامتوں سے پہچانے جائیں گے۔

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ — آج ہم انکے موہنوں پر مہر لگا دینگے اور اُنکے ہاتھ ہم سے باتیں کرینگے

اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۞ — اور اُن کے پاؤں گواہی دینگے اُن کے کرتوتوں پر

وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ — اور جس دن اللہ کے دشمن آگ کی طرف لائے جائیں گے تو وہ

يُوْزَعُوْنَ ۞ حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ — روکے جائینگے یہانتک کہ جب وہ اسکے قریب آ پہنچینگے تو انکے کان اور انکی

سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ — آنکھیں اور انکے پوست انکے مقابلہ میں انکے کاموں پر گواہی دیں گے

۞ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوْٓا — اپنی کھالوں سے کہینگے کہ تم نے کیوں ہمارے خلاف گواہی دی وہ کہینگی

اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ — کہ ہمکو اللہ ہی نے گویا کیا جسنے ہر شے کو گویائی دی ہے اور اُسی نے تمکو پہلی

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۞ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ — بار پیدا کیا اور اُسی کیطرف تمکو لوٹ کر جانا ہے اور تم اسی خیال سے پردہ داری

اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ — نہیں کرتے تھے کہ تمہارے کان تمہارے خلاف گواہی دینگے نہ آنکھیں اور

وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ — نہ کھال بلکہ تمنے گمان کیا کہ بہت سے کام جو تم کرتے ہو اللہ انکو جانتا ہی

۞ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ — نہیں تمہارے اسی گمان نے جو تمنے اپنے رب کے بارے میں کر رکھا تھا تم

فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۞ — کو تباہ کیا اور تم خسارہ میں پڑ گئے۔

قوموں پر رسولوں کی گواہی

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ — اور ہر امت کا ایک رسول ہوا ہے پس جب انکا رسول آئیگا تو انکے

قُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۞ — درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائیگا اور انپر ظلم نہوگا۔

وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ — اور اُس دن ہر اُمت میں سے ایک گواہ انہیں میں کا ہم انکے مقابلہ

اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۞ — پر کھڑا کرینگے اور تجکو اِن (مسلمانوں) کے اوپر گواہ بنا کر لائینگے۔

نامہ اعمال

يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ ۞ — اور اُسدن ہم سارے انسانوں کو انکے اعمال ناموں کے ساتھ بلائینگے

وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ	اور ہم نے ہر انسان کے اعمال نامہ کو اُسکے گلے میں لٹکا رکھا ہے
وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا	اور اُسکے لیے قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالینگے جسکو وہ کھلا ہوا دیکھیگا
اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا	اپنا نامہ اعمال پڑھ لے آج اپنا حساب لینے کے لیے خود تو ہی کافی ہے۔
وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى	اور تو ہر امت کو دوزانو بیٹھی ہوئی دیکھیگا اور ہر امت اپنے نامہ اعمال
اِلٰى كِتٰبِهَا اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ	کی طرف بلائی جائیگی کہ آج تمکو تمہارے اعمال کا بدلہ ملیگا یہ ہماری
هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ	کتاب تمہارے مقابلہ میں حق حق بول رہی ہے ہم تو لکھوا لیا
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ	کرتے تھے جو تم کرتے تھے۔
فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ	تو جس کو اسکا نامہ اعمال اُسکے دہنے ہاتھ میں دیا جائیگا وہ کہیگا
هَاۗؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ	کہ لوجی! میرا نامہ اعمال پڑھو۔ مجھے یقین تھا کہ میرا حساب ہوگا۔
مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ	سو وہ خاطر خواہ عیش میں رہیگا۔
وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ	اور جسکو اُس کا نامہ اعمال اُسکے بائیں ہاتھ میں دیا جائیگا وہ
يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ	کہیگا کہ کاش مجھے میرا نامہ اعمال نہ ملتا اور مجھے اپنے حساب کی خبر
يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ	ہی نہ ہوتی۔ کاش موت نے مجھکو ختم ہی کر دیا ہوتا۔

حساب

فَوَرَبِّكَ لَنَسْــَٔـلَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا	تیرے رب کی قسم ہے کہ ہم ان سب سے انکے اعمال کی
يَعْمَلُوْنَ	ضرور باز پرس کریں گے۔
اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ	حقیقت یہ ہے کہ کان اور آنکھ اور دل ان سب سے
اُولٰۗىِٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْــــُٔوْلًا	باز پرس ہوتی ہے۔

(نوٹ صفحہ ماقبل) لہ امام کے معنی نامہ اعمال کے ہیں۔
وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ — اور ہر شی کو ہم نے واضح نامہ اعمال میں قلمبند کر رکھا ہے۔

إِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ — جو کچھ تمہارے دلوں میں ہی اسکو چاہے ظاہر کرو چاہے

يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ — چھپاؤ رکھو اللہ اسپر تم سے حساب لیگا۔

ایک کے عمل کا دوسرے سے سوال نہیں کیا جائیگا۔

وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ — اور تم سے انکے کاموں کا سوال نہیں کیا جائیگا۔

قُلْ لَا تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلَا نُسْأَلُ — کہدے کہ تم سے ہمارے جرم کی بابت نہیں سوال کیا جائیگا

عَمَّا تَعْمَلُونَ — اور نہ ہم سے تمہارے عمل کی بابت۔

رسولوں اور ان کی اُمتوں سے سوال۔

فَلَنَسْأَلَنَّ الَّذِينَ أُرْسِلَ إِلَيْهِمْ وَلَنَسْأَلَنَّ — اور ہم ضرور انسے بھی سوال کریں گے جنکی طرف رسول

الْمُرْسَلِينَ — بھیجے گئے اور رسولوں سے بھی سوال کرینگے۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ فَيَقُولُ مَاذَا أُجِبْتُمْ — جسدن کہ اللہ رسولوں کو جمع کریگا کہیگا کہ تمکو کیا جواب ملا؟

وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ — اور جسدن کہ اللہ اُن کی (اُمتوں) کو پکاریگا کہیگا کہ تم نے

الْمُرْسَلِينَ — رسولوں کو کیا جوابدیا؟

اللہ ہر ایک کو اُسکے کام بتلائیگا جو اُسنے دنیا میں کیے تھے۔

يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا — اور جسدن اللہ اُن کو اٹھائیگا تو اُنھوں نے جو جو کام

عَمِلُوا أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ — کیے تھے سب اُن کو بتائیگا۔ اللہ نے اُس کو قلمبند کر رکھا ہے

شَيْءٍ شَهِيدٌ — اور اُنھوں نے بھلا رکھا ہے اور اللہ ہر چیز پر نگراں ہے

يُنَبَّأُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ — اُسدن انسان کو اُسکے اگلے اور پچھلے کاموں کی خبر دیجائیگی

بازپرس

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ — اور جسدن اللہ اُن کو جمع کریگا اور اُن کو بھی جن کو وہ

ءَأَنتُمْ أَضْلَلْتُمْ عِبَادِي هَٰؤُلَاءِ أَمْ هُمْ ضَلُّوا
السَّبِيلَ قَالُوا سُبْحَانَكَ مَا كَانَ يَنبَغِي لَنَا أَن
نَّتَّخِذَ مِن دُونِكَ مِنْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِن مَّتَّعْتَهُمْ
وَآبَاءَهُمْ حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ ۱۸

اللہ کے ماسوا پوجتے ہیں، تو کہیگا کہ کیا تمنے میرے ان
بندوں کو گمراہ کیا تھا یا یہ آپ ہی بھٹک گئے وہ کہینگے کہ سبحان اللہ
ہم کو یہ کہاں حق تھا کہ ہم تیرے سوا دوسرے مولی بناتے لیکن تو نے انکو اور
انکے آباء کو ساز و سامان دیا یہانتک کہ یہ قرآن کو بھلا بیٹھے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ
أَهَٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ ۴۰ قَالُوا سُبْحَانَكَ
أَنتَ وَلِيُّنَا مِن دُونِهِم بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ
أَكْثَرُهُم بِهِم مُّؤْمِنُونَ ۴۱

اور جس دن اللہ ان سب کو اکٹھا کریگا تو فرشتوں سے
پوچھیگا کہ کیا یہ لوگ تمکو پوجتے تھے وہ کہیں گے سبحان اللہ ہمارا
مولی تو ہی نہ کہ یہ۔ بلکہ یہ تو جنوں کو پوجتے تھے۔ ان میں سے
اکثر انہیں کے معتقد تھے۔

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ
قَدِ اسْتَكْثَرْتُم مِّنَ الْإِنسِ وَقَالَ أَوْلِيَاؤُهُم
مِّنَ الْإِنسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَبَلَغْنَا
أَجَلَنَا الَّذِي أَجَّلْتَ لَنَا قَالَ النَّارُ مَثْوَاكُمْ
خَالِدِينَ فِيهَا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۱۲۸

اور جسدن اللہ ان سب کو اکٹھا کریگا (تو کہیگا) کہ اے گروہ
جن! انسانوں کی ایک بڑی جماعت تمنے تابع کر لی۔ انسانوں میں سے
جو لوگ ان کے ماننے والے ہیں کہینگے کہ اے رب! ہمنے ایک دوسرے
سے فائدے اٹھائے اور جو مدت تو نے ہمارے لئے مقرر کی تھی ہم پہنچ گئے
اللہ کہیگا کہ تمہارا ٹھکانا جہنم ہے اسی میں ہمیشہ رہو گے اگر اللہ کی خوشی

وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنتَ
قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَٰهَيْنِ مِن
دُونِ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ
مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِن كُنتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ
مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنتَ
عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۱۱۶ مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ

اور جب اللہ پوچھیگا کہ اے عیسیٰ بن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا
تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود بناؤ۔ وہ کہیگا سبحان
اللہ مجھے کیونکر ہو سکتا تھا کہ وہ بات کہوں جس کا مجھکو حق
نہیں۔ اگر مینے کہا ہوگا تو تجھ کو اس کا علم ہوگا۔ تو میرے دل
کی بات جانتا ہے اور میں تیرے دل کی بات نہیں جانتا کیونکہ
تو غیب کا جاننے والا ہے مینے انسے وہی کہا تھا جس کا تو نے مجھے

أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا	حکم دیا تھا کہ اللہ ہی کو پوجو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور جب تک
مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ	میں ان میں تھا انکا نگراں رہا اور جس وقت سے تو نے مجھے وفات دیدی
الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ	تو خود انکا نگراں رہا اور تو ہر شی کا نگراں ہے۔
وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ	اور جس دن ہم ان سب کو جمع کرینگے مشرکوں سے پوچھینگے
أَشْرَكُوا أَيْنَ شُرَكَاؤُكُمُ الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ	کہ تمہارے وہ شرکاء کہاں ہیں جنکو تم (معبود) مانتے تھے۔ پھر
ثُمَّ لَمْ تَكُن فِتْنَتُهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا وَاللّٰهِ رَبِّنَا	اُن کی فضیحت اس سے بڑھکر اور کیا ہوگی کہ وہ کہہ
مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ انظُرْ كَيْفَ كَذَبُوا عَلَىٰ	اُٹھیں گے کہ قسم ہے اللہ کی جو ہمارا رب ہے ہم مشرک نہ تھے۔
أَنفُسِهِمْ	دیکھ! یہ کس طرح اپنے اوپر جھوٹ بولے۔
وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَائِيَ	اور جس دن اللہ اُن کو پکاریگا اور پوچھیگا کہ کہاں ہیں
الَّذِينَ كُنتُمْ تَزْعُمُونَ قَالَ الَّذِينَ حَقَّ	وہ شرکا جن کو تم مانتے تھے۔ تو جنکے اوپر عذاب کا فیصلہ ہو چکا
عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنَاهُمْ	ہوگا وہ کہینگے کہ اے ہمارے پروردگار یہ وہ لوگ ہیں جنکو ہم نے گمراہ کیا
كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّأْنَا إِلَيْكَ مَا كَانُوا إِيَّانَا يَعْبُدُونَ	ہمنے انکو اسطرح گمراہ کیا جسطرح ہم خود گمراہ تھے ہم تیرے آگے دست برداری
وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ	کرتے ہیں کہ یہ لوگ ہماری پرستش نہیں کرتے تھے اور ان سے کہا جائیگا کہ اپنے
يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ	معبودوں کو بلاؤ وہ پکارینگے۔ مگر وہ اُن کو جواب نہ دینگے۔

شفاعت

ساری شفاعت اللہ ہی کے اختیار میں ہے

قُل لِّلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا	کہدے کہ ساری شفاعت اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

بلا اذن الٰہی شفاعت نہ ہوسکیگی۔

مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ	وہ کون ہے جو اُسکے سامنے بلا اسکی اجازت کے سفارش کرسکے۔

شفاعت اُسی کو نفع دیگی جسکے لیے اللہ اجازت دیگا۔

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ۲۳/۳۴

اللہ کے ہاں سفارش کسی کو فائدہ نہیں دیتی مگر اسکو جس کے لیے وہ اجازت دے۔

ظالموں کو شفاعت کام نہ دیگی اور نہ کوئی اُن کی سفارش کریگا۔

مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۱۸/۴۰

ظالموں کیلیے نہ کوئی دلسوز ہے نہ سفارشی جسکی بات مانی جائے

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۴۸/۷۴

سفارش کرنیوالوں کی سفارش اُنکے کام نہ آئیگی۔

شفاعت کرنے والے فرشتے۔

وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى ۲۶/۵۳

اور آسمان میں بہت سے فرشتے ہیں کہ اُن کی سفارش کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی مگر اُسی وقت جب اللہ کسی کے بارے میں اجازت دیدے اور چاہے اور پسند کرے۔

لَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ۲۸/۲۱

وہ فرشتے سفارش نہیں کرتے مگر اُسی کی جسکے حق میں اللہ پسند فرمائے اور وہ اُسکے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔

اُس دن کوئی معذرت قبول نہ ہوگی۔

فَيَوْمَئِذٍ لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۵۷/۳۰

تو اُسدن نہ گنہگاروں کو اُنکی معذرت کام دیگی اور نہ اُنکو عذرخواہی کا موقع ہی دیا جائیگا۔

کوئی کسی کا مددگار نہ ہوگا۔

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَيْئًا وَالْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۱۹/۸۲

اُس دن کوئی کسی کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکیگا اور سارا معاملہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہوگا۔

وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ۱۰/۷۰

اور کوئی دلسوز دوست کسی دلسوز دوست کو نہ پوچھیگا

اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ۶۷ بجز پرہیزگاروں کے جتنے دوست ہیں اُس دن ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔

اُس دن سارے رشتے ٹوٹ جائیں گے۔

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَیْنَهُمْ یَوْمَئِذٍ وَّلَا یَتَسَآءَلُوْنَ ۱۰۱ جب صور پھونک دیا گیا تو اُس دن نہ لوگوں میں کوئی رشتہ باقی رہیگا نہ ایک دوسرے کو پوچھینگے۔

لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ۳ قیامت کے دن نہ تمہارے رشتے تمکو نفع دینگے اور نہ تمہاری اولاد۔

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَاْنٌ یُّغْنِیْهِ ۳۷ اُس دن انسان اپنے بھائی سے بھاگیگا اور اپنی ماں سے اور باپ سے اور بیوی سے اور بیٹوں سے اُن میں سے ہر شخص کی اُسدن ایسی حالت ہوگی کہ اسی میں مبتلا رہیگا۔

مجرم آرزو کریں گے کہ کاش سب کچھ فدیہ میں دیکر رہائی پا جاتے۔

یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ یَفْتَدِیْ مِنْ عَذَابِ یَوْمِئِذٍ بِبَنِیْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِیْهِ وَفَصِیْلَتِهِ الَّتِیْ تُؤْوِیْهِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ثُمَّ یُنْجِیْهِ كَلَّا ۱۵ گنہگار تمنا کریگا کہ کاش اپنے بیٹوں اور بیوی اور بھائی اور اپنے کنبے کو جو اُسے پناہ دیتا تھا اور زمین کے سارے آدمیوں کو اُس دن کے عذاب کے بدلے میں دیدے اور اللہ اُسے چھوڑ دے۔ ہرگز نہیں۔

فیصلہ

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۶۹ اور زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھیگی اور نامۂ اعمال رکھے جائیں گے اور پیغمبر اور گواہ لائے جائینگے اور لوگوں کے درمیان ٹھیک ٹھیک فیصلہ کر دیا جائیگا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا۔

اَلْیَوْمَ تُجْزٰی کُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا کَسَبَتْ لَا ظُلْمَ الْیَوْمَ ؕ — آج ہر شخص کو اُس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج کے دن کوئی ظلم نہیں۔

ہر شخص اپنے ہی عمل کا بدلہ پائیگا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا ؕ — جس نے اچھا عمل کیا اُسنے اپنے لیے کیا اور جس نے بُرا عمل کیا اُس کا وبال اُسی پر ہوگا۔

کُلُّ امْرِئٍۭ بِمَا کَسَبَ رَهِیْنٌ ؕ — ہر شخص اپنے عمل میں گرو ہے۔

اُس دن سارے باہمی اختلافات چکادیے جائینگے۔

اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ؕ — تیرا رب قیامت کے دن انکے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کردیگا جن میں وہ اختلاف کرتے تھے۔

اہل مذاہب کے درمیان فیصلہ کردیا جائیگا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئِیْنَ وَالنَّصٰرٰی وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ یَفْصِلُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ — مومنوں یہودیوں صابئوں نصرانیوں مجوسیوں اور مشرکوں کے درمیان اللہ قیامت کے دن فیصلہ کردیگا۔

گنہگاروں کے چہرے سیاہ ہوجائینگے۔

وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَى الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ — اور قیامت کے دن تو دیکھیگا کہ جن لوگوں نے اللہ پر جھوٹ بولا ہی انکی چہرے کالے ہوے ہیں

كَاَنَّمَاۤ اُغْشِیَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّیْلِ مُظْلِمًا ؕ — گویا کہ اُن کے چہروں پر رات کا ایک ٹکڑا ڈھانک دیا گیا ہی سیاہ۔

کافر آرزو کریں گے کہ زمین میں سما جاتے یا مٹی ہوجاتے۔

يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْأَرْضُ

جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور رسول کی نافرمانی کی ہے اُسدن چاہینگے کہ کاش (وہ دھنس جاتے اور) زمین انپر برابر کر دیجاتی

وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا

اور کافر کہیگا کہ کاش میں مٹی ہو جاتا

پشیمانی کو چھپانے کی کوشش کرینگے۔

وَأَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَأَوُا الْعَذَابَ

اور جب عذاب دیکھینگے تو دل ہی دل میں پچھتائیں گے

دنیا میں واپسی کی خواہش کریں گے۔

وَلَوْ تَرٰى إِذِ الْمُجْرِمُونَ نَاكِسُو رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ

اور کاش تو دیکھتا کہ مجرم سر جھکائے اپنے رب کے سامنے (کھڑے کہہ رہے ہونگے) کہ اے ہمارے رب ہمنے دیکھ لیا اور سن لیا تو ہمکو (دنیا میں) واپس بھیجدے ہم نیک کام کرینگے ہمکو یقین آگیا۔

مومنوں کے چہرے تازہ ہونگے اور اپنے رب کے دیدار سے مسرور۔

وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ

(مومنوں) کے چہرے اُسدن تروتازہ ہونگے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہونگے۔

مومنوں کو اُس دن کوئی پریشانی نہ ہوگی۔

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ

جو کوئی نیکی لائیگا اُس کو اُس سے بہتر اجر ملیگا اور وہ اُس دن پریشانی سے محفوظ رہیں گے۔

دوزخ[1]

دوزخ قیامت ہی کے دن سامنے لائی جائیگی۔

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا

اور اُسی دن دوزخ کو ہم کافروں کے سامنے لا پیش کرینگے۔

[1] جہنم کی کیفیت پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اس کا بیان تمثیلی ہے۔

دوزخ کا جوش وخروش۔

اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ١٢/٢٥ — جب وہ دور سے اُن کو دیکھیگی تو یہ اُس کا جوش و خروش سنیں گے

اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ٧/٦٧ — جب کافر اس میں ڈالے جائینگے تو اسکی چیخ سُنینگے اور وہ بھڑک رہی ہوگی کہ کوئی دم میں مارے جوش کے پھٹ پڑیگی۔

دوزخ کی آگ

قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ٩ — کہدے کہ جہنم کی آگ زیادہ گرم ہے۔

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا ٩٧/١٧ — جب جب وہ بجھیگی ہم اُن پر آنچ بڑھادینگے۔

اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ٣٢/٧٧ — وہ انگارے پھینکیگی ایسے بڑے بڑے جیسے محل گویا کہ وہ زرد رنگ کے اونٹ ہیں۔

نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الْاَفْئِدَةِ۔ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ — اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ جو دلوں تک چڑھ جائیگی۔ وہ اُنکے اوپر چاروں طرف سے بند ہوگی لمبے لمبے ستونوں میں۔

دوزخ کے فرشتے۔

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ٣٠/٧٤ — اُس پر انیس (فرشتے) ہیں

عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ٦/٦٦ — اُس پر فرشتے مقرر ہیں تندخو سخت مزاج اللہ جو حکم انکو دیتا ہے اُسکی نافرمانی نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انکو حکم دیا جاتا ہے۔

دوزخ کے سات دروازے۔

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ۔ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ٤٤/١٥ — اسکے سات دروازے ہیں ہر دروازے سے داخل ہونے کیلئے دوزخیوں کی ٹولیاں تقسیم کردی گئی ہیں۔

دوزخ کے بھرنے کا وعدہ

وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ؁
لیکن میں نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے ضرور بھر کے رہونگا۔

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَئْتِ وَتَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ؁
اُس دن ہم دوزخ سے پوچھیں گے کہ کیا تو بھر چکی اور وہ کہیگی کہ کچھ اور بھی ہے؟

دوزخ پر ہر شخص کا گزر لازمی ہے

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ؁ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِيْنَ فِيْهَا جِثِيًّا ؁
اور تم میں سے کوئی نہیں جو جہنم میں نہ اترے۔ یہ تیرے رب کا ایک قطعی فیصلہ ہے۔ پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دینگے اور گنہگاروں کو اُسمیں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے چھوڑ دینگے۔

اللہ کے مخلص بندے اس سے دُور رکھے جائینگے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى اُولٰٓئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ؁ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ؁
جن لوگوں کے لیے ہماری طرف سے پہلے سے بھلائی لکھی جا چکی ہے وہ دوزخ سے دور رکھے جائینگے اور اُس کی آہٹ بھی نہیں سُنیں گے۔

دوزخ میں جانے والے

جن و انس کی بڑی تعداد جہنم ہی کے لیے پیدا کی گئی ہے۔

وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؁
اور ہم نے بہتیرے جن و انس جہنم ہی کے لیے پیدا کیے ہیں انکے دل ہیں جن سے وہ نہیں سمجھتے انکی آنکھیں ہیں جن سے وہ نہیں دیکھتے اُن کے کان ہیں جن سے وہ نہیں سُنتے۔ وہ بہائم کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی گئے گزرے ہوئے۔

شیطان اور اس کے پیرو۔

لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ	میں جہنم کو تجھ سے (اے ابلیس) اور اُن لوگوں سے جو جو تیری پیروی کرینگے سب سے بھرونگا۔

مشرکین

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ	حقیقت یہ ہے کہ جو کوئی اللہ کا شریک بنائے تو اللہ نے اُسپر جنت حرام کر رکھی ہے اور اُس کا ٹھکانا آگ ہے۔

مرتدین۔

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ	اور تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پلٹ جائیگا اور کفر ہی کی حالت میں مریگا تو اُنکے عمل دین اور دنیا دونوں میں اکارت ہو جائیں گے۔ اور یہی لوگ ہیں کہ جہنم میں جائیں گے اور اسمیں ہمیشہ رہیں گے۔

کفار

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا	اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ لوگ جہنمی ہیں ہمیشہ اُسی میں رہیں گے۔

منافقین

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ	منافقین جہنم کے سب سے نیچے طبقہ میں ہوں گے۔

مومنوں کے قاتل

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا	اور جو کوئی کسی مومن کو عمداً قتل کریگا اُس کا بدلہ جہنم ہے۔ اس میں وہ ہمیشہ رہیگا۔

فاسق اور فاجر

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ٢٠/٣٢ — اور جو لوگ فاسق ہیں اُنکا ٹھکانا جہنم ہے۔

وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ١٤/٨٢ — اور بدکار دوزخ میں ہونگے۔

دوزخ کے عذاب

آگ کے شعلے۔

تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ ١٠٤/٢٣ — آگ انکے چہروں کو جلستی ہوگی اور وہ اسمیں مُونھ سکوڑے ہونگے۔

لَهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ ١٦/٣٩ — اُنکے لیے اُنکے اوپر سے آگ کا اوڑھنا ہوگا اور اُنکے نیچے سے بچھونا۔

بار بار کھال بدل بدل کر جلائے جائینگے۔

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ٥٦/٤ — جب جب اُنکی کھالیں گل جائینگی تو ہم دوسری کھالیں بدل دینگے تاکہ وہ عذاب چکھتے رہیں۔

طوق۔ زنجیر اور گرز کی مار۔

اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ٤/٧٦ — ہم نے کافروں کے لیے زنجیر اور طوق اور آگ طیار کر رکھی ہے۔

وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ٢١/٢٢ — اور اُن کے لیے لوہے کے ہتوڑے ہیں۔

چیخنا چلانا۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ١٠٦/١١ — سو جو لوگ بدبخت ہیں وہ جہنم میں جائیں گے اور اُس میں چیخیں گے چلائیں گے۔

وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ٣٧/٣٥ — اور وہ اُس میں چلائیں گے۔

کھانا اور پینا

اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ٤٤/٤٤ — تھوہر کا درخت مجرموں کا کھانا ہوگا۔ پگھلے ہوئے تانبے

كَالْمُهْلِ يَغْلِي فِي الْبُطُونِ كَغَلْيِ الْحَمِيمِ — کی طرح پیٹ میں ایسا کھولیگا جیسے اُبلتا ہوا پانی کھولتا ہے۔

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيعٍ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ — کانٹوں کے سوا انکو کوئی کھانا نہیں نصیب ہوگا جس سے نہ تو بدن موٹا ہوگا نہ بھوک بند ہوگی

وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ — اور سوائے (زخموں کی) دھوون کے انکا کوئی کھانا نہ ہوگا اُس کو تو بس گنہگار ہی کھائیں گے۔

لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا — وہاں نہ تو کسی قسم کی ٹھنڈک (کا مزہ) چکھیں گے اور نہ سوائے گرم پانی اور پیپ کے اُن کو کچھ پینے کو ملیگا۔

وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهَ — اور اگر وہ پانی مانگینگے تو اُن کو پگھلے تانبے کی طرح پانی دیا جائیگا جو چہروں کو بھون ڈالیگا۔

لباس

فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ — جو لوگ کافر ہیں اُن کے لیے آگ کے کپڑے قطع کرائے جائیں گے۔

نہ مرینگے نہ جئینگے۔

إِنَّهُ مَنْ يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ — جو کوئی اپنے ربکے پاس گنہگار بن کر آئیگا تو اُسکے لیے جہنم ہے جس میں نہ وہ مریگا نہ جئے گا۔

وَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَمَا هُوَ بِمَيِّتٍ — اور موت ہر طرف سے اُسکے اوپر آئیگی مگر وہ مریگا نہیں۔

عذاب میں برابر زیادتی

وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ — اور جب گنہگار عذاب کو دیکھینگے تو وہ نہ انپر سے ہلکا کیا جائیگا اور نہ اُن کو مہلت دی جائیگی۔

الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
جو لوگ کفر کرتے اور اللہ کی راہ سے روکتے رہے ہیں اُنکے

زِدْنٰھُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ
اوپر ہم عذاب پر عذاب بڑھائیں گے۔

فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِیْدَکُمْ اِلَّا عَذَابًا
تم چکھو ہم تمہارے لیے عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے۔

وَقَالَ الَّذِیْنَ فِی النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ
اور جو لوگ آگ میں ہوں گے جہنم کے پاسبانوں سے کہینگے

ادْعُوْا رَبَّکُمْ یُخَفِّفْ عَنَّا یَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ
کہ اپنے رب سے کہو کہ کسی دن ہم پر سے عذاب ہلکا کر دیا کرے وہ جواب

قَالُوْا اَوَلَمْ تَکُ تَاْتِیْکُمْ رُسُلُکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ
دینگے کہ کیا تمہارے پاس تمہارے رسول دلیلیں لیکر نہیں آتے رہے

قَالُوْا بَلٰی۔ قَالُوْا فَادْعُوْا۔ وَمَا دُعٰٓؤُا الْکٰفِرِیْنَ
وہ کہیں گے کہ ہاں۔ وہ جواب دیں گے کہ پھر تم آپ ہی عرض کرو

اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ
اور کافروں کی پکار تو بیکار ہو گی۔

رب کے دیدار سے محرومی

اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ
اُس دن وہ اپنے رب کے سامنے نہیں آنے پائیں گے۔

دوزخ سے نکلنا نصیب نہ ہوگا

وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ
اور جو کوئی اللہ اور اُسکے رسول کی نافرمانی کریگا تو اُسکے

جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا
لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیگا۔

اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ فِیْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ
گنہگار جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہیں گے جو اُن پر سے کم

لَا یُفَتَّرُ عَنْهُمْ وَهُمْ فِیْهِ مُبْلِسُوْنَ
نہ ہوگا۔ اور وہ اُس میں نا اُمید ہوں گے۔

یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا
وہ چاہیں گے کہ جہنم سے نکلیں مگر نکل نہ سکیں گے اور

هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ
اُن کو دائمی عذاب ہوگا۔

کُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ
اور جب جب گھٹ گھٹ کر وہ ارادہ کرینگے کہ اُس میں سے

اُعِیْدُوْا فِیْهَا
نکلیں تو اُسی میں پلٹا دیے جائیں گے۔

وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ — اور وہ (جہنم کے داروغہ) مالک کو پکاریں گے کہ تیرا رب

قَالَ إِنَّكُمْ مَّاكِثُونَ ۝ — ہمارا خاتمہ ہی کر دے وہ کہیگا کہ تم کو رہنا ہوگا۔

دوزخیوں کے آپس میں جھگڑے

كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَّعَنَتْ أُخْتَهَا حَتَّىٰ — جب جب کوئی قوم داخل ہوگی تو اپنی ساتھی (قوم) پر لعنت

إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ لِأُولَاهُمْ — کریگی یہانتک کہ جب سب قومیں دوزخ میں پہنچ چکیں گی تو پچھلی

رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ — قوم اگلی قوم کے بارے میں کہیگی کہ اے ہمارے رب! یہ ہیں وہ لوگ

النَّارِ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَلَٰكِن لَّا تَعْلَمُونَ ۝ — جنھوں نے ہمکو گمراہ کیا سو انکو آگ کا دوگنا عذاب دے۔ اللہ فرمائیگا

وَقَالَتْ أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا — کہ ہر ایک کو دگنا ہی مگر تمکو خبر نہیں ہے۔ اور اگلی قوم پچھلی قوم کو کہیگی

مِن فَضْلٍ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ۝ — کہ تمکو ہمارے اوپر کیا فضیلت ہے تم بھی اپنے کئے پر عذاب چکھو۔

وَلَوْ تَرَىٰ إِذِ الظَّالِمُونَ مَوْقُوفُونَ عِندَ — اور کاش تو دیکھتا جب یہ ظالم اپنے رب کے سامنے

رَبِّهِمْ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ الْقَوْلَ يَقُولُ — کھڑے ہونے ایک دوسرے سے باتیں کر رہے ہوں گے جو

الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لَوْلَا أَنتُمْ — کمزور رہیں وہ بڑے لوگوں سے کہیں گے کہ اگر تم نہ ہوتے

لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ ۝ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا لِلَّذِينَ — تو ہم ضرور ایمان لائے ہوتے۔ بڑے لوگ کہیں گے کہ کیا جب

اسْتُضْعِفُوا أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدَىٰ بَعْدَ — ہدایت تمہارے پاس آئی تھی تو ہم نے تم کو روکا تھا بلکہ تم خود

إِذْ جَاءَكُم بَلْ كُنتُم مُّجْرِمِينَ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ — مجرم تھے۔ اور کمزور کہیں گے بڑے لوگوں سے نہیں

اسْتُضْعِفُوا لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا بَلْ مَكْرُ اللَّيْلِ — بلکہ تمہارا رات دن کا فریب جب کہ تم ہم کو حکم دیتے

وَالنَّهَارِ إِذْ تَأْمُرُونَنَا أَن نَّكْفُرَ بِاللَّهِ وَنَجْعَلَ لَهُ — تھے کہ ہم اللہ کا انکار کر دیں اور اس کے شریک

أَندَادًا ۝ — ٹھہرائیں۔

وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ الضُّعَفَاءُ — اور سب اللہ کے سامنے کھڑے ہونگے تو کمزور لوگ ان لوگوں کو

لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ	جو (دنیا میں) بڑے بنتے تھے کہینگے کہ ہم تمہارے تابع تھے کیا آج
مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ قَالُوْا	اللہ کے عذاب میں سے کچھ ہمارے اوپر سے تم ہٹا سکتے ہو وہ کہینگے کہ
لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ	اگر اللہ نے ہمکو ہدایت دی ہوتی تو ہم تمکو ہدایت دیتے۔ اب ہم
اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ ۲۱	ہی چاہے صبر کریں یا روئیں ہمارے لیے کوئی چھٹکارا نہیں۔
وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ	اور مشرکین جب اپنے ٹھہرائے ہوئے شریکوں کو دیکھینگے تو بول
قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا	اٹھیں گے کہ اے ہمارے رب ایہی ہیں وہ ہمارے معبود جن کو ہم تیرے
مِنْ دُوْنِكَ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ	سوا پکارتے تھے۔ وہ انکے جواب میں کہینگے کہ تم بالکل جھوٹے ہو
اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ	دوزخیوں کا آپس میں جھگڑنا حق بات ہے۔

جنّت

وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	اور جنت جسکی چوڑائی آسمان اور زمین کے برابر ہے اُن
اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ	لوگوں کے لیے تیار کیگئی ہے جو اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لائے ہیں
وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا	اور جب تو دیکھیگا وہاں تجکو بڑی نعمت اور سلطنت دکھائی دیگی
وَفِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ	اور اس میں وہ چیزیں ہیں جن کو طبیعتیں پسند
الْاَعْيُنُ	کرینگی اور آنکھیں (انسے) لذت لینگی۔
لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا	اس میں نہ دھوپ دیکھیں گے نہ سردی۔
لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا	اس میں نہ کوئی لغویات سنیں گے نہ گناہ کی۔
لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ	نہ وہاں انکو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ اس سے نکالے جائینگے۔
لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ	پہلی موت کے سوا ان کو اس میں کوئی موت چکھنی
الْاُوْلٰى	نہیں پڑیگی۔

جنت میں جانے والے

جنت مجاہدوں کے ہاتھ فروخت ہو چکی ہے اور یہ بیعنامہ آسمانی کتابوں میں مندرج ہے

اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ	اللہ نے مسلمانوں سے انکے جان و مال کو خرید لیا ہے کہ ان کی
وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ	عوض میں انکے واسطے جنت ہے وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں
فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰۃِ	مارتے ہیں اور مرتے ہیں یہ اللہ کا حق وعدہ ہے توریت میں
وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ	بھی انجیل میں بھی قرآن میں بھی۔

جنّت متقیوں کی وراثت ہے۔

تِلْکَ الْجَنَّۃُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا	یہ جنت ہے جس کا وارث اپنے بندوں میں سے ہم
مَنْ کَانَ تَقِیًّا ؕ	اُس کو بناتے ہیں جو پرہیزگار ہوتا ہے۔

ایک نہیں بلکہ دو دو۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ ؕ	اور جو کوئی اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اسکو دو جنتیں ملینگی

مومنوں کو اللہ جنت میں داخل کریگا۔

اِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا	اللہ صالح الاعمال مومنوں کو ایسی جنتوں میں داخل کریگا
الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ؕ	جنکے نیچے نہریں جاری ہونگی۔

قیامت کے دن انسانوں کی تین جماعتیں ہونگی۔

وَکُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَۃً ؕ فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ	اور تم لوگوں کی تین قسمیں ہونگی ایک داہنے ہاتھ والے
مَآ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَۃِ ؕ وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَۃِ مَآ اَصْحٰبُ	داہنے ہاتھ والوں کا کیا کہنا اور بائیں ہاتھ والے کیسے برے بائیں
الْمَشْئَمَۃِ ؕ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِکَ	ہاتھ والے۔ اور آگے والے کہ وہ تو آگے ہی ہیں وہ مقرب ہیں اور
الْمُقَرَّبُوْنَ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ثُلَّۃٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ وَ	جنت کی نعمتوں میں ہیں۔ ایک گروہ اگلوں میں سے اور

وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝ — تھوڑے پچھلوں میں سے۔

وَأَصْحَابُ الْيَمِينِ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ — اور دائیں ہاتھ والے دائیں ہاتھ والوں کا کیا کہنا ہے

۝ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۔ وَطَلْحٍ مَّنضُودٍ ۔ وَظِلٍّ — کانٹے کی بیریوں اور لدے ہوئے کیلوں اور لمبے سایوں اور بہتے

مَّمْدُودٍ وَمَاءٍ مَّسْكُوبٍ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ لَّا مَقْطُوعَةٍ — ہوئے پانی اور افراط کے میووں میں جو نہ بند ہوں نہ روکے

وَلَا مَمْنُوعَةٍ وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ ۔ إِنَّا أَنشَأْنَاهُنَّ — جائیں اور بلند رتبہ بیویاں ہم نے انکو بنایا ہے کنواریاں بنایا

إِنشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا عُرُبًا أَتْرَابًا لِّأَصْحَابِ — پیاری پیاری داہنے ہاتھ والوں کی ہم عمر ایک گروہ اگلوں

الْيَمِينِ ۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۝ — میں سے اور ایک گروہ پچھلوں میں سے۔

جنتیوں کے درجے برابر نہیں ہونگے۔

انظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ — دیکھ کہ ایک کو دوسرے پر ہم نے کیسی فضیلت دی ہے اور بیشک

وَلَلْآخِرَةُ أَكْبَرُ دَرَجَاتٍ وَأَكْبَرُ تَفْضِيلًا ۝ — آخرۃ درجہ اور فضیلت کے لحاظ سے بڑھ کر ہے۔

نعیم جنت

پانی دودھ شہد اور شراب کی نہریں۔

مَّثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا — اس جنت کی مثال جسکا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا

أَنْهَارٌ مِّن مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِّن لَّبَنٍ — ہے ایسی ہے کہ اسمیں پانی کی نہریں ہیں جنمیں بو نہیں اور دودھ کی نہریں

لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشَّارِبِينَ — ہیں جنکا ذائقہ نہیں بدلا اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں

وَأَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ۝ — کے لیے لذت ہے اور صاف شہد کی نہریں۔

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِن كَأْسٍ كَانَ — اور نیک لوگ ایسے پیالے پینگے جن میں کافور کی

مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝ — آمیزش ہوگی۔

۱۔ تصریح ہے کہ یہ بیان تمثیلی ہے۔

وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا
اور وہیں انکو ایسا جام پلایا جائیگا جسمیں سونٹھ ملی ہوگی

وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا
اور ان کو انکا رب پاکیزہ شراب پلوائیگا۔

چشمہ سلسبیل

عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا
اس میں ایک چشمہ ہے جس کا نام ہے سلسبیل۔

اچھے اچھے مکانات اور بالاخانے۔

وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ
اور ہمیشہ رہنے والے باغوں میں عمدہ عمدہ مکانات۔

لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ مَّبْنِيَّةٌ
ان کے لیے بالاخانوں پر بالاخانے بنائے گئے

تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

تخت اور فرش۔

مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ
اس میں تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے۔

مُتَّكِئِينَ عَلَىٰ فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ
ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے ہوں گے جن کے استر

إِسْتَبْرَقٍ
تافتے کے ہوں گے۔

لباس اور زیور

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَ
اس میں ان کو سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائینگے

لُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ
اور ان کے لباس ریشمی ہوں گے۔

يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَ
ان کو اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائینگے اور وہ مہین اور

يَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ
دبیز سبز ریشم کے کپڑے زیب تن کرینگے۔

باہمی کینے دلوں سے نکال دیے جائیں گے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا
اور انکے سینوں میں جو کینے ہونگے ان کو ہم نکال دینگے اور وہ

عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۷﴾ بھائی بھائی بن کر آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔

پھل اور گوشت۔

وَاَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۲﴾ اور جن میوے اور گوشت کو انکا جی چاہیگا ہم انکے پاس پہنچائینگے

وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۲۱﴾ اور میوے جس طرح کے پسند کریں اور پرندوں کے گوشت جیسے چاہیں۔

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ﴿۳۲﴾ باغات اور انگوروں کے تختے۔

فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ اس میں میوے ہونگے اور کھجور اور انار۔

سونے چاندی کی طشتریاں اور شیشے کے پیمانے۔

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ﴿۷۱﴾ ان پر سونے کی رکابیوں اور پیالوں کا دور چلیگا۔

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ اور انپر چاندی کے برتنوں اور آبخوروں کا دور چلیگا جو شیشے

كَانَتْ قَوَارِيْرَا۟ قَوَارِيْرَا۟ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ کے ہونگے یعنی چاندی کے شیشے جن کو کارکنان قضاء قدر نے اندازہ کے مطابق بنا رکھا ہے۔

حور

وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿۵۴﴾ اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے ہم اُن کو بیاہ دینگے۔

وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِيْنٌ اور انکے پاس پاکدامن بڑی بڑی آنکھوں والیاں ہوں گی

كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۴۹﴾ ایسی جیسے (شتر مرغ) کے چھپائے ہوئے انڈے۔

غلمان

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ اور انکی خدمت کیلئے لڑکے آتے جاتے ہونگے کہ وہ ہمیشہ لڑکے ہی رہینگے جب تو انکو دیکھیگا تو خیال کریگا کہ بکھرے ہوئے موتی ہیں

رب کی رضامندی اور اس کا دیدار

وُجُوْہٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ ۝۲۳

بہت سے چہرے اُس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے۔

وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۝۷۲

اور اللہ کی خوشنودی جو سب سے بڑھ کر ہے

دَعْوٰھُمْ فِیْھَا سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَتَحِیَّتُھُمْ فِیْھَا سَلٰمٌ۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰھُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱۰

وہ پکاریں گے کہ اے اللہ تو پاک ہے۔ اور انکی آپس میں دعا (جو ہوگی) وہ سلام ہے۔ اور انکی آخری بات یہ ہوگی کہ کل تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔

جنتیوں کی آپس میں گفتگو

وَاَقْبَلَ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ ۝۲۵ قَالُوْٓا اِنَّا کُنَّا قَبْلُ فِیْٓ اَھْلِنَا مُشْفِقِیْنَ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ۔ اِنَّا کُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْہُ اِنَّہٗ ھُوَ الْبَرُّ الرَّحِیْمُ ۝۲۸

اور ایک دوسرے کی طرف رخ کرکے باتیں کرینگے کہینگے کہ ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں (اپنے انجام سے) ڈرتے تھے سو اللہ نے ہمارے اوپر احسان کیا اور جہنم کے عذاب سے ہم کو بچا دیا۔ ہم پہلے ہی سے اُس سے دعا مانگا کرتے تھے وہ محسن و مہربان ہے

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْھُمْ اِنِّیْ کَانَ لِیْ قَرِیْنٌ یَّقُوْلُ اَئِنَّکَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِیْنَ ۝۵۱ ءَاِذَا مِتْنَا وَکُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ۔ قَالَ ھَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ۔ فَاطَّلَعَ فَرَاٰہُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ قَالَ تَاللّٰہِ اِنْ کِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ وَلَوْلَا نِعْمَۃُ رَبِّیْ لَکُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ۝۵۷

اُن میں سے ایک کہنے والا کہیگا کہ میرا ایک ساتھی تھا جو کہا کرتا تھا کہ کیا تو سچ جانتا ہے کہ جب ہم مرجائیں گے اور مٹی اور ہڈی ہو جائینگے تو ہم کو ہمارے کاموں کا بدلہ دیا جائیگا۔ پھر وہ جنتیوں سے کہیگا کہ کیا تم جھانکو گے اور وہ خود بھی جھانکیگا اور اُس کو آگ کے بیچ میں دیکھیگا۔ بول اُٹھیگا کہ واللہ تو مجھے ہلاک ہی کر دیتا اور اگر میرے رب کی مہربانی نہ ہوتی تو آج میں بھی (تیری طرح) پکڑا گیا ہوتا۔

دوزخیوں سے بات چیت ؎

وَنَادٰۤی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ	اور جنت والے دوزخ والوں سے پکار کر کہینگے کہ ہمارے رب نے
اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ	جو وعدہ کیا تھا اُس کو ہمنے سچا پایا کیا تمنے اُس وعدہ کو سچا پایا
مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۔ قَالُوْا نَعَمْ ؎	جو تمہارے رب نے کیا تھا۔ وہ کہینگے کہ ہاں۔
يَتَسَآءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ	وہ گنہگاروں سے پوچھینگے کہ کیا چیز تمکو دوزخ میں لائی وہ کہینگے
سَقَرَ ؎ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۔ وَلَمْ	کہ ہم نہ نماز پڑہتے تھے نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے اور بکواس والوں
نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۔ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ	کے ساتھ ہم بھی بکواس میں لگجاتے تھے اور قیامت کے دن کو
وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ؎	جھٹلاتے تھے یہانتک کہ ہمکو مرنے کے بعد یقین آیا۔
وَنَادٰۤى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ	دوزخ والے جنتیوں کو پکارینگے کہ ہمارے اوپر پانی گراؤ
اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ	یا جو روزی اللہ نے تمکو دی ہو۔ وہ کہینگے کہ اللہ نے ان دونوں
اللّٰهُ ۔ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ؎	کو کافروں کے اوپر حرام کردیا ہے۔

اعراف

اصل میں جنت اور دوزخ دو ہی ٹھکانے ہیں۔

فَرِيْقٌ فِى الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِى السَّعِيْرِ ؎	ایک فریق جنت میں اور ایک فریق دوزخ میں۔

اعراف ان دونوں کے درمیان ایک جگہ ہے جس پر وہ جنتی ہوں گے جو اپنے گناہوں کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لیے جنت میں داخل ہونے سے روک دیے جائیں گے۔

وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا	اور اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو ہر ایک کو اُن کی علامتوں
بِسِيْمٰىهُمْ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ	سے پہچانتے ہونگے وہ جنتیوں سے پکار کر کہینگے سلام علیکم۔

؎ جنت اور دوزخ کے درمیان حجاب ہوگا وبینھما حجاب ؎ غالباً یہ حجاب اس گفتگو کے بعد ڈالا جائیگا۔

لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ۝ وَإِذَا صُرِفَتْ — ابھی تک وہ اس میں داخل نہیں ہو سکے ہیں مگر امید رکھتے ہیں

أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ قَالُوا رَبَّنَا لَا — اور جب انکی نگاہ دوزخیوں کی طرف مڑیگی تو کہینگے کہ اے ہمارے رب

تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ — ہمکو اس گنہگار قوم کے ساتھ (شامل) نہ کرنا۔

دوزخیوں سے کہینگے

وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا — اور اعراف والے دوزخیوں میں سے بعض اشخاص سے جنکو وہ انکی

يَعْرِفُونَهُم بِسِيمَاهُمْ قَالُوا مَا أَغْنَىٰ عَنكُمْ جَمْعُكُمْ — علاموں سے پہچانتے ہونگے کہینگے کہ نہ تمہاری جماعت نے کچھ کام دیا اور

وَمَا كُنتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ۝ أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ — نہ تمہاری شیخیوں نے جو تم (دنیا میں) مارا کرتے تھے (دیکھو تو) کیا یہ ہی لوگ

لَا يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ — ہیں جنکی بابت تم قسم کھاتے تھے کہ اللہ انپر اپنی رحمت نہیں کریگا انکو تو

عَلَيْكُمْ وَلَا أَنتُمْ تَحْزَنُونَ ۝ — حکم ہوگیا کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ تمہارے اوپر کوئی خوف ہے اور نہ تم رنجیدہ ہوگے

جنت اور دوزخ کا خلود

قرآن میں جابجا جنت اور دوزخ دونوں کی بابت خلود اور ابدیت یعنی ہمیشگی اور دوام کے الفاظ استعمال کیئے گئے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ — اللہ نے کافروں کو ملعون کیا ہے اور انکے لیے آگ تیار

سَعِيرًا خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۝ — کی ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ — اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائیگا اور نیک کام کریگا اللہ اس کو

جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ — ان باغوں میں داخل کریگا جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی

فِيهَا أَبَدًا ۝ — وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

لیکن یہ خلود اور ابدیت مطلق نہیں ہے بلکہ مقید ہے مشیت الٰہی اور قیام آسمان و زمین کے ساتھ۔

فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيهَا — جو لوگ بدنصیب ہیں وہ جہنم میں جائیں گے انمیں انکو

زَفِیْرٌ وَّشَہِیْقٌ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ	چیخنا اور چلانا ہوگا۔ ہمیشہ اسی میں رہیں گے جبتک آسمان
وَالْاَرْضُ اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّكَ ؕ	اور زمین ہیں مگر یہ کہ جو تیرا رب چاہے۔
وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّةِ	اور جو لوگ خوش نصیب ہیں وہ جنت میں جائیں گے
خٰلِدِیْنَ فِیْہَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ	ہمیشہ اُسی میں رہیں گے جب تک کہ آسمان اور زمین
اِلَّا مَاشَآءَ رَبُّكَ ؕ	ہیں مگر یہ کہ جو تیرا رب چاہے۔

اس لیے ان دونوں کی ابدیت اس خالق کی سرمدیت کی طرح نہیں ہوسکتی جس کے بنائے ہوئے آسمان اور زمین اور جس کی مشیت کے تحت میں یہ ہیں اور جسکو کبھی فنا نہیں ہے۔

كُلُّ شَیْءٍ ھَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ	بجز اُس کی ذات کے ہر شے کو فنا ہے۔

تصحیح

یہ کتاب عجلت میں ترتیب دی گئی اور مسودہ صاف کرنے کی نوبت بھی نہ آئی کہ احباب کے اصرار سے کتابت کے لئے دیدی گئی۔ آیات قرآنی پر جو اس میں مندرج ہیں حرکات بھی نہ لگائے جاسکے تھے کاتب نے خود ہی لگائے اس لئے جا بجا حرکات میں کمی رہ گئی اور غلطیاں ہوئیں مگر چونکہ ہر آیت کے ساتھ اسکا شمارہ دیدیا گیا ہے اس لیئے مراجعت اور تصحیح آسان ہے لیکن چند غلطیاں اہم رہ گئی ہیں جن کی بابت ناظرین سے درخواست ہے کہ ان کو درست فرمالیں۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸	۱۲	نوا	نوامیس
۲۰	۱۵	صحیح ا	صحیح علم
۱۰۲	۱۰	تطبیع	تشبیع